ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

الحمد للہ کہ کلام معجز نظام حضرت پیر و مرشد مولانا جناب محمود شاہ صاحب قبلہ ناندیڑی نور اللہ مرقدہ
خلیفہ اجل حقایق آگاہ معرفت دستگاہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ حیدرآبادی

المسمی بنام تاریخی مذاق عاشقی ۱۳۲۲

معروف بہ

دیوان محمود

مؤلفہ

خاکسار عبدالرشید خان مخفی خلف حضرت افشان

جسکو سید عبدالحمید شاہ صاحب و سید عبداللہ شاہ صاحب سکنہ پانڈر کوڑہ عزیز خادمان حضرت
ممدوح سکنہ قصبہ بھوکر تعلقہ ناندیڑ سے زیور طبع سے آراستہ کیا

مطبع شمسی حیدرآباد دکن باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی طبع شد

۹۲۲
دواوین

LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے سالکان سلوک ربانی واے عاشقان طریق حقانی مبارک ہو کہ جسکی دید کے واسطے دیدۂ نیم باز خاص و عام ایمین انتظار در اشتیاق - اور قلوب طالبین صادقین جسکے نظارہ کیلئے نہایت ہی متمنی تھے لو وہ عروس حجلۂ سر یقین و غنچہ بستان عز و تمکین پردہ غیب سے جلوہ افروز ہو کر زیب بزم احباب اولوالالباب ہوا - یعنے دیوان زبدۃ العارفین عمدۃ السالکین سر حلقہ فقراء کاملین و سرچشمہ فیوض عرفاء و واصلین حقیقت آگاہ و معرفت دستگاہ مولائی و مرشدی حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ ناندیڑی برد اللہ مضجعہ روحی فداہ و نور اللہ قبرہ و الجنۃ مثواہ خلیفہ اجل اکمل السالکین افضل العارفین حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی حیدر آبادی قدس سرہ العزیز بغرض طبع پیشکش شائقین کیا جاتا ہے -

الحمد للہ ہر آنچیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

چالیس برس اپنے شیخ کی غلامی اور نعلین برداری کی نفس کشی ایسی کہ صرف مسکین کی پھوڑی پر کئی سال گذر اوقات فرما کر سلوک طے کیا گیارہ بار زیارت حرمین شریفین سے فیض یاب ہوئے - اظہار کرامات کیلئے تو ایک دفتر چاہیے - مگر مشتے نمونہ خروارے اسوقت یون ہی جو یاد آگیا عرض کرتا ہون کہ بزمانہ علی موسیٰ رضا تعلقدار تین روز تک آپ پر حالت طاری تھی - بوقت ظہر جامع مسجد قصبۂ ناندیڑ کے لنگر پر [illegible]

نظر توجہ فرماتے ہی فوراً لنتر زمین پر گرا اور پارہ پارہ ہوگیا تخمیناً پانسو آدمی حاضر تھے
آپ حافظ قران نہین تھے مگر قصبہ بھوکر ہین ایک بار تا ختم رمضان المبارک
قرآن شریف سے آپنے تراویح پڑہائی جو آپکی کرامات کا ایک کرشمہ ہے۔
آپ سلب امراض بھی فرماتے ہین۔ کسی سلحدار کی بیماری اور ایک یار طریقہ کی پشت
کا پھوڑا سلب امراض کی توجہ سے فوراً آپ پر نمود ہوگیا تھا۔
صدہا کراماتون کو مین دیکھا ہون پیر کی کو حاجت ہو کیا قلم و سیاہی سطور کی
پیشین گوئیون کا تو کچھ حساب نہین جو لوگ صحبت سے مستفیض ہوئے اون پر
منکشف ہین۔ برہنہ شاہ صاحب مجذوب ہمیشہ اثنار ملاقات آپکو دیکھتے ہی فوراً ستر پوش
ہوگئے تھے۔
الحاصل یہہ بڑے بزرگ کا کلام ہے۔ دیکھو کسقدر سیدہی سادہی بلے تصنع بول
چال ہے صرف آمدہی آمد ہے آورد کا نام و نشان نہین **مصرعہ** حاجت مشاطہ نیست
روئے دل آرام را۔
ایک ایک شعر دلہائے ریش آلود کے لئے مرہم کافوری ہے۔ کیا کہنا عاشقان
رسول و دلدادگان مقبول کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے **مصرعہ** جلوۂ طاؤس کے آبد ز مرغ
خانگی ؛؛ سچ تو یہہ ہے کہ ان اشعار کا لطف وہی خوب جانتا ہے جو کہ صاحب نسبت
ہے۔ صورت بین اس سے بے بہرہ ہین۔ ۲۶ ہر شعبان ۱۳۱۷ھ روز یکشنبہ کو حضرت
اس جہان فانی سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ آپکا کلام متفرق طور پر
پڑا ہوا تھا جسکو حضرت ممدوح کے فرزند ارجمند عبد الرشید خان صاحب نے بکمال
محنت و جانفشانی فراہم کرکے اس کتاب مستطاب گوہر نایاب کو مرتب کیا۔

بیت۔ بیا نظارہ کن اینجا خیال علم گرداری ۔ درین عالم خیال شاعران ہم عالمی ارد

الراقم حافظ شیخ سعید عفی عنہ خادم حضرت ایشان۔

سند عالم اکبر

مولوی سید لطیف صاحب قبلہ اولاد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ مقیم پانڈر کوڑہ نے دیوان ہذا کو سماعت فرماکر حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

ان قصائد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ (حضرت مصنف علیہ الرحمۃ) باخدا اور کامل بزرگ ہین۔ یہہ قصیدونکا مطلب بہت گہرا ہے اکثر اشعار احادیث صحیحہ کتب فقہ اور قران شریف کے آیات کا ترجمہ ہین۔

حضرت فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول تھے دو ہاتھ اور دو پاؤن ولیون کو بھی ہین اور ہم کو بھی مگر ہم ہین اور اون ہین بڑا فرق ہے عاشق شرع یہی لوگ ہین یہ جنکو دعا دیتے ہین اون کا کام ہوجاتا ہے اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْن خدا انہی لوگون کی شان ہین فرمایا۔ اگر حضرت زندہ رہتے تو ہین ملاقات کرتا۔ اب بھی خدا چاہا تو خاص حضرت کی زیارت کے لئے نانڈیڑ آونگا۔ یہہ کلام اولیاؤن کا ہے ان قصیدون کا ایک مطلب نہین جسطرف چاہو ہوسکتا ہے اگر ایک شعر کا مطلب تمام دن بیان کرو تو پورا ہوگا صرف ایک لفظ کا مطلب بیان کیا جائے تو ایک جزو کی کتاب ہوگی یہہ قصاید اردو ہین مگر مطلب معتبر عربی کتابونکا ہے۔

پھر فرمائے ماشاء اللہ حضرت کیا دریا تھے خدانے خوب قوت دیا تھا۔ ایسے اولیاؤن کا کلام پڑھنا یا سننا بھی عبادت ہے نفل عبادت سے یہہ بہتر ہے حضرت نے اکثر اشعار ہین بھوجیو میان اور محمد یوسف وغیرہ کا نام لیا لوگون کے سمجھنے کیواسطے

دراصل حضرت کا مطلب دوسرا ہے ۔

خوشتر آن باشد کہ سرّ دلبران　　گفتہ آید در حدیث دیگران

دوبارہ ارشاد ہوا حضرت بڑے بزرگ تھے ہر کوئی اس کلام کو سمجھنا دشوار ہے
اثنائے سماعت غزل انا ساقی (ملاحظہ ہو صفحہ ۵۴) ارشاد ہوا کیا طوطا باتین کر رہا ہے
ماشاء اللہ کیا شعر ہین ان مین تناسب تلازمات استعارات کیا خوب ہین حضرت کو
خدا نے کیا دماغ دیا تھا۔ ہر ایک شعر پر اونگلی رکھکر صدہا مطالب و نکات بیان فرمائے
بعد ازان انگشت مبارک سے خاص اپنی ذات کی طرف اشارہ کر کے کسر نفسی
سے ارشاد فرمائے کہ ہمارے ایسے بے سمجھ لوگ اس کلام کو کیا سمجھ سکتے ہین جنکو
معرفت الٰہی ہو وہی اسکا مطلب جانتے ہین یہہ بھی ارشاد ہوا اگر یہہ کلام طبع ہو جائیگا
تو بہت لوگون کو فائدہ پہونچے گا۔

عبدالحمید شاہ صاحب و شیخ جی سکنہ پانڈو کوڑہ اور رقادر صاحب و جلال صاحب و
محمد صاحب و شیخ ہنو سوداگران سکنہ ہوکر مجلس مین حاضر تھے الغرض مولوی صاحب
موصوف بہت ارشادات فرمائے جسقدر یاد رہے مولف نے لکھہ لیا۔

تذکرہ (۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۰ھ

راقم

خاکسار عبدالرشید خان خلف حضرت ایشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مئی باقی اگر ساقی پلا جاتا تو کیا ہوتا / مزہ عشقِ محمدؐ کا چکھا جاتا تو کیا ہوتا

محب محبوب مین رکھا فرق کیون رنگنی والینے / اگر ہم رنگ دونونکو رنگا جاتا تو کیا ہوتا

چھپایا عشق دلہن کا کیا اظہار نوشہ کا / مثل دولہن اگر دولہا بنا جاتا تو کیا ہوتا

وہ دولہا کیا محمدؐ ہین یہہ دلہن مثل کعبہ کے / اگر دلہن کے گہر دولہا خود آجاتا تو کیا ہوتا

مکانِ لامکان پر لے گیا تہا کیا شبِ معراج / وہی شب گشت پہر دن کو پہرا جاتا تو کیا ہوتا

ازل سے لے ابد تک ہے وہی جلوہ محمدؐ کا / ذرا بہی دیدہ یہہ دل کا کہلا جاتا تو کیا ہوتا

زلیخا ہے نہ یوسف ہے نہ لیلیٰ ہے نہ مجنون ہے / وہی ایک نور حبیب احمد کہا جاتا تو کیا ہوتا

نقابِ ناز ڈالا کیا براے عاشقان رخ پر / دوی کا پردہ اے جانان اٹہا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا ہم رنگ کیون نہین عاشق و معشوق کا قالب / دل عاشق مین خود معشوق سما جاتا تو کیا ہوتا

ارے ملاح لے آ کشتی مدینہ کو لیجا جلدی / ابہی لنگر یہہ کشتی کا اٹہا جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے کعبۂ ربی کہان رابعۂ بصری | اگر کعبہ خود استقبال آجاتا تو کیا ہوتا
وہی ہے یوسف کنعان کہان عاشق زلیخا ہان | رخ یوسف سے گر مقنع اُٹھا جاتا تو کیا ہوتا
وہی بردیمانی ہے کہان اب ویس قرنی ہے | ہر ایک کے تن اوپر حلّہ پہنا جاتا تو کیا ہوتا
وہی ہے خانۂ کعبہ کہان ہین اب رسول اللہ | فراقِ یار مین آنسو بہا جاتا تو کیا ہوتا
کفِ پا خاک سکین شاہ تو کر کحل البصر اپنا | مثل سرمہ کے قربت مین پسا جاتا تو کیا ہوتا

عمر بھر انتظاری مین گذر گئے آہ محمودا
لب شیرین سے اپنے لب ملا جاتا تو کیا ہوتا

وله

رکھا کیون نام مکہ اور مدینہ کہ یہہ دو ہین | اگر ایک نام دونون کا لیا جاتا تو کیا ہوتا
مدینہ مین ظہور ہے اوس جمالِ احمدیکا بس | وہی نور آکے مکہ مین بھی مل جاتا تو کیا ہوتا
نہ محرم سے چھپایا کیون عروسِ کعبہ کو دولہا | حرم کے محرمون سے سر چھپا جاتا تو کیا ہوتا
یہ کیا شادی ہے حج عمرہ محبان ہین حج سجا | در و دیوار نہا پھر دلہن بندھا جاتا تو کیا ہوتا
ہوا ایجاب قبول اسکا کہ حاجون کو بخشونگا | گواہ رکن یمین اسود لکھا جاتا تو کیا ہوتا
ہوا عقدِ محبت کا قیامت تک نہ ٹوٹیگا | یہہ مژدہ خاص عامون کو سنا جاتا تو کیا ہوتا
ہین جتنے حاج بیت اللہ وہ ہین مہمان ترے اللہ | طفل جہان اُنس سبکو چکھا جاتا تو کیا ہوتا
پڑھا جمعہ کا خطبہ جب براتیونکی دلع ہے کیا | مبارکباد مغفور ادیا جاتا تو کیا ہوتا
چلا کیون ہو کے آفاقی رہا کیون نہین شبلی | اگر جنید ہو یہہ کعبہ مین رہا جاتا تو کیا ہوتا
مثل لہن ہے عشق پیران بہانہ ہے مریدونکا | زبان پر مہر خاموشی لگا جاتا تو کیا ہوتا
ہوا عقد محبت کا گرہ ریشم کی کھلتی کیا | یہہ سرِ باطن ظاہر کھلا جاتا تو کیا ہوتا

ملے جب پیر مسکین شاہ تمنا کیا ہی محمودا
ہمیشہ شکر کی تسبیح پڑھا جاتا تو کیا ہوتا

ولہٗ

وہی عشق و محبت کی ہین دریا کی یہہ موجین
یہہ بیچارا غیر ساحل سے بہا جاتا تو کیا ہوتا

ہوا چلتی ہے رنگا رنگ محل وسکا ہی ایک ہی رنگ
یہہ دریا حال پر دایم تھما جاتا تو کیا ہوتا

محبت نے کی ایسا مست اٹھادی پردۂ عزت
حجاب شرم گر تن پر اڑا جاتا تو کیا ہوتا

ستر کھل جانا بیہوشی مین مجنون پر نہین ہی حرج
سوا مجنون و لیلیٰ غیر شہ آجاتا تو کیا ہوتا

ہوا بس عرصۂ ۳ سال میرا معلوم ہی مجکو حال
حقیقت حال غیرون پر جو کھل جاتا تو کیا ہوتا

زبان پر قفل ہے اور دل مین ہی راز خفی از حد
اگر ایک بھید اشارے ہی کہا جاتا تو کیا ہوتا

لیا بوسہ بحال سکر نہین جانا ای زاہد خشک
گناہ گاریکا کفارہ جو ہو جاتا تو کیا ہوتا

ادب شرع محمدؐ کا ہی واجب بلکہ فرض عین
وگرنہ مستی فقرا بتاجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین عارف باللہ مکمل پیر مسکین شاہ
اگر چندے غلامی مین رہا جاتا تو کیا ہوتا

ہمیشہ جام عشرت کا نہین ملتا ہی ای محمود
جو باقی عمر الفت مین چلا جاتا تو کیا ہوتا

ولہٗ

عمر ضایع نکر اپنی خودی اور خود روی مین بس
عمل ارشاد مرشد پر کیا جاتا تو کیا ہوتا۔

وہی روزہ وہی رمضان وہی حافظ وہی قرآن
مثل مسجد نبوی کے پڑھا جاتا تو کیا ہوتا

تمنا کیون نہ ہی یہہ رمضان شب قدر اسکی ہی درمیان
تمام رمضان کی راتون مین نہ سو جاتا تو کیا ہوتا

ہزار راتون تلک سو جا مزہ ایک رات کا چکھہ کر
قدر کی رات ہر کوئی جو پا جاتا تو کیا ہوتا

وصل جسکو ہو جس شب مین ہی نزدیک اوسکی قدر شب
دعا کرتے سے ای محمود نہ تہک جاتا تو کیا ہوتا

نہین ہے اہل دنیا کو بصیرت دلکی محمودا
تمامی عمر گر اونسی روکا جاتا تو کیا ہوتا

ولہ

وہی مکہ وہی بطحا ادب کان بوحنیفہ کا
طہارت مین کئی استنجہ کوئی کر جاتا کیا ہوتا

وہی یثرب مدینہ ہے ادب کان ہی امام مالک
تبر اپنی بقیع مین کوئی کروا تا تو کیا ہوا

وہی معراجکی شب ہے مگر کان ہین وہ صدیق اکبر
ابو جہل لعین کذاب سچا جاتا تو کیا ہوتا

براہیم اور سارہ مین تہا دیوارکا پردہ
نبی پر عایشہ کا صدق کہلجاتا تو کیا ہوتا

ہزارون ہین لطیفہ اور ہزار حکمت ہین پوشیدہ
اشارہ نور کا سورہ سمجھہ جاتا تو کیا ہوتا

جو عشق احمد ہے یا ہوا براہیم ہوی یا سارہ
ہوا پر تخت سلیمانی نہ اڑجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین شمس تبریز اب مگر کان ہین وہ مولانا
اگر شب پر کو نور خورد کہا جاتا تو کیا ہوتا

ہین مولانا جلال الدین کہان عاشق حسام الدین
اگر یہ مثنوی رومی نہ لکہہ جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہی ویس قرنی اب مثل احمد نبی ہو کب
یمن سی بو ہر ایک کو جو سونگہا جاتا تو کیا ہوتا

وہی خواجہ بہاو الدین کہان عطار علاو الدین
محمد پارسا پارس جو مل جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین خواجہ باقی کہان ہین شیخ فاروقی
مثل اس نان بالی کے جو مر جاتا تو کیا ہوتا

ابہی حاضر ہے بیت اللہ کہان این رسول اللہ
پیادہ حج کئے پندرہ سوار جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہین بایزید حاذق کہان ہین جعفر صادق
ادب بوالحسن خرقانی سکہا جاتا تو کیا ہوتا

دل عاشق مین جو وسعت ہی زمین آسمان تنگ ہے
دل عاشق مین وہ بیچون سما جاتا تو کیا ہوتا

وہی ہی کعبہ ربی ہوا کشف نبی عربی
قبا مین کعبہ استقبال آجاتا تو کیا ہوتا

وہی ہے یوسفِ مصری کہاں ہیں چشم یعقوب / حسد بہائیو لنبی اس چاہ میں نہ گرجاتا تو کیا ہوتا
وہی ہیں اب حسن زندہ کہاں ہیں فاطمہ زہرا / حسن کو زہر جعدہ سے نہ دلواتا تو کیا ہوتا
وہی ہیں اب حسین مظلوم نبی نے حلق کی چوما / یزید و شمر کو سنگدل نکرواتا تو کیا ہوتا
حسین ابن علی پندرہ کئے تھے حج پیادہ پا / مدینہ سے سوار اسپ ہو جاتا تو کیا ہوتا
ادب عزت کی کعبہ حسین ابن علی نے واہ / نہ جا کر کربلا کوفہ یہاں رہ جاتا تو کیا ہوتا
وہی صدیق امیر الحاج رکھا جنکے یہ سر تاج / اگر کوئی دوسرا صدیق بنا جاتا تو کیا ہوتا
کئے عثمان جو حج اور علی و مرتضیٰ جیسا / غلاموں کو ادب ویسا سکھا جاتا تو کیا ہوتا
میرے سینہ میں جو کچھ تھا سو بٹھا اوسکی سینہ میں / اگر سینہ نبی صدیق نہ مل جاتا تو کیا ہوتا
محبت کی نشانی ہے یہہ بوسہ حجرِ اسود کا / عمر فاروق کے مانند چوما جاتا تو کیا ہوتا
نہ ملتے اس زمانہ میں اگر مسکین شاہ کامل۔ / مثل مجنون کے صحرا میں برہنہ تن پھرا ہوتا
نظر آتا نہیں وہ گل بس اب خاموش ہو بلبل / تیرا بیوقت چلّانا تھما جاتا تو کیا ہوتا۔

عزیز جاتا رہا تیرا پریشان کرکے دل محمودؒ
عمر کے دل کو دے تسکین تھما جاتا تو کیا ہوتا

ولہٗ

غنیمت ہے غنیمت ہے یہہ دور آخر / پیالہ ایک دور آخر بھی مل جاتا تو کیا ہوتا
نہیں ہے تختیٔ دل پر بجز قامت الف یار / کروں کیا حرف اب دوسرا بھی یاد آتا تو کیا ہوتا
بچا تو شر و فتنہ سے ہر ایک فت بلا سے یارب / بجائے شیر کے اب شہد چکا جاتا تو کیا ہوتا
کرے تشبیہ بناتا ہے کبھے تنزیہہ دکھاتا ہے / یہہ اطلاق تعین کا اڑا جاتا تو کیا ہوتا
معرا اعتبارات سے سدا رہتی ہے ذات اوسکی / معرا ذات محبت کر بتا جاتا تو کیا ہوتا

نہیں دیکھا کوئی معشوق دنیا سے وفاداری　اگر منھ یار دنیا سے موڑا جاتا تو کیا ہوتا
ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن　اگر وحدت کو کثرت سے دکھا جاتا تو کیا ہوتا
توجہ شاہ مسکین سے عمر بھر کی وہ گرمی کو　دل محمود خنکی سے بڑا جاتا تو کیا ہوتا
مقام عاشق و معشوق خدا سے ہے محمدؐ کا　مقام حب صرفہ تک اڑا جاتا تو کیا ہوتا
پڑا تھا خواب غفلت میں ہوئیں بیہوش تجھ　محبت سے ذرا آکر جگا جاتا تو کیا ہوتا۔
ہے اوسکی ید قدرت میں یہ جو دل کی در پر قفل　محبت کی وہ کونجی سے کھلا جاتا تو کیا ہوتا
نہیں ہے کوئی اب مقصود سوئے ذات پاک اللہ　خلاصہ اللہ ہو اللہ پڑھا جاتا تو کیا ہوتا
اٹھی جب غیریت کی تو محبت ہو وہ اللہ ہو　بس اب وہ آہ جذب و حال گھٹا جاتا تو کیا ہوتا
تیرے اس ناز استغنائی کے فرہاد کوہ سار۔　لب شیریں سے لب اپنا ملا جاتا تو کیا ہوتا
میں شیدا اوسکا ہوں دلسوز وہ شیدا ہی میرا ہے　اگر سینہ سے وہ سینہ لگا جاتا تو کیا ہوتا۔
گرانمایہ عمر جاتی رہی بس ہے اوسی کا غم　اگر نعم العوض دوسری دیا جاتا تو کیا ہوتا
محمدؐ کی برکت ہے توجہ شاہ مسکین شاہ　دل محمود وحشی کو رما جاتا تو کیا ہوتا۔
تھی چودہ سو برس کی عمر نوح مشہور دنیا میں　یہہ نور احمد کا ترسے بڑھا جاتا تو کیا ہوتا
شروع آدم نبی سے تا زمانہ نور احمد تک　نبی ہر ایک زمانہ میں نہ آجاتا تو کیا ہوتا
زمانہ ابتدا آدم سے لیکر تا بہ نفخ صور　مبدل رنگ زمانہ کا ہو جاتا تو کیا ہوتا
وہی ہے [illegible] نقاہ مسجد میں شہر حیدرآباد　کہاں ہیں پیر مسکین شاہ کہا جاتا تو کیا ہوتا

غرض جو جو کہا حق نے سب اچھا کیا محمود
عذر تقصیر خدمت گر نبھا جاتا تو کیا ہوتا۔

ولہ

الٰہی ایسا کب آویگا دن سفر جو بیت الحرام ہوگا
کبھی تو سیر جہاز دریا کبھی تو جدہ مقام ہوگا

اگرچہ ہی جسم بودہ اسجا مگر ہی روح در حضور کعبہ
سبب نقشبندی کی اعلی کسیدن مکہ قیام ہوگا

لبوں پہ ہر شب ہی آہ و نالہ ز جرس ناقہ بوجد حالت
بقافلہ رومی یا ن شامی ہمارا کسدن خرام ہوگا

کب آویگا وہ ہمارا میقات یلملم جا کر غسل کرینگے
کہینگے لبیک یہہ حج وعمرہ کفن ہمارا احرام ہوگا

منا مین جا کر بہ مسجد خیف کہینگے لبیک محرمان سب
بروز عرفہ بر جبل عرفات ہمارا کسدن قیام ہوگا

حرم مین ہمکو لیجا دیگا کون سوا معلم علی رضوان
طواف کعبہ تصدق ہونا محب کا تیار قوام ہوگا

نماز ظہر وعصر بہ نمرہ پڑہینگے کسدن سنینگے خطبہ
وقوف عرفات بعد مغرب عشا کیا مزدلفہ نام ہوگا

صبح کو عید الضحی منا مین کیا سات کنکر سے ہی شیطان کو
رمی جمار بعد قربانی کہلیگا احرام حجام ہوگا

مثال پروانہ شمع کعبہ پہ جان دینی مین اب ہی سرگرم
فقط نہ عشق ایاز محمود زلیخا یوسف کا نام ہوگا

مجازی ہے عشق زلیخا یوسف ایاز محمود فرہاد شیرین
جو خطرہ نیک آئی دلمیں محمود اوسی کا کیا نام الہام ہوگا

فراق یوسف مین چشم یعقوب ہے کو سفید گرچہ چہل سال
سونگہا دی اب بوی پیرہن کو کہ قوت جان اودا کا نام ہوگا

اسکا مقنع نہ ڈال رخ پر حجاب مت کر ایاز محمود
دکھادی ابروسے چشم اپنا ہلال ماہ صیام ہوگا۔

ولہ

تجلی ذاتی وصال دایم ہے لا تعین کیا نام اوس کا۔
یہہ سیر آفاق و انفسی کا بوصل عریان تمام ہوگا

تجلیات شیون ذات الہیہ سے ہے فیض سر پر۔
شہود یوسف محب میرے کا صبح سی لیکر تا شام ہوگا

اگرچہ ملک دکن وطن مین درود پہنچاتے ہین فرشتے

مگر حضور نبیؐ مین جاکر ہمار اکسدن سلام ہوگا

فرض ہے احرام وقوف عرفات طواف کعبہ کا بس یہہ سنیو
نویں ذوالحجہ عرفات جاکر بروز عرفہ تمام ہوگا

اگرچہ مجنون بحال مستی کنار بوسہ لیا ز لیلی
مگر تھا عشق پاک وصل عریان کیا حال مجنون مدام ہوگا

لطیفہ سرّی مکان عاشق یہی ہے میقات بھی ہے کوہ طور
فنا ہوز بر قدم جو موسیٰ نہ کیون تسلّی کلام ہوگا

بندھینگے میقات اپنی احرام عرب عجم عاشقان کعبہ
کہینگے لبیک تا قیامت نہ کیون یہ خانہ عظام ہوگا

ولہٗ

نشتر سے گزیا بہانہ تھا کیا جو درد پھلو رہا یک چلہ
یہہ درد دل زخمی دل کو مرہم ملیگا کسدن آرام ہوگا

دو ہفتہ کامل گذر گئے ایدل اثر دوا کا نہ دیکھا محمودؐ
دعا ز سکین شاہ پیر و مرشد طبیب حاذق تمام ہوگا

جو درد ہے محمود استخوان مین ہوا ہی وہ درد رگ اور سینہ
رفیق ایسا ملا ہے مجھ کو قبر مین جس سے آرام ہوگا

اگرچہ فرہاد شیرین زلیخا یوسف کا قصہ مشہور ہی آفاق
مگر کہان وہ ایاز محمود کہان وہ اعلیٰ مقام ہوگا

سن تیرا سو گیارہ آج ہے ہجری یوم دوشنبہ اور سوین رمضان

وظیفہ مسکین شاہ پیر و مرشد صبح سے لیکر تا شام ہوگا
مقام محمود ماہ رجب کیا شب معراج پر پہنچی ہے
سفر مبارک دو ماہ کا بس قریب نامہ ہی تمام ہوگا

اگر پیر مغان مجھ کو جو پیمانہ دیا ہوتا
تو مثل ستون کے پھر مین بھی تو مستانہ ہوا ہوتا

نظر آتا اگر چہرہ محمد والے لیے تیرا
قمر شرمندہ ہو جاتا اور دیوانہ ہوا ہوتا

حریم کعبہ دل کا مقام جائے پاکان ہے
نظر وہ شمع رو آتا تو پروانہ ہوا ہوتا

نظر آتا اگر روئے حقیقت کعبہ دل کا
طواف خانہ کعبہ کا مستانہ ہوا ہوتا

طریق عشق مین چستی و چالاکی کیا احسن ہے
سفر حج مین نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

مسلمان عام کو وعدہ ہے ہو دیدار جنت مین
یہان حرمین مین دیدار خاصانہ ہوا ہوتا

دوکان ہے یار کی تیرے کیا مین ادہر ادہر
تو مثل مردہ کفن بند ہوتا تو مردانہ ہوا ہوتا

سعی واجب ہے محرم پر کہ دوڑے تا صفا مروا
توجہ کی نظر سے رقص وجدانہ ہوا ہوتا

ہمی باقی جو سنتا تہا ہے وہ زمزم شراب ابرار
جو پیتا دست ساقی سے تو رندانہ ہوا ہوتا

ادب شرع محمد کا واجب بلکہ فرض عین
وگرنہ پھر کلام مست رندانہ ہوا ہوتا

حضور و آگہی ہے اس طریقہ نقشبندی مین
غلام نقشبند ہوتا تو مردانہ ہوا ہوتا

محبت ہوتی گر مسکین فقیرون سے امیرون کو
تو پھر لبیک سوز انگیز مستانہ ہوا ہوتا

یقین آتا جو یہ زمزم مین ہے تاثیر اے طعام
اقامت کرتا مکہ مین اور فردانہ ہوا ہوتا

قناعت کرتا نان خشک اور جامہ کہن پر گر
غنی قلب ہو کے مکہ مین غریبانہ ہوا ہوتا

ہزارون آفرین ہے مرحبا بس اہل مکہ کو
جو ہوتی استقامت تجھ مین مردانہ ہوا ہوتا

لب لعل و دہن شیرین سے نا چکھتا مزہ فرہاد
تو پھر مشہور دنیا مین کیون افسانہ ہوا ہوتا

دکھایا کشتگانِ خنجر تسلیم کا ایک ضرب
ذرا دل پر جو لگ جاتا تو زخمانہ ہوا ہوتا

مگو را باب حق رفتند و شہر عشق خالی شد
جہان پر شمس تبریز ہست جو مولانا ہوا ہوتا

سن تیرا سو ایک ہجری تھی پنجم ماہ رجب کی
سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

جو لگتا عشق مسکین کا تجھے گر تیر اے محمود
تو زخمی دل کا خود مرہم وہ حنانہ ہوا ہوتا

دل

نہ ہوتی حب دنیا گر سر مو مزرہ دل مین
مثل بہلول دانا کے مین فردانہ ہوا ہوتا

حریفون سے پیا بادہ تھی خمخانہ چھوڑی واہ
ذرا قطرہ چکھا جاتا تو دیوانہ بنا ہوتا

پلاتے گر ذرا قطرہ خضر اس چشم حیوان کا
فخر سے سر پہ میرے تاج شاہانہ رکھا ہوتا

ملے گر لقمہ ایک سگ کو نہ چھوڑی عمر بھر در کو
جدا مسکین سے نا ہوتا تو فردانہ ہوا ہوتا

گناہ امرزر رندانِ قدح خوارونکا ہے غفار
کلام عاشق مسکین کا رندانہ ہوا ہوتا

زیارت کرنا طایف مین جو ہین عبد اللہ بن عباس
تو پھر احرام عمرہ کا جعرانہ بندھا ہوتا

زیارت امہات المومنین میمونہ ہی عمرہ
جو جاتا مسجد ضیغم تو دوگانہ ادا ہوتا

یلم لم ذو الحلیفہ سے بندھا احرام حج عمرہ
کلام لبیک مستانہ و رندانہ ہوا ہوتا

ہزارون مکتہ باریک ہین اس حج و عمرہ کے
اگر شق صدر ہوتا تو کاشانہ ہوا ہوتا

سنِ تیرا سو ایک ہجری کا تھا ماہ رجب اجمیر
سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا

کرون کیا نذر خواجہ کی ہون مسکین بے زر و بے پر
سنا کر راگ شرعی کو مین نذرانہ دیا ہوتا

سنا جو میان مطرب میر ہے خواجہ کی کچھ مدح
جو ملتا صاحب دل سے تو مستانہ ہوا ہوتا

ہوا ایک پیر مین ثانی ہی وہ مقبول کل پیران
ملا دل صاحب دل سے تو پیمانہ دیا ہوتا

جسے ملتی توجہ شاہ مسکین کی قدر الذت
ادسے یہ عالم دنیا کا ویرانہ ہوا ہوتا

خدایا استقامت دے محبت شاہ مسکین سے
سر محمودؐ شیدا تاج شاہانہ ہوا ہوتا

کیا فلک عشق میرا قابل مستور نہ تھا
تادہن شیر خفی کہنے کا مقدور نہ تھا

لاکھ پردہ مین چھپایا نہ چھپا آخر کو
عشق محمود چھپانا تجھے منظور نہ تھا

غرق دریا محبت مین کیا جب مسکین
ہان محمدؐ وہ حبیب میرسے کچھ دور نہ تھا

قرۃ العین محمدؐ ہے میرا نور حبیب
ہے وہ نزدیک میری جان سے کچھ دور نہ تھا

دوا خانہ جس روز اٹھ جائے گا۔
کیا یوسف پھر محمودؐ کے گھر آئیگا۔

سُننے گا نصیحت نہ یعقوب کی
تو پھر چاہِ ظلمت مین گرجائے گا۔

حسد سے گرادینگے آہ چاہ مین
تجھے بھائی یہہ لانڈ گا کھا ئیگا۔

جدا اگر ہوا پیر سے میری جان
درم پانچ کھوٹے پر بک جائیگا

ہے یہہ ڈول بس بیٹھ رسی پکڑ۔
تجھے ساتھہ مالک بھی لے جائیگا

پھر آخر کو ہوگا عزیز مصر
مصر کا شہنشاہ تو ہو جاے گا

قدر نین سکے بھائی کنعان مین
مصر مین کیا بھایون کو بلوائیگا

ہے یہہ عشق محمودؐ یوسف کا پاک
فنا شیر و شکر مین ملجائے گا

ہے تاریخ پنجم صفر جمعرات
شب جمعہ بانگو مل جاے گا

سن تیرا سو نو ہے سال روان
۱۳۰۹ھ
اب نا ندیڑ مین یہہ شعر رہ جائیگا

ہو تصدق تو سارے پیرونکا
زلف محبوب کے اسیرون کا

ہو فنا اور بقا فقیرونکا
خاص پیر اپنے دستگیرون کا

اعتقاد نیک اون سے رکھ بہائی
سرمہ کر خاک پا فقیرون کا

شاہ مسکین سا پیر ہو جس کا
خوف اوس کے تئین کیا امیرونکا

صدق دل سے غلام ہو محمود
نقشبند خاص بے نظیرون کا

دان بدن عشق محمد مین کیا لذت دیکھا
ذوق اور شوق و مستی مین کیا خلوت دیکھا

نہ ملا سینہ سے سینہ اور تیرے لب سے لب
کیا شب وصل مجھ خواب مین غفلت دیکھا

روز اول مین قرار جیسا تھا دیسا نہ رہا
وقت شب جاتا رہا صبح کو حسرت دیکھا

اپنا دیدار دکھا دے ہو نمین مسکین غریب
صحبت غیر سے سو طرح کی وحشت دیکھا

عشق محمود نکر عمر یہہ دنیا مین صرف
عشق سے ایہہ مین بدنامی و ذلت دیکھا

عاجزی کرنا فقیرون سے نہین جسکا خمیر
دل محمود نے ایسے کے تئین کم بخت دیکھا

نبی معصوم گناہون سے ولی ہین محفوظ
مست بیہوش پر نہین شرع کیا حکمت دیکھا

جب تلک عقل ہے اور ہوش تو روزہ و نماز
مستی عشق کو کیا شرع نے سرمست دیکھا

چار شخص ہو گئے محروم جلالت سے میرے
اب جلال عشق محمدی مین لذت دیکھا

منکر حال فقیرونکا ہے محروم از فیض
عشق محمود ملا جس کو وہ قربت دیکھا

وقت بیعت کے کئے پیرنے زندہ دل کو
مضغہ گوشت یہہ پہلو مین حرکت دیکھا

عشق محمود کا محمود سے پہچانا ایاز
شاہ مسکین کی خدمت سے مین عزت دیکھا

پڑھکے سویا تہا درود اور مین کلمہ طیب ۔ یار آغوش مین تھا قرب کیا اقرب دیکھا
وعدۂ دیدار نبی اور خدا ہے بہشت ۔ کی آنکھون سے یہان خوابمین رویت دیکھا
خواب مین صورت وہ یوسف کی نظر آئی تھی ۔ اپنے مرشد کی مین صورتمین وہ صورت دیکھا ۔
اور کیا صورت یوسف سے بھلا دون تشبیہ ۔ حسن یوسف کا سنا تھا تجھے اسوقت دیکھا
شانِ بیچون کو بیچون سے ہوتا دیدار ۔ دل کی آنکھون سے تیری شان و شوکت دیکھا
جلوہ گر تو نظر آیا میرا جی جانتا ہے ۔ بعد دیدار تیرے پھر نہین وحشت دیکھا
آگیا یار جب آغوش مین پھر مین نہ رہا ۔ بیخودی نشہ و مستی مین کیا خلوت دیکھا
گنگ ہوتی ہے زبان میری کرون کیا تعریف ۔ عالم رویا مین کیا شان و شوکت دیکھا
پیر کامل کا ہو جب ہاتھ کسی کے سر پہ ۔ فخر سے عرش پہ پہنچا اور یہ رفعت دیکھا
ذات بیچون منزا ہے تعین سے وری ۔ صفت خاص ثمانیہ مین رحمت دیکھا
بحر وحدت مین ہوا غرق کیا اللہ اللہ ۔ جو ملا فیض لدنی وہ بصیرت دیکھا
خوف کسیکا نہین رہتا ہے معیت مین ذرا ۔ حال مین ثمرۂ قربت و صحبت دیکھا
نحن و اقرب کا کھلا سر تھا کیا فیض بیچون ۔ مورد فیض ہوا نفسی مین عظمت دیکھا
سب تا کے نہ ولایت ہوے صغرا کبرا ۔ کھان قالب نے بھلا فیض نبوت دیکھا
وصل عریانی مین ہوتا ہے معیت کا ظہور ۔ تام دو ظاہر و باطن مین محبت دیکھا
عقل و تدبیر سے ہوتا نہین وصل عریان ۔ نوجوان خام عقل مین یہی علت دیکھا
قلب سے لیکے تا قالب ہے رگ و ریشہ مست ۔ ہے برکت یہی جو پیر کی بیعت دیکھا ۔
زن و فرزند و مال باپ کو اور جان و مال ۔ سب تصدق کردن کیا پیر کی الفت دیکھا
حال محمود کا محمود سے ہے دنیا مین چھپا ۔ عاقبت ہووے جو محمود دیکھ حرمت دیکھا

دن بدن عشق محمد میں لطافت دیکھا
یا الٰہی ہو زیارت ہمیں حرمین نصیب
عالم خلق جدا عالم ارواح ہے جدا
بحر وحدت میں ہوا غرق کیا اللہ اللہ
بے خودی اور فنا لاتی ہے اسم ذاتی
عقد مشکل نہ کھلا ہو گئے چالیس برس
دل کی آنکھو نسی ہے دیدار خدا کا جایز
بخت محمود ہے اوسکا جسے دیدار رہلا
جامع الخیر ہے بس ذات میاں کی ہیرے

ان لطیفوں میں عجائب ہیں کرامت دیکھا
جو کیا حج و زیارت وہ شفاعت دیکھا
عالم رویا میں کیا دل نے امانت دیکھا
اسم اعظم کی اب قرآن میں کرامت دیکھا
می وحدت پیا جس نے سو سلامت دیکھا
اب ظہور خواب کا بیدار صداقت دیکھا
خواب میں یار سے ملنے کی بشارت دیکھا
جسنے کعبہ کی و روضہ کی زیارت دیکھا
خلق احسن ہے شجاعت و سخاوت دیکھا

نظم و نثر سے کیا کام غزل سے ہمکو
نعت احمد میں کیا محمود فصاحت دیکھا

محمد کے جو کوچہ میں گذر ہوتا تو کیا ہوتا
شفیع المذنبین میرا محمد سید الکونین
تیرے ناز و ادا رفتار کے قربان ای پیارے
دیکھا میں چاند رجب کا تو یاد آیا مجھے مصحف
غرض دیدار یار اپنا نہ مسجد ہے نہ میخانہ
سخن شیریں مثل طوطی کے ہی گفتار سب تیری
تصدق اب کروں لعل یمن کو تیری لب پیرے
ہوا میں منفعل ایسا نمک جیسا کہ پانی میں

مدینہ میں اگر میرا ابھی گھر ہوتا تو کیا ہوتا
اسی دنیا میں گر سب کا حشر ہوتا تو کیا ہوتا
میرا وہ نازنین نازک کمر ہوتا تو کیا ہوتا
جمال روئے مصحف گر قمر ہوتا تو کیا ہوتا
طرف دیوار مسجد کے جو در ہوتا تو کیا ہوتا
اگر وہ یوسف مصری شکر ہوتا تو کیا ہوتا
دُر دندان اگر تیرا گُہر ہوتا تو کیا ہوتا
نماز عشق میں ظہر عصر ہوتا تو کیا ہوتا

غروبِ شمس ہوا جسوقت نمود ہوئی شامِ غم
اگر اس وقت پہ شیخ عصر ہوتا تو کیا ہوتا

محبت کے ہین کیا آثار کبھی ہنسنا کبھی رونا
محو گریہ ہو ہنسنے مین ضرر ہوتا تو کیا ہوتا

سنِ تیرا سو چودہ تہا سنِ ہجری کا ای محمود
ربیع الاول مین اپنا ہی سفر ہوتا تو کیا ہوتا

اگر ملتی ذرا خاکِ مبارک قبر اطہر کی۔
دماغ روح جان کے تئین عطر ہوتا تو کیا ہوتا

دوا ہے سب شفا مطلق دیارِ احمدی کی خاک
یقین دل سے اگر کحل البصر ہوتا تو کیا ہوتا

حبیبِ نور احمد کا سرو کیا نخل قامت ہے
سرو سبز نخلِ خرما کو ثمر ہوتا تو کیا ہوتا

برکت ہے میرے اس خانۂ دلمین اوسکی بس
میرے پر فیض باران کا ابر ہوتا تو کیا ہوتا

تنِ عریان تھی بارہ برس سے آہ سنجا نا کوئی
نظر غیرون سے پردہ مین ستر ہوتا تو کیا ہوتا

نہین ہے عشق کے حرفون مین ضم تشدید اطبا
اگر باطن کے تئین زیر و زبر ہوتا تو کیا ہوتا

جو ہوتا معتکف چالیس دن باب السلام اوپر
تو پھر چالیس چلو نکا فخر ہوتا تو کیا ہوتا۔

وطن تا ندٹر مین ہوتی تسلی دیکھکر ہر دم
اگر خرما مدینہ کا شجر ہوتا تو کیا ہوتا

مبارکبادین دیتا لگاتا اپنے سینہ سے
تو لد نور حبیب احمد پسر ہوتا تو کیا ہوتا

طلب ہوتی اگر صادق نہ کیون ہوتا فنائی شیخ
توجہ مین تیرے ہر دم اثر ہوتا تو کیا ہوتا

غرض نعتِ نبی ہونا ردیف و قافیہ موزون
قصیدہ نظم محمود انثر ہوتا تو کیا ہوتا

دعا محمود اب منگ لے کہ مسکین شاہ رہی راضی
تصدق جان اور یہ مال نذر ہوتا تو کیا ہوتا

یارب دکھادے روضہ تو پیران پیر کا۔
اور کربلا مین شاہ شہیدان شبیر کا

کب ہوئیگا وہ دن کہ مین جاؤنگا در نجیف
دیکھونگا جلوہ آنکھون سے شان امیر کا

ارشاد میرے پیر کا ہے لا تخف مرید
دامن نہ چھوٹا ہاتھہ سے پیران پیر کا

بیہوش ہے مرید مثل طفل شیر خوار
جون چوستا ہے سینہ سے فیضان پیر کا

محتاج ہین دعا ہی کے دنیا کے بادشاہ
کیا مرتبہ ہے اللہ رے سلطان فقیر کا

کیا غم ہے اوسکو جسکو مدد ہووے دستگیر
ہے سر پہ سایہ مہر درخشان منیر کا

گر حج ظاہری سے ہون اس سال بے نصیب
باطن سے تین ہون دور یہ احسان ہے پیر کا

ہوتا ہے حج باب فتح کعبہ در حرم
کیا داخلہ ہے عام اب سلطان فقیر کا

ہوتی دعا قبول ہے حجاج زائران
کیا خوب جلوہ ہوتا ہے شان قدیر کا

ہو خاتمہ بخیر میرے پیر کا اے رب
محمود پر بہت سا ہے احسان پیر کا۔

مبارک اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب اس سردار عالم کے وسیلہ سے دعا کرنا

ابوبکر و عمر عثمان علی اور فاطمہ حسنین
اب اہل بیت کاظم کے وسیلہ سے دعا کرنا

سب انصار مدینہ اور مہاجر اہل مکہ کے
صحابہ عدی حاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا

الٰہی از طفیل اسم اعظم اور ابراہیم
اب موسیٰ عیسیٰ مریم کے وسیلہ سے دعا کرنا

ہے کیا تعویذ جان میرا یہ اسم نقش اللہ ہو
اب ہوا اور آدم کے وسیلہ سے دعا کرنا

بحق نقشبند خواجہ بہاؤ الدین بخارا کے
نگینہ شرع خاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا

جناب غوث اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا
اب اون کے خاص خادم کے وسیلہ سے دعا کرنا

بحرمت خواجگان چشت کہ فیض عام ہی جنکا
معین الدین چشتی کے وسیلہ سے دعا کرنا

بحق نجم الدین کبریٰ سہروردی طریق جسکے
اب اس شہر مفخم کے وسیلہ سے دعا کرنا

وسیلہ سے بزرگون کے دعا مقبول ہی
امام اعظم معظم کے وسیلہ سے دعا کرنا۔

گناہ کر کے کیا ہو توبہ تو وہ توبہ نصوحا ہے
اب اس عاصی نادم کے وسیلہ سے دعا کرنا

شب معراج بست ہفتم زمین و آسمان پر نور
براق نازنین مسم کے وسیلہ سے دعا کرنا

پکڑ کر دامن کعبہ لگا سینہ بہ ملتزم
علی رضوان معلم کے وسیلہ سے دعا کرنا

وسیلہ ہے شفاعت کا قیامت مین میزابکا
محمد عربی ہاشم کے وسیلہ سے دعا کرنا

ہوا ربد بلار سخت کے شر سے بچا یارب
رضا تقدیر مبرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

رکن ہین چار کعبہ کے یمانی اور عراقی شام
اب حجر اسود اکرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

رکن ہین چار کعبہ کے گویا طناب خیمہ کے
ستون خانہ مکرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

شراب ہے اولیا کی بس یہ پینا آب زمزم کا
شب عاشورہ محرم کے وسیلہ سے دعا کرنا

دعا کرنا دعا کرنا بعجز و انکساری کے
وہ صدر بحر قلزم کے وسیلہ سے دعا کرنا

دعا مقبول ہوتی ہے خصوصاً ماہ رمضان مین
بحرمت شہر عاصم کے وسیلہ سے دعا کرنا

سن تیرا سو ہے پندرہ ستر دین ماہ رجب کی
اب ابراہیم ادہم کے وسیلہ سے دعا کرنا

محب محمود کو یارب نکر دنیا و دین مین خوار
شہ مسکین کے ہمدم کے وسیلہ سے دعا کرنا

خدا اگر عاقبت محمود بحق مسکین شاہ میرے
اب وہ خیراتی میان کے وسیلہ سے دعا کرنا

یعقوب جو یوسف کا طلبگار نہ ہوتا
محمود عزیز اوسکا خریدار نہ ہوتا

پھرتا نہ کبھی کوچہ و بازار بہ اندیشہ
مجنون کے مثل دشت و کوہسار نہوتا

ملتا نہ کبھی خاک و کو کو سے بہ رد کو
گر خوف اوسے کفر و زنار نہ ہوتا

یہہ نفس میراب ہے کیا آہ او ہتہا
مشکل تھا اگر پیر مددگار نہ ہوتا

ہار ہوتا گلے بیچ اور نہ ہاتین تیی
صحبت سے خوش وس گل کی گرفتار نہوتا

یہ کفر طریقت سے محبت کا ہے جذبہ — پھر فرق یہ خاص عام مین زنہار نہوتا
عامون کی شرع سے ہے کئی درجہ وہ بہتر — اسلام حقیقی سے خبردار نہ ہوتا
ہے معتکف یار کی دہلیز پہ تسکین — رمضان نہ ہوتا تو یہ دیدار نہ ہوتا
تہا وصل یہ عریانی کسی نے نہ پہچانا — کیا شرم وحیا ستر و تلوار نہ ہوتا
تھی حالت احرام مگر فرق قمیص کا — میقات یلملم سے کیا مین پار نہوتا
منزل مین محبت کے کہان قرب و دوری — ہوتی نہ محبت تو یہ اقرار نہ ہوتا
طرفین کی محبت کا نہ ہوتا جو گواہ آپ — یہ ناز و نیاز اور یہ اسرار نہ ہوتا
توبہ کیا تو یہ کیا توبہ ہوئی شکستہ — عاصی جو مین نا ہوتا تو غفار نہ ہوتا
رمضان کے مہینہ کی دعا تیر ہدف ہے — ہوتا نہ قبول روزہ تو افطار نہ ہوتا
گر عشق نہ ہوتا وہ غم عشق نہ ہوتا — یہ گفت و شنود اور یہ گفتار نہوتا
کیا عمر یہہ دنیا مین کیا عمر کو برباد — ہوتا نہ خراب اتنا جو انکار نہ ہوتا
کیا پیر مکمل نے مسکین شاہ مولا — ہوتا نہ فضل رب تو یہ سردار نہوتا

نہ ہوتا حبیب نور محمد جو یہ نا ندیر —
محمود کو پھر کس سے سروکار نہ ہوتا

عشق خلوت مین تھا آخر سر بازار ہوا — ایک عالم میری حالت سے خبردار ہوا
لیلی مجنون کا ہے قصہ یا زلیخا یوسف — عشق مین شیرین کی فرہاد کیون کوہسار ہوا
عشق اور مشک چھپانے سے کہین چھپتا ہے — لاکھ حجرے مین رکھو طبلہ عطار ہوا
رخ دیکھا اپنا ذرا اور اٹھا دے نقاب — جامہ زندگی بس تن پہ گرانبار ہوا
ایک لحظہ نہ جدا یار وفادار سے ہو — وقت سختی و مصیبت جو مددگار ہوا

یار دنیا سے وفائی نہین دیکھا کوئی۔
امتحان کرکے زمانہ کا مین ہوشیار رہا

کس مین طاقت ہے کرے وصف امام اعظم
سو دفعہ خواب مین رب کا جسے دیدار رہا

برس چالیس تک ایک وضو سے ز عشا
کیا نماز فجر پڑہی کیسا یہہ سردار رہا

ایک قرآن کا ختم ایک دوگانہ مین کئے
ساٹہہ قرآن کیا رمضان مین اسرار رہا

کیا نکلتی ہے زبان سے وہ انا الحق کی صدا
سر منصور اسی واسطے بر دار رہا۔

رند مستو نکا ہے مقبول سبہی حال وقال
مئے وحدت جو پیا اوسکا رب غفار رہا

ایک زبان اور قلم دونون ہین تیر وشمشیر
کیا ہوا ظاہر الوہے کا نہ ہتیار رہا

جامہ چون کی خبر جسکو نہ ہو ہے مجذوب
حالت جذب مین کیا حال نمودار رہا

عاشق نام محمد کو نہ چہیگی دوزخ
نفس شیطان سے گر لاکہہ گنہگار رہا

ہوئی اسی وسیلہ سے اسی نام کے آدم کی نجات
توبہ مقبول ہوئی کیا یہہ استغفار رہا

غرق سے نوح کی کشتی کو نکالا کس نے
نور احمد میرا ہر جا پہ مددگار رہا۔

شر سے نمرود کے بچنے کا سبب تہا سو تہا
شعلۂ نار ابراہیم پہ گلزار رہا۔

گل نہ ہوویگا قیامت تک چراغ محمود
جس نے افروختہ کی وہی نگہدار رہا

حالت چاہ سے یوسف کو نکالا کس نے
نام احمد میرا ہر جائے مددگار رہا

کسکے صورت کی تہی عاشق وہ زلیخا یعقوب
حسن یوسف کا عزیز آپ خریدار رہا

نور احمد کے تئین دیکہتے ہی سجدہ کیا
فیل محمود ابابیلون کا شکار ہوا۔

کون ایسا ہے مہربان کہو مثل خلیل
کیا ذبیح اللہ پہ خنجر کا کہین وار رہا

کسکے ہتی نام کی برکت تہا وسیلہ کسکا
غسل صحت کے کئے ایوب جو بیمار رہا

نہ ملا عاشقِ صادق کوئی آہ مثلِ ایاز
مرضِ عشق سے محمود اب بیمار رہا

زاہدِ خشک کو معلوم ہے کیا میرا حال
کیون مین محرم ہوا اور سر پہ یہ دستار ہوا

امتحان کرتا فقیرون کا ضرر ہے تیرا
امتحان کُل سے نہ کر گر میان ہوشیار ہوا

فیض ملتا ہے اوسی کو ہو جسے نیک گمان
ظنِ بد سے کوئی دریا کے نہین پار ہوا

لحنِ داود کی حاجت ہے مزامیر کی کیا
نغمہ مطرب میرا جس دن سے کہ مزار ہوا

نقشبندی ہون ریاست ہی ہے نقشبندی کی
پیشوا پیر میرا خواجۂ احرار ہوا

آلِ ارواح خفی اور وہ اخفی نفسی
ہر بُن مو میرے قالب کا سلطان رہا

توبہ صد بار کیا توبہ نصوح ہوئی نہ نصیب
نفسِ امارہ کے اب ہاتھون سے لاچار ہوا

یک جبل نور ہے پر نور اور وہ غارِ حرا
شق صدر سورۂ اقرار سے پُر انوار ہوا

دنبۂ نفس اگر آج منا مین بھی ہو ذبح
دستِ محبوب سے ذبح نہ ہو مردار ہوا

حق و باطل مین کیا فرق چراغِ محمود
زورِ ایمان سے دیکھو کیا در فار ہوا

تشنہ لب عاشق سکین ہو تشنۂ صادق
آبِ زمزم سے وہ سیراب و سرشار ہوا

دنیا مند سے گیا اوسکو ہی خوف گرگان
جو جدا چہرہ ہو جاندار سے مردار ہوا

عاشق شرع اٹھاتا ہے عقل کا جامہ
جام ساقی نے پلاتے ہی مین سرشار ہوا

عقل حیران نہین ہے اس جائے فلاطون زمان
درد پہلو کا نہین عشق کا آزار ہوا

وقت سختی کے مدد کرتے ہین پیران کبار
پیر پیرانِ شہ جیلان میرا انصار ہوا

جو کہ آزاد ہو دنیا سے نہین وہ قیدی
حال مین عشق و محبت کے گرفتار ہوا

پیر سلطان براہیم کے قربان جانا
عشق احمد مین وہ کس طور سے سرشار ہوا

عاجزی اور اطاعت سکھیا ایسی وہ ایاز
آپ محمود ہوا آپ ہی سردار ہوا

پیرِ مسکین کے دامن کو ہین پکڑا جب سے ۔۔۔ دل قوی ہو گیا قالب میرا زنگدار ہوا

آتشِ عشق سے ہے محمود قیامت تک تیز
ماسویٰ اللہ کو جلایا تو وہ دلدار ہوا

کیا مبارک ماہ ہے رمضان کا ۔۔۔ ہے تراویح اور ختم قرآن کا
روزہ دارون کے لیے ہین دو خوشیان ۔۔۔ وقتِ افطار اور لقا رحمان کا۔
جب سے دیکھے چاندِ رمضان مومنان ۔۔۔ ہے بشارت قید ہے شیطان کا
کھل گئے دروازہ جنت صایمو ۔۔۔ جاؤ جنت باب ہے ریان کا۔
سرد ہو گئی آتش دوزخ ہے فضلِ خدا ۔۔۔ بند ہوا دروازہ اب نیران کا
شاہ مسکین کی توجہ سے ہو بس انجام ۔۔۔ کھول یارب عاصیو پر بابِ غفران کا

کیا مبارک ماہ ہے محمود یہ
وصف رمضان کی لکھے امکان کیا انسان کا

کیا مبارک نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا ۔۔۔ حل مشکل کام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
بادشاہ ظالم نے پھینکا تھا کسی خادم کے تئین ۔۔۔ غصہ ہوا ز بام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
وقت گرنے کے پکارا بے گناہ ہون نقشبند ۔۔۔ دستِ غیبی تھام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
خواجہ ایک سے مسخری کرتے تھے دل او باش چند ۔۔۔ کیون نہین ہے ریش خادم بھی بہاؤ الدین کا
دل تنگ ہو کر پکارا داڑھی نکلی آنہین ۔۔۔ کیسے ننگ و نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
اوسکو مجنون مت کہو جو عشق مین مجنون ہوا ۔۔۔ مرضِ عشق انعام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
اولیاء اللہ کی منکر کرامت کا جو ہو ۔۔۔ حجت و الزام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
جسکو کہتے ہین محبت ہے وہ عشقِ احمدی ۔۔۔ کیا لبالب جام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

چودہ دن تک سر بہ سجدہ رکھکے مانگی ہیں دعا
کیا نشان اتمام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

جس نے دیکھا چہرۂ انور کو شیدا ہو گیا
کیا رخِ گلفام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے مقام اول فنا فی الشیخ طالب کو ضرور
بے نشان انجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بیقراری نالہ زاری آہ پہلے پھر سکوت
فیض کئی اقسام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

جب تلک جلتی ہے لکڑی آگ میں تھی کو لگی
اب فنائے تام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

کیا فنا لکڑی ہوئی کہ خود وہی آتش بنی
بحرِ فیض انجام ہے۔ خواجہ بہاؤ الدین کا

جامع الخیرات ہیں میاں محمدؐ کے غلام۔
تاج فضل انعام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بے مدد مرشد کے کچھ ہوتا نہیں محمود بس
ہمکو اعتصام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ذکر اسم ذات کر اللہ ھو اللہ دل سے تو
فیض خاص و عام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

سات پشت بخشائی جائیں ایک دن لی اگر جو ہو
قرب حق اتمام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے حضور قلب ادنیٰ خادموں کو تیئیں نصیب
لوحِ دل پر نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے مرید ادنیٰ کے تئیں اذن شفاعت کو نصیب
کیا مرید فرجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

مشرق و مغرب تلک پہونچا طریق نقشبند
فیض روم و شام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

عاشقوں کو بس ہے لذت ذکر اور شغل کی
دلمیں ارتسام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بنصر و خنصر ہو یا وسطیٰ سبابہ ہو مگر
حلقۂ ابہام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

عالم ارواح میں دوری و نزدیکی کہاں
قرب التیام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

سوچ میں چون جیسی ہے دیسا ہے قالب لطیف
الطف اجسام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ہے ریاست اس دکن کی نقشبند احراریہ
کیسا انتظام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

یا الٰہی رکھہ سلامت بادشاہ محبوب کو
خادمِ خدام ہے خواجہ بہاؤالدین کا

جو فنا فی الشیخ ہووے بس وہی محبوب ہے
وہی دل آرام ہے خواجہ بہاؤالدین کا

بے ریاضت بے کسب کے فضل شامل حال ہے
کیا طریق آرام ہے خواجہ بہاؤالدین کا

اب مدد محمود کی کرنا خدا کے واسطے
پیر پیران نام ہے خواجہ بہاؤالدین کا

شوق کعبہ نے کیا ہم کو دیوانہ اپنا
کیا نصیبہ ہے اگر ہووے جو جانا اپنا

بسبب حب مکین کے ہے مکان الفت
کیون نہ محبوب ہو محبوب کا خانہ اپنا

ورنہ وہ ذات مبرا یہ سرابِ آب نما
کہین عنقا بھی بتاتا ہے نشانہ اپنا

عام مومن کو کہا سنگ و گلِ میر امکان
خاص کو قلب سے سمجھایا ٹھکانا اپنا

قلب کو قلب نہ جانو ہے وہی قلب صحیح
ذات بیچون نے کیا جس مین سمانا اپنا

کسی قالب سے کرے ذکر نفی غیر کی ہو
لیک مقصود ہو محبوب وہ پانا اپنا

کہان اخفی ہے وہ خورشید جہان تاب مگر
نقش شب پر نے یہہ پہونکا ہے فسانہ اپنا

دشتِ پرخار بھی گر ہووے وطن کا رخ کو
مثلِ گلزار دکھاتا ہے سہانا اپنا

مرضِ باطن کے گرفتار کو چاہتا ہے طبیب
معالجہ روح کہو کس سے کرانا اپنا

باب اسلام سے داخل ہو حرم مین اے دل
رہنما کوئی متصوّف کو کرانا اپنا

کیا ہے اسلام کہ ہو شرع محمد کا مطیع
حکم مین اوسکے یہان سر یہ جھکانا اپنا

جسکا معشوق ہو جس جائے اوسی جا کعبہ
کعبۂ دل سے تصوّر یہہ جمانا اپنا

الف احمد کے بجا میم محمد کی رکھتا
میم معشوق کے پردہ کو اٹھانا اپنا

دوست جبتک نہ ملے شوق ہے اوسکی گھر کا
مئی الفت جو پلاوے تو ہو جانا اپنا

مَے اُلفت نہ ملے پیر مکمل کے بغیر
دامنِ پیر پکڑ چھوڑ بہانہ اپنا

گنج قارون ہے سینہ میں یہ مسکین کے مخفی
ذکر اللہ ہو یہ اللہ ہے خزانہ اپنا

گفتگو اُس سے ہماری ہے جو ہمراز ہے
کام کیا اُس سے سخن جسنے نہ جانا اپنا

نعتِ احمد جو قصیدہ میں لکھا ہے محمودؔ
پھول ایک باغ میں گویا ہے لیجانا اپنا

ہے کمین گاہ میں اس کعبہ کے راہزن بدوی
کیسۂ نقد عمر ہان نہ گنوانا اپنا

قافلہ سات چلا جا نہ ہو تنہا راہ میں
تشنہ صحرا میں نہ حلقوم کٹانا اپنا

سیر آفاق میں آفاقی کو آرام کہاں
سیر انفس میں نہ کیون دل یہ رمانا اپنا

جبکہ بیعت ہوی مملوک ہوا مالک کا
اب وہ مختار ہے چاہے کرے مولا اپنا

قطرہ قطرہ سے بھی ہوتی ہے کہیں پیاس کم
جام اے ساقی تو بھر بھر کے پلانا اپنا

تشنہ لب عاشقِ مسکین کو تا ہو تسکین
ظلِّ عبدی کے سبب حق کہا خانہ اپنا

دشمنِ جان تو کیا بلکہ ہیں دشمنِ ایمان
نفس شیطان سے ایمان بچانا اپنا

نور سے میرے ہے تو نور سے تیری ہیں
عرش و لوح و قلم روز شبانہ اپنا

پہ تو نور سے احمد کے کیا ظاہر جب
ہوا ظاہر تو کہا رخ نہ چھپانا اپنا

پیشتر نور کو لو لاکھ برس دنیا سے
سیر کروا تا رہا راز نہانہ اپنا

نور سے اوسکے بنی جنت و دوزخ کرسی
نام جب میں نے لکھا عرش پہ اوسکا اپنا

روز میثاق میں آدم سے نبی مرسل تک
نکتہ ایجاد دو عالم کا سنانا اپنا

جس زمین پہ ناگاہ آوے میرا احمد پیارا
سب کو لازم ہے کہ سردار بنانا اپنا

سُن چکے جبکہ یہ تعریف تمامی مرسل
عرض کی سب نے کہ ہے بار خدایا اپنا

کی فرشتون نے بھی ایسی ہی تمنا زاری — بلکہ جبرئیل نے سر تاج بنایا اپنا
نعتِ احمد جو سنا اوسکو ہوئی بے تابی — غائبانہ کیا احمد نے دیوانہ اپنا
عشق مین تیرے ہوئی لاکھون کرورون بے تاب — شل ہوسی کے گریبان کو پھاڑا اپنا

اونکی تعریف مین توریت زبور و انجیل
اور قرآن بھی آخر مین اوتارا اپنا

آتشِ عشق سے بس دل یہ جلانا اپنا — یہی اسلام ہے بس سب کو سنانا اپنا
حجرِ اسود ہے وہ کیا بات ہو وہ بیت الست — دستِ محبوب پہ بوسہ یہہ لانا اپنا
جبلِ عرفات ہمیشہ ہے یہ صحبت ہے کہان — دامنِ پیر پکڑ چھوڑ بہانہ اپنا
پیر نے پیر دکھایا کہ وہ دریا تھی عمیق — اوسی دریا نے مجھے بوند چکھایا اپنا
غرق ہے نور مین احمد کے وہی مسکین شاہ — مجھے بے دام غلام اوس نے بنایا اپنا

نام لیوا تیرے محبوب کا ہے یہہ محمودؐ
جیسا محمود دکھا ویسا بنانا اپنا

جب جبلِ مفرح سے مدینہ نظر آیا — اوس گنبدِ خضرا کا نگینہ نظر آیا۔
آتی ہے محبت کیا مجھے جبلِ احد سے — عاشق ہے نبی طور دو سینہ نظر آیا
بس دیکھہ لیا عرشِ برین روئے زمین پر — جب منبرِ نبوی کا وہ زینہ نظر آیا۔
کیا ابر وہ رحمت کا برستا ہے شب روز — بس خیمہ فلک کا یہہ شمینہ نظر آیا
الماس و جواہر کو مین قربان کرون اسپر — اوس رحمتِ عالم کا دفینہ نظر آیا
کیا سنگ و زمرد کی بھی ہے قدر و قیمت — انگشتری گنبد کا جو مینہ نظر آیا
کیا لعل بدخشان پہ پڑے نظر جوہری کی — لاقیمت جواہر کا دفینہ نظر آیا

جس منبر نبوی پہ پڑھا جاتا ہے خطبہ — بس عرش بریں کا گویا زینہ نظر آیا
ہر روز ہے رمضان و ہر شب ہے شب قدر — کیا خوب مدینہ میں یہہ جینا نظر آیا
ہر ایک حسین پیر و جوان اہل مدینہ — کیا مثل حلب آئینہ سینہ نظر آیا
جس کوچہ میں جاوے تو بس خوشبوئے عطر گل — اوس خوئے محمد کا پسینہ نظر آیا
جنت بقیہ کی ہر ایک قبر ہے پر نور — زندہ دل دبا فیض دفینہ نظر آیا
وہ مرتبہ ہے میرے رسول عربی کا — افلاک شب معراج میں زینہ نظر آیا
جس دل میں محبت نہ ہو بوبکر و عمر کی — پہچان لیا دل وہ کمینہ نظر آیا
سن بارہ سو نود کے اوپر آٹھ تھا جو وقت — دن پیر تھا عاشورہ مدینہ نظر آیا
جو زیر قدم پیر کمل کے رکھے سر — لاموت عجب دنیا میں جینا نظر آیا

محمود تو یہ چھوڑ دے دنیائے دو روزہ
کر شکر مدینہ کا خزینہ نظر آیا

کس نے محبوب کے دیدار کو روکا آہا — کیا سگ نفس نے اوس یار کو ہوکا آہا
شہوت نفس کی کیا ہوگئی آتش غالب — بند کیوں ہوگیا یہہ نعرۂ ہو کا آہا
یار ہی اپنا بھلا کس سے خفا ہوتا ہے — نفس کافر نے دیا گیا یہہ دھوکا آہا
سر مو فرق نہ تھا عاشق و معشوق میں بس — ذات بیرنگی کو کیا فرق ہے مو کا آہا
رنگ بیرنگی کا جامہ نہیں پہنا دلبر — وصل عریانی میں کیا فرق ہے دو کا آہا
پردۂ رنگ ہے بیرنگ رخ عاشق پر — آتش عشق سے کیوں دم کو نہ پھوکا آہا
جتنے معشوق ہیں دنیا کے تو مونہہ اتنے ہوا — بیوفا یار کے کیوں مونھہ پہ نہ تھوکا آہا
دست ساقی میں لیا لب سے پیا ساغر — مے ساقی نہ چکھا دل جو تھا روکھا آہا

جسکا عاشق ہے خدا تو بھی ہوا اوسکا عاشق
شیخ مین فانی ہو کیون راہ کو چھوکا آہا

شاد ہے عشق مین اب آہ کیا عمر محمود
چھوڑ دے عشق مین جو زنگ ہے بوکا آہا

شاہ مسکین سا اب پیر ملے تجھکو کہان
کیون نہ دیدار کا اُن سکے ہوا بہوکا آہا

عمر دنیا سے ہے کیا عشق سجھے محمودا
کیون نہ دیوانہ ہوا پیر کے روکا آہا

در مین کعبہ کے گر آج نہ سوتا ہوتا
شبِ عرفات کو غفلت مین نہ کہوتا ہوتا

کیون نہ احرام بندہا آٹھوین تاریخ حج کا
زیرِ میزاب حطیم آج جو ہوتا ہوتا

جامۂ تن کو کیا میلِ گناہ نے کالا
آبِ زمزم سے اگر پاک جو ہوتا ہوتا

پانی زمزم کا ہے کیا آب ہے وہ رحمت کا
فیضِ رحمت سے یہ قالب کو جو دہوتا ہوتا

حاجیون کا ہے کفن نام ہے اوسکا احرام
چاہ زمزم مین اگر اوس کو بہگوتا ہوتا

حج وہ نعمت ہے کہ ہر قدم پر ستر نیکی
کیسہ نقدِ عمر آج نہ کہوتا ہوتا۔

جبلِ عرفات کا ہے چھوٹا مثالِ کوہ طور
جبلِ عرفات سے گر دور نہوتا ہوتا

ولکی دریا ہے عجب موجزن استغنا
عاجزی لاکے نظر مارتا غوطہ ہوتا

بچہ روتا نہین جب تک نہین ماں دیتی شیر
نعرہ چہ لاکہہ و حجاج کا ہوتا ہوتا

ذوق مسجود اللہ خانۂ کعبہ ہوتا
ذاتِ مسجود لہ مین کوئی ڈوبا ہوتا

عشق محمود اگر ہوتا تو مجنون بنتا
لیل عرفات کو غفلت مین نہ کہوتا ہوتا

گر پڑہا ہوتا درود روز جمعہ ہی سو بار
غم دنیا سے ہوا آزاد بس چھوٹا ہوتا

نوین ذیحجہ ہے وقت خاص وقوف عرفات
ظہر سے تا بغروب آج جو ہوتا ہوتا

سر کہا آج ہے جبہ لاکہہ سے معمور عرفات
عاشق کعبہ کا انکار نہ ہوتا حاشا

مانگتا جلد دعا دست نہ کوتاہ ہوتا
عشق کعبہ کا اگر دل مین جو ہوتا ہوتا

اہل نا ندیڑ دعا گو ہے تمہارا محمود
ناتوان بات محبت سے کیا موٹا ہوتا

غیر حق کس سے دل لگانا نا | اپنے ہمدم سے مونہہ پہرانا نا
طالب مولا از ہمہ اولے | طالب حق سے باز آنا نا
لا الہ کے بعد ہے الا ہو | ذکر کلمہ کا کیا سکہانا نا
اللہ اللہ ذکر قلبی کو … | عاشقون کے سوا بتانا نا
نور یوسف ہے تو اے میری جان | غیر کو حسن یہہ دکہانا نا
اوٹہہ گیا غیریت کا پردہ اب | عمر کو رائیگان گوانا نا
سرسری ہت سمجہہ محبت کو | آہ یہہ راز تو نے جانا نا
پڑہ کے اعوذ اور بسم اللہ | نفس شیطان کو کیا بہگانا نا
حسن ظن ساتہہ ہو در حضور شیخ | سہو ظن ذرہ دل مین لانا نا
باادب رہنا اور نہ کرنا کلام | شوخی گستاخی پیش لانا نا
لاکہہ طرح سے ہو خفا محبوب | عاشق دامن سے دست چہڑانا نا
ایک ساعت کی صحبت مرشد | ہے وہ اکسیر قدر جانا نا
در محبوب پر رکہے جب سر | جان دنیا پر سر اوٹہانا نا
آپ مرنا یا پیر کا ہو وصال | اوسکے در سے قدم اوٹہانا نا
جب تلک جان سے نہ ہووے وداع | جان جانان سے فیض پانا نا

نہیں مرتے ہین زندہ دل پیران / خاص مظہر شہید جانا نا

خون شہدا کا پاک ہے بیشک / اونکو غسل اور کفن پہنانا نا

بے شرع پیری اور مریدی کو / دل محمود نے آہ مانا نا ہے۔

اے دل سنگ ایک رنگ ہو جا / رنگ دوی کا آہ جانا نا

ایسا یوسف کہ چاند ہو شرمندہ / چاہ مین بہائی تو گرانا نا ہے

رونا بے اختیار ہے یعقوبا / در دیوسف خدا دکہانا نا

باپ بیٹے ہین عاشق و معشوق / بہائی اس راز کو تو جانا نا

وصل عریانی ہووے جسکو نصیب / خوف مخلوق سے ڈرانا نا ہے

عشق پاکون کا پاک ہی اے رقیب / بدگمان ہو کے زخم کہانا نا ہے

گرچہ ظاہر عقل مین نہین آتا / باطناً نفع کیا دلاتا نا ہے

ست نظر کر خطا پہ عاصی کے / اے مرے نور چشم جانا نا ہے

سن تیرہ سو دس ہے ہجر النبی / کیا دعا لکہہ کے دل رما تا نا

دل مسکین ہے نازک اور لطیف / شاہ مسکین کا دل دکہانا نا

عیش ابدی ملے تجہے محمود ہے
دامن پیر چھوڑ جانا نا ہے

ردیف (ب)

پلادے ساقیا مجھکو مئی خمخانۂ یثرب / پیا جو مین شراب اس جا طہور اونکا ملیگی کب

ہم آغوشی و ہم بستری ہی وحدت ہے یک رنگی / یہی ہے وصل عریانی فہم یوسف مین آسکے کب

عرس کو ہر برس جاتا قدمبوسی پیر ہو آتا / ملی آج جان روح ہے بس فنائے تامّہ ہی اب

اسی تاریخ بست و پنجم جمادی الاول جاری / پڑا تہا خواب کیا محمود تہی لیل جمعہ نصف شب

قریب سینہ کے تہا اور لب پر تہا قفل ایسا ۔۔۔ مزا تہا خواب کے اندر چکہی لذت زبان وہ سب
ملایا موتہہ سے مونہہ اپنا میرے محبوب نے ذرخواب ۔۔۔ سنو بادام اوہشن اپنا دیا مجہکو ہے احسان سب
میرے بازو سے تہا ایک یار براہیم نام ہے جسکا ۔۔۔ وہ قسمت پیر دیا اوسکو ادا کیا شکر ہوگا رب
عشا سے تا فجر کس سے تہا مین کرتا ہوا باتین ۔۔۔ سنا تہا شب کا رتبہ کیا وہی ہے شب قدر یا رب

قدر دان شب قدر کے ہین وہی سکین شاہ محمود
چہپا آب حیات ظلمات مین دیجور کی ہی شب

این بگفتم من بگفتم وقت خوش یا عندلیب ۔۔۔ از نسیم صبح شگفتہ مثل گل دل اے لبیب
راز پنہان آشکارا می شود بے اختیار ۔۔۔ میکند کار وندا انداز فراز و نشیب
عمر ضائع می شود در لہو لعب ہشیار باش ۔۔۔ مثل شب کن رازداری سر خود را از رقیب
از طبیب ظاہران این مرض باطن بہ نہ شد ۔۔۔ صحبت وصل ہست دوا دیدار پیران چو طبیب
کس نداند حالت محمود را جز شیخ او ۔۔۔ دہ بشارت از مراقب نحن اقرب ای قریب
یا الہی آن چہ دادی عشق و الفت را بما ۔۔۔ دوستان خاص ما را ہم کن تو بے نصیب
روز جمعہ وقت ظہر حالتے بر من شدہ ۔۔۔ از فضل شد جسم ما را لذت بیحد نصیب
ہفتم ذی قعدہ نود سہ والف مائتین ۔۔۔ سال ہجری می بود این را کنی تو چون حبیب

بے توجہ شاہ سکین کار محمود وصل نہ شد
حل مشکل کن بحق شاہ مردان اے مجیب

پیر سکین شیخ ہندی نقشبندی آفتاب ۔۔۔ ہست در ملک دکن قطب زمان عالی جناب
یا الہی سنیان دادہ تو حب اہل بیت ۔۔۔ نجم آسا کل صحابہ عاشقان بر ماہتاب
حضرت ابوبکر و عمر عثمان و حیدر نامدار ۔۔۔ این چہار اوتاد خیمہ آسمان فیض سحاب

یک ہزار و سہ صدؔ و ماہ محرم سال ہجر
بست و دو دم صبح صادق شد دعا مستجاب

لیل عاشورہ جمعہ بود روشنی شمع دین
چہ عجب از غم حُسینا شد دلِ عاشق کباب

بس تو شو خاموش اے محمود مسکین و گدا
از فیض پیرم می شوند نزد خدا ہم باریاب

خلوتِ دارم بیا داو کہ غم نامحرم است
عالم علوی و سفلی جان جسم نامحرم است

کن سکوت از رازِ عشق ہرگز مگو در عام و خاص
ظرف مَی و ہم سبوح و شیشہ ہم نامحرم است

جام جم را این چنین تاثیر کے بود یوسفا
مستی مَی جام نوشان جام جم نامحرم است

جز بہ مادر و پدر را زکس امید خیر نیست
این عجب دردیست باطن مادرم نامحرم است

در طریق عشق رفتن بر عقل اسوار شو
شادی و غم ہم ندارد عقل و رسم نامحرم است

یوسفِ ثانی مبارک باد این نسبت رشید
دردِ عشق را ہم طبیب و ہم صنم نامحروم است

گشتہ ام کہ آن مہ برج آفتابِ عالم است
جان چہ جائیکہ آنجا سایہ ہم نامحرم است

با خیال تو نہ گنجد یاد خوبان در دلم
ہر کجا سلطان کند خلوت حشم نامحرم است

ما اگر مکتوب نہ نوشتیم عیبے ما مکن
در میانِ راز مشتاقان قلم نامحرم است

خوش دلم گر دیدۂ من شد سفید از انتظار
گر نہ پئے دیدار جانان دیدہ ہم نامحرم است

نام تو صدیق یوسف وعدۂ خود کن وفا
عشقِ محمود با ایاز ہمدمم نامحرم است

قربِ در قرب و محبت در محبت مضمر است
نام محمود قایم و باقی علم نامحرم است

بالغرض گر عمر نوح باشد و صحبت الف عام
گر نہ باشد فضل حق کسب و علم نامحرم است

جز گذر تر دامن نبیند حریم کوی عشق
ور بود جو پاک دامن در حرم نامحرم است

پاک دامن کس نگوید متقی ہم بے گناہ
کاش بوسہ دادی بر لب ہم چشم نامحرم است

کاش هم کردی گناه هم چشم گشتی خوب بود
دعوی عشق و محبت بے صنم نامحرم است

در محبت عین و شین و قاف اشاره بس کنند
عقل زایل ق مرا رش و شرم نامحرم است

نظر اول فعامرفوع القلم عاشق چه دید
وصل عریان صنم را واه چشم نامحرم است

هر چه هست از ظلمت کفر نفس اماره خود
تا قیامت روشنی دین احمد قایم است

غرهٔ ثانی ربیع یوم خمیس نیم شب
الف سه صد یازده هجر لا و نعم نامحرم است

پیر سکین نقشبندی فی زمان حال ما
عشق محمود خوب داند عقل و رسم نامحرم است

نصیب روضهٔ شان محمدی این است
قسم به قبر مبارک که سینه بے کین است

کجا است چشمهٔ آب حیات پیر خضر
درون ظلمت دنیا چه آب شیرین است

اگر چه صورت فقرم نه معنئ درویش
گهے سکر و مستی دگاه به غلبیین است

ز بعد مرگ من این یادگار خواهد ماند
بوقت نزع بخوانم که سورهٔ یٰسین است

نمرد آنکه دلش زنده شد بعشق خدا
گمان مبر تو که حافظ بگور مدفین است

سپند دل تو درین کاخ هائے زنگارنگ
بسوخت دل که تو طفلی و خانه زنگیست

چه باز یست این دنیا به نرد شطرنجی
ندانم که چرا دی شتر داسپ بے زین است

کجا است چنو میان خوش الحال قصیده خوان
هنوز آدم و قالب میان طین است

دعای پیر بحق مرید رد نه شود
که امتی نبی را حدیث تسکین است

ستمرس حاشا و کلا ز گبید دشمن دین
مدد ترا ز توجه شاه سکین است

اگر چه سولد و منشار من به نا ندیرا است
بگو ایاز که محمود شهر غزنین است

وسیع حجرهٔ اطهر زبان دران گنگ است
غلاف سبز په دیدم زمرد رنگین است

درود و فاتحه باد با آل اصحابش
کہ نام پاک مرا حفظ جان حرز مین است

درود خوانم و دانم کہ می رسد بہ نبی۔
طریق عالم و علماء عجب آئین است

یمن نماز جنازہ منافق محدس
کہ بعد مرگ بد بشش در مقام سجین است

ز آہ خواجہ مشکل کشا جبل سوزد
ہوائے فضل بر دمش کاہ رنگین است

گذشتہ ہجر نبی الف سہ صد و سہ سال
کہ جائے شکر و سپاس نہ جا غمگین است

دعا بکن تو بروز خمیس محمود ا
کہ بست و پنجم جماد آخر دی چہ تلون است

امیدوار دعا خاتمہ است وقت نزاع
لذاان برادر دینی کہ زمرہ مسکین است

غرق بیچون جو ہو چون کہو کیا نسبت
غرق بیچون جو ہو چون کہو کیا نسبت

غرق بیچون مین یہ چون ہوا کیا نسبت
غرق بیچون ہوا چون ہو یہ کیا نسبت

حوصلہ جسکا ہے ویسا ہی سمجھتا ہے وہ
چشم ظاہر کرد باطن کو کہو کیا نسبت

کونسی شئے ہے اے محمود اب اس دنیا نیز
بے تعین کو تعین ہو بھلا کیا نسبت

شمس الھدا یا بدرا لدجا یا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

بے فکر اپنی قبر مین سو گا۔
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

اوسکی شفاعت تو ہی کہو یگا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

منکر نکیر سے وہ نا ڈرے گا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

ایمان کہو کر وہ نا مرے گا
سب جنے کیا ہے تیری زیارت

حشر مین پیاسا وہ نا رہیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
آگ جہنم سے وہ نہ بچے گا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
آتشِ دوزخ مین نا جلیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
حشر مین تیرے ہی ساتھ اوٹھیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
حج اور عمرہ مقبول ہوگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
فریاد اوس کی حق بہی سنیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
دونو جہان مین دولہا بنے گا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
عزت حرمت تو ہی کرے گا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
ذلت و خواری سے وہ بچیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
تو ہی غنی دل اوسکو کرے گا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
شکوہ شکایت وہ نا سنے گا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
رنج و بلا کو سب وہ سہے گا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
ہجر نبی مین کب تک رہیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
وقت نزع کے تم سے ملیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
زایر سات بار کو کیا بہولیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
بہت پیرون سے وہ اڑیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
تیرا قصیدہ وہ ہی سنے گا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
عاشق مسکین وہی رہیگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت
امتی تیرا محمود ہوگا — سب جنے کیا ہے تیری زیارت

بارہ سو نود پر نو ہے ہجری | جسنے کیا ہے تیری زیارت

ردیف (ث)

کیا آدم کو حق پیدا محمدؐ ہی کا ہے باعث | شرف خاکی کو جو بخشا محمدؐ ہی کا ہے باعث
لکھا جب نام اللہ کا حبیب اوسکی محمدؐ کا | قلم نے سر جھکا بولا محمدؐ ہی کا ہے باعث
بچھایا کنکر ون کی جا دُر و یاقوت سے اوسکا | اسم ہے جنت الماوا محمدؐ ہی کا ہے باعث
کیا چارون نہر جاری شراب شیر عسل پانی | پر از میوہ درختو نکا محمدؐ ہی کا ہے باعث
رکھا پھر حور اور غلمان کیا رضوان کو دربان | مزین ہو چکا ایسا محمدؐ ہی کا ہے باعث
کیا دعوت تمہاری حق طفیلی ہین ہم بس مطلق | طفیلی کب جدا ہوگا محمدؐ ہی کا ہے باعث
یہان یہ نقشبندی کی شہنشاہی کی مسند ہے | جو وہ بیٹھا ہے اب اس جا محمدؐ ہی کا ہے باعث
ہدایت مین نہایت سے ای محمود اس طریقے کے | تمنا کا نبی کیسہ محمدؐ ہی کا ہے باعث
پیا دریا رہا تشنہ محمدؐ ہی کا ہے باعث | پیا تشنہ رہا دریا محمدؐ ہی کا ہے باعث
مین سمجھا تہا کہ مین کچھ ہون غلط تہی یہ سمجھ میری | کیا توبہ اور ہے توبہ محمدؐ ہی کا ہے باعث
دمِ مل برتی ہے آخر مین یہان اول مین برتی ہے | ہے اہین وصل عریان کا محمدؐ ہی کا ہے باعث
کیا عاشق مجھے اوسکا جو ہے مشہور مسکین شاہ | وہی معشوق ہے میرا محمدؐ ہی کا ہے باعث
یہی ہے افضل اللہ یہی ہے دولت قدوسی | طریقہ نقشبندی کا محمدؐ ہی کا ہے باعث
وہ ایسا ہی شہنشاہ ہے کہ مسکینوں کو چاہتا ہے | شہنشاہ ہو نکا یہ ہے شاہ محمدؐ ہی کا ہے باعث
خلیفہ شاہ سعد اللہ جو ہی مشہور مسکین شاہ | وہی معشوق ہے میرا محمدؐ ہی کا ہے باعث

یہہ عاشق ہے تیرا محمود تو عاشق ہے کہو کسکا
تیرا محمود ہے شیدا محمدؐ ہی کا ہے باعث

ردیف (د)

صبا ز کوی مدینه آمد که بوی مشک ختن خجل است
ز راه باطن آن یعنی عاشق چه پست کرد و بجان دل شد

ز حسب فه برآمده این محب محبوب هر دو چشمه
که عشق احمد یقین بدان اصل و باقی ممکن فتاده در اهل

اگرچه آدم صفی و نوح خلیل و موسیٰ و عیسیٰ مریم
نبی اولعزم رسول اکرم ز تیغ عشقش شده بسمل

چه نام پاک است د میم دو را محب محبوب اشاره و نا
محمدا یا محمدا یا محمد است این شراب این مُل

بده تو صافی شراب صافی امید دارد سگ در تو
که عشق دنیا خراب خار است و عشق محمود برآمده گل

رضا مسکین رضا مولا که شاه مسکین پیر ماست
درین زمانه نظر نه آید که باشد شیخے کامل اکمل

دکھادے خدایا لقائے محمدؐ
نہ تڑپا ئے مجھے از برائے محمدؐ

کیوں پیروی ہم کریں اونکی یارو
رضا رضا خدا ہے رضائے محمدؐ

نہ دوزخ بہشت اور نہ لوح و قلم تھا
ہوا ہے یہ سارا برائے محمدؐ

عدم تھی زمین آسمان اور ملائک
ہویدا ہوئے سب طفیلے محمدؐ

ہمارا نہیں کوئی پشت و پناہ اب
بجز ذات آن پیشوائے محمدؐ

تھا ظلمات ساری جہانمیں کفر سے
منور ہوا از لقائے محمدؐ

تبسم لبوں میں تھا اور رحم دل تھے
خدا بھی تھا مشتاق خوائے محمدؐ

شفقت محبت تلطف تہا ہردم
کہاں کس سے ہووے ثنائے محمدؐ

تمنا یہ رکھتے ہیں سر مہکے پہلے
لگاویں وہ ہم خاک پائے محمدؐ

عجب قد رعنا شمایل بھرا اب
ثنا کس سے ہووے ادائے محمدؐ

شفاعت کرینگے قیامت میں بیشک
جہانتک کہ ہیں کلمہ گوئے محمدؐ

جب آئیگا روز جزا و سزا کا
بھرو سہ نہیں ہے سوائے محمدؐ

توقع یہ رکھین کہ سرمہ کے بدلے
رہے مہربانی خدائے محمد ؐ

عفو گناہ چاہتے ہو اگر تم
عزیز ذکر و عرض برائے محمد ؐ

ہے طالع ہمایون اور بخت میمون
دیکھا یہ چشمون سے روئے محمد ؐ

ملا پیر مسکین شاہ سے خدایا
اجابت دعا ہو برائے محمد ؐ

بردیف (ر)

چشم مستان سے ہے گمان کچھ اور
زلف پیچان سے ہے گمان کچھ اور

بات کرنا ہی یار سے مشکل
لب جنبان سے ہے گمان کچھ اور

ایک حجرہ مین گر رہین باہم دو
ہمنشینان سے ہے گمان کچھ اور

مین نے سمجھا تھا جامہ تن یہ حجاب
وصل عریان سے ہے گمان کچھ اور

دل آہو نہ دام مین بند ہو
ان غزالان سے ہے گمان کچھ اور

چشم عاشق کا قطرہ دُر یتیم
ابر نیسان سے ہے گمان کچھ اور

سر سے پا تک برہنہ ہون پر عیب
عیب پوشان سے ہے گمان کچھ اور

نفس امارہ مطمنہ ہے یہہ
نیک بختیان سے ہے گمان کچھ اور

میرے یوسف تو سینے سے لگ جا
خاکساران سے ہے گمان کچھ اور

ایک بوسہ کا ہے حل تیرے خواہان
بس رقیبان سے ہے گمان کچھ اور

الف سیدھا ہے عقل کی ہر کجی
سرو بستان سے ہے گمان کچھ اور

ظاہر و باطنًا ہو ایکسان
پیر پیران سے ہے گمان کچھ اور

شب پر کور کی ہین آنکھین بند
مہر تابان سے ہے گمان کچھ اور

ظرف جیسا ہے رنگ ویسا ہے
عام خاصان سے ہے گمان کچھ اور

روشنی ایک سر فتروں کا قصور
کم ظرفیان سے ہے گمان کچھ اور

شک فہم و خیال فاسد ہے
اہل ایقان سے ہے گمان کچھ اور

وقت توبہ ہے پھر نہ آوے گا
شان شاہان سے ہے گمان کچھ اور

میں نے سمجھا تھا بُعد میں و قرب
شاہ جیلان سے ہے گمان کچھ اور

مثل غنچے کے ہوگیا خاموش
گل خندان سے ہے گمان کچھ اور

رہنما رہبر ہیں مسکین شاہ
حال رندان سے ہے گمان کچھ اور

حسن ظن آج ہے تیرا محمود
جان جانان سے ہے گمان کچھ اور

چہ دانند رمز اہل دین حصار
کہ مسکین بود خضر نازبردار

سلامش آمدہ در خط تجار
گویا آن مرہم بودہ دل افگار

جوابش باد از محمود علیکم
بہ اسلم خان نواب مع اہل حصار

طریق عشق را پا لا و پست نیست
پیادہ عقل مرکب عشق اسوار

نمی دانند راز عشق بازی
زباطن نیست آگاہ اہل بازار

درین ظلمت کدۂ دنیائے فانی
بباید نور ایمان را نگہدار

مقام پستیء بالا مقامی ست
خزینہ بے بہا و گنج اسرار

سفر در پیش دارم تا توانم
بباید اسپ مارا تیز رفتار

روانہ میکنم چنو میان را
کہ تا ند جدا آرد نغمۂ یار

دل خانہ اگر شکستہ گردد
مرمت را چنین می باید معمار

گل خوشبوئے مارا مست کردہ
گہے دیوانہ باشم گاہ ہوشیار

اسپ ایمان

اگر سوئے خطا من رفتہ باشم　　بہ ذل عفو کن ادرا اسے ستار
نگاہ فضل کن عفو خطا کن　　کہ مارا نیست جز تو رب غفار
درین ایام مارا فکرا نیست　　کہ باشد جام دل را نزد یان جا
شب دو شنبہ پنجم مہ صفر بود　　ہزار و سہ صد سہ بود ای یار
سلام پیر و مرشد شاہ مسکین　　رسیدہ مرہم زخم دل افگار

ترحم کن غنی بر حال مسکین
کہ ہست محمود در مرض عشق بیمار

ایجان من جانان من از من چرا کردی فرار　　اے یوسف کنعان من از من چرا کردی فرار
قربان تو ایمان من گرد نثارت جان من　　ایک شب بیا مہمان من از من چرا کردی فرار
سنگر تن عریان من بنگر ز باطن شان من　　حافظ خدا ایمان من از من چرا کردی فرار
رحمے نہ کرد سنگین دلان بر حال زار عاشقان　　یارب کجا رفت دستان از من چرا کردی فرار
خار وطن چون گلستان تخت سلیمان آسمان　　نا دید مثل بوستان از من چرا کردی فرار
حب حبیبی دل ستان کردہ مرا شادان فرحان　　بے حب خانہ دان ویران از من چرا کردی فرار
بے نور شمع روئے تو آیم چرا در کوئی تو　　رفتم بہ بوئے گل سوئے تو از من چرا کردی فرار
کردی سفر ای یوسفا یک ہفتہ وعدہ کن وفا　　زیادہ مشو از من جدا از من چرا کردی فرار
ملک طبیبی کرد حکم عذرے نکردی من سقیم　　رفتی بہ مثل شب روان از من چرا کردی فرار
عمرے صرف شد رائیگان سودے نکردم جز زیان　　یارب تو حافظ شو ایمان از من چرا کردی فرار
ایام حج حالا رود از غفلت ایکسالہ زود　　از حاج کن سال روان از من چرا کردی فرار
یک جرم دیدی یوسفا جامہ درید عریان شدم　　مسکر مشو حال مستان از من چرا کردی فرار

بی علم و فقیه‌ها لعب شیطان بی شرع و اعمال طفلان
مرفوع القلم اند درویشان از من چرا کردی فرار

در پیش مخدوم جهان زهره ندارند خادمان
حجت بیا رسیل این و آن از من چرا کردی فرار

در اسیر هیبت حاکمان عزت ندارند چاکران
دنیا به زمره طالبان از من چرا کردی فرار

معمار عقر جان بود مطرب خوش الحان بود
مولود خوان چتو میان از من چرا کردی قرار

محبوب دنیا غفلت است صحبت محمود راحت است
محروم شدی از صالحان از من چرا کردی فرار

یا طالب صادق بود لقمان طبیب حاذق بود
در مرض شناس عاشقان از من چرا کردی فرار

قدری نکردی آه آه محمود را ای یوسفا
این جان نمانده قدردان از من چرا کردی فرار

نشتر مزن بر زخم دل بخود مکن از شیشه گل
مرهم بنه از وصل جان از من چرا کردی فرار

محمود مریض ناتوان آمد به طبخانه لقمان شیخ
یا پیر محی الدین جیلان از من چرا کردی فرار

از صحبت نیکان بدان دل سرد شد از احمقان
یارب کجا اند عاشقان از من چرا کردی فرار

یاران نکرده سفر ماندی حضر خواهی خضر
بی گل شدن اندیشه خارستان از من چرا کردی فرار

امروز مسکین مفلسم فردا به بینی مغتنم
حسرت خورند سوداگران از من چرا کردی فرار

دوکان ما وحدت شده از همت ذات رحمت بده
تا حال چه دیدی نقصان از من چرا کردی فرار

شکر بکن محمود تو ذکر بکن الله هو
نور حبیب اندر مکان از من چرا کردی قرار

محمود مسکین بی نوا بر در فتاده چون گدا
کن یک نظر شاه شهان از من چرا کردی فرار

شد نصف شوال انتظار تا یار آید در کنار
سنه الف سه صد ده عیان از من چرا کردی فرار

شکر بکن محمود شاه از برکت مسکین شاه
هستی حصین امن و امان از من چرا کردی فرار

منم ساقی منم باده منم مست و منم سرشار
منم صافی منم ساغر منم شیشه منم خمار

منم یعقوب منم یوسف منم شیرین منم فرہاد
منم حالی منم قالی منم مجنون منم لیلی
منم مشک و منم عطر و عنبر منم ریحان
منم مداح منم شاعر منم داود منم محمود دیدہ
منم نشتر منم جراح منم زخمی منم مرہم
یقین شنوم سماع شرعی لحن صوت داودی
منم سالک منم مجذوب منم تمکین منم تلوین
منم دریا منم قطرہ منم تشنہ منم سیراب
منم حاجی منم دریا منم کشتی منم ملاح
منم شہد و منم شیر و منم خمر و منم آبم
منم ظرف و منم مظروف منم حامل منم محمل
منم مردہ منم زندہ منم کفن منم مدفن
منم چون و منم بے چون منم تاکے منم لیکن
منم زاہد منم رند و منم فانی منم باقی
منم گفتن منم مطلق منم بیخود منم بے ہوش
صنم گفتن انا گفتن انا کفر است اما اسلام
منم گفتہ انا گفتہ صنم گفتہ منم من گفتہ
منم لب بند منم خورشید منم ساکت منم خاموش
منم گفتن منم نفس است صنم گفتہ منم جاوید

منم عاشق منم معشوق منم چشمان منم دیدار
منم مطرب منم نغمہ منم چنگ و منم مزمار
منم عود و منم صندل منم نافہ منم تاتار
منم سعدی منم حافظ منم جامی منم احرار
منم درد و منم دارو منم لقمان منم بیمار
منم قاری قرآنم تمارم حاجت مزمار
منم ذاکر منم مذکور منم ذکر و منم اذکار
منم خوشبو منم بینی منم چشمان منم دیدار
منم دُر و منم غواص منم جوہر منم تجار
منم جنت منم ماوا منم فردوس منم انہار
منم راکب منم مرکوب منم پیادہ منم سوار
منم صحرا منم دریا منم در گہر منم بیدار
منم عالست منم عشقی است منم رازداست منم اسرار
منم محفل منم شمع منم قصر و منم معمار ہم
منم خندہ منم بیخود منم در خواب منم بیدار
انا بیخود انا با خود انا فرعون انا بگذار
منم شبلی منم حلاج منم منصور منم بردار
منم توبہ منم کعبہ منم فانی منم گفتار
منم کمتر غلام ادنی شہ مسکین با دادار

منم گلزار و منم خوشبو منم خوش خو منم عاجز
منم محمود مسکینم منم بے پر منم پردار

منم این جا منم آن جا منم یک جا منم ہر جا — منم شاغل منم مشغول منم نائم منم بیدار
منم پابند منم آزاد منم مطلق منم دل شاد — منم خندان منم گریان منم بے پر منم پردار
منم رومی منم شامی منم یمنی منم اعراق — منم ترکی منم بلخی منم طوسی منم بلغار
منم مکی منم مدنی منم حاجی منم زائر — منم عربی منم عجمی منم ہندی منم بلغار
منم فصل و منم وصل منم گریان منم خندان — منم بغداد منم کوفہ منم کابل منم قندہار
منم امرا منم فقرا منم غربا منم علما — منم قاری منم حافظ منم یعقوب منم عطار
منم رکن و منم شامی منم یمنی منم اعراق — منم عربی منم عجمی منم ہندی منم بلغار
منم قاتل منم مقتول منم داعی منم مدعو — منم قاضی منم مفتی منم منصف منم مختار
منم آب و منم باد و منم آتش منم خاکی — منم صدیق منم فاروق منم عثمان منم کرار
منم خورشید منم ذرّہ منم ابر و منم باران — منم یعقوب منم یوسف منم شاخم منم اشجار
منم مصری منم کنعان منم شیریں منم فرہاد — منم شہر و منم تادیرہ منم کابل منم قندہار
منم جنت منم کوثر منم زمزم منم سقیہ — منم شیخم منم خادم منم تشنہ منم سرشار
منم خواجہ منم ادنیٰ منم سلطان منم دربا — منم سبز و منم سرخ منم بیرنگ منم گلزار
منم آنجا منم اینجا منم اندر منم بیرون — منم فرش و منم عرش منم رفتہ منم پردار
منم مضطر منم ساکت منم حادث منم دائم — منم ممکن منم واجب منم مجبور منم مختار
منم رفتہ منم خفتہ منم مردہ منم جستہ — صنم گفتہ نہ من گفتہ منم گفتہ منم بیدار
منم آدم منم نوح منم موسیٰ منم عیسیٰ — منم جامع منم شامل منم جانان منم اسرار

منم قلب و منم روح و منم سرّ و منم اخفیٰ
منم نفس و منم قالب منم ذاکر منم اذکار

منم ہمراہ منم رقرب منم عجب منم محبوب
منم اول منم آخر منم باطن منم اظہار

منم یمنی منم قرنی منم رومی منم بسطام
منم بلخی منم جیلی منم چشتی منم بلغار

منم سرسند منم دہلی منم اجمیر منم بلدہ
منم مصری منم بصری منم تبریز منم بخار

منم شمع منم بزم منم قصر و منم خیمہ
منم سقف و منم بام و منم در ام منم مینار

منم فوق و منم تحت و منم روحم منم جسم ام
منم حاضر منم غائب منم یمین و منم یسار

منم صغریٰ منم کبریٰ منم رستم منم زالم
منم اصل و منم نقل منم بیجان منم جاندار

منم پیر و منم برنا منم طفل و منم آبا
منم زدنا منم بینا منم شحنہ منم سردار

منم وحدت منم کثرت منم شیشہ منم سنگ
منم خلوت منم جلوت منم پالنگ منم زنار

منم عادل منم سلطان منم مسکین منم درویش
منم واعظ منم سامع منم حاذق منم بیمار

منم ملتان منم جیلان منم بغداد منم بصرہ
منم جدہ منم طائف منم خیبر منم انصار

نمونہ عالم کبریٰ دلم شد عالم صغریٰ
منم آئینہ جلی نہ مانو شد در و دیوار

منم حنفی منم سنی منم تابع امام اعظم
بگفتہ ام ومیگویم بخلوت چہ سر بازار

دہم تاریخ دوشنبہ جمادی الاولیٰ رفتہ آہ
سن سہ صد و سہ شد در پہلو عشق را آزار
۱۳۰۳

وصلی اللہ علی نور کزو شد نورہا پیدا نور
زمین از حب او ساکن فلک در عشق او معمور

خداوندا بحق اسم اعظم کن ز ظلمت دور
بکن این خانہ دل را ز عشق احمدی معمور

چہ انسان عالم اصغر نمونہ عالم اکبر
تجلی جلالی را نہ طاقت داشت آن کوہ طور

اگر گویم شود فتنہ وصل عریان ہمین خواہم
چہ دانستہ آب شیرین را کہ تا کس شد بہ بحر شور

عجب دردیست در دل که حیران است افلاطون
کجا عشق سلیمانی کجا این عقل لنگ سور

عصای موسوی بنگر که چوب خشک در ظاهر
چرا شد مار در باطن تجلی قهری گرد غیور

عجب از ناخن تدبیر کشاید عقدهٔ تدبیر
کجا معجز دم عیسی کجا دجال شب پر کور

شب معراج بست و هفت رجب چه مشهور بوده است
محبان را بدر تابان بدیده کافران دیجور

بیا چون میان مطرب که تو معمار قصر جان است
بخوان ایک غزل حافظ یا که مطرب جان جان مستور

مکن سستی مکن چستی که راه عشق چالاک است
که بس نظر توجه شیخ برهمن مرهم کافور

صفا است آب دریا چه ز آب چشمهٔ خمار
به پرس از تشنهٔ عاشق فرق در آب شیرین شور

ز چند به حال لاچارم تمام ز فرمش گذرانم
ز سنت شرم همین دارم مکن از کرم خود معذور

رضا پیر میخواهم اگر دورم اگر نزدیک
طفیل حاجیان یارب گناهانم بکن مغفور

بنام پیر قهر باتم که داغ بندگی دارم
ز نار عشق سوزانم بکن قلب مرا کوه طور

دل محمود محمود است غلام شاه مسکین است
زخم خورده ز چشم یار ازین علت شده ظهور

سگ درگاه پیرانم الش خور خوان حاتم
ز خوردن استخوان شادم گناهانم شود مغفور

جنون غالب شده آنامی داند بجز محروم
نمی ترسند ز دست مسکین تا به نفخ صور

بکن رحمی بکن لطفی بکن خود عابدین فضلی
که دشمن نفس شیطانست لیا از کابت معبور

بحق شاه سعد الله که شیخ عصر تاریخش
وصل با دال الف و صد و سبعین عالم پر نور

اگرچه دور است از قالب ولی قلب است در گردش
دعا با دال الف سه صد و ششم شد بحق منظور
1306

الهی از طفیل پیر و مرشد شاه مسکینم
ز فضل خود و فیض شان بکن محمود را مجبور

انا ساقی انا خمر انا شارب انا انصار انا ناصر انا منصور انا سعلی انا فی دار
انا بحر و انا غواص انا لولو انا مرجان انا ملاح انا مرکب انا برا نا انجار
انا محب انا محبوب انا حب انا صرفہ انا ساقی انا شارب انا خمر انا خمار
انا طالب انا مطلوب انا عاشق انا معشوق انا یوسف انا یعقوب انا عین انا دیدار
انا فرہاد انا شیرین انا محمود انا آیاز انا لیلی انا مجنون انا کاشف انا استار
انا مشک انا عنبر انا عطر و انا ریحان انا بخور انا صندل انا نافہ انا تاتار
انا مسکین انا سلطان انا شیخ و انا خادم انا عربی انا ہندی انا نا ندیر انا قندہار
لسان ہندی علی الظاہر ولیکن قلب عرب طاہر دعا مستجب محمود لنصف الیل والاسحار
انا داخل انا خارج انا فصل انا وصل انا تحت انا فوق انا یمین انا یسار
انا روح و انا قالب انا شاغل انا مشغول انا ذاکر انا مذکور انا ذکر و انا اذکار
انا اول انا آخر انا ظاہر انا باطن انا شہر و انا اخفی انا مظہر انا اظہار
انا مکی انا مدنی انا عربی لا عجمی ﷺ انا مسکین انا عارف انا حاجی انا زوار
انا شاہد انا مشہود انا داعی انا مدعو انا قاضی انا مفتی انا حاکم انا مختار
انا رکن انا شامی انا یمن انا عراق انا طایف انا محرم انا صایم انا افطار
انا مطرب انا نغمہ انا بربط انا مزمار انا محفل انا شمع انا قصر انا معمار
انا شمس انا بدر انا جعفر انا صادق انا فاروق انا جامع انا شیخم انا اسرار
انا صابر انا شاکر انا حنفی انا سنی انا قال و انا حال انا انکار انا اقرار
انا منصور فی الوری انا فرعون غضب جبار انا فی نور انا فی نار انا فی مصر انا فی دار
انا خدام مسکین شاہ انا مشتاق شیخنا انا یا معیت علی یدیہ انا فی داثق الاقرار

فنا فی الشیخ اول فنا فی الرسول بعدہٗ ۔۔۔ فنا فی اللہ بقا با اللہ فنا، تا مہ نظار

انا رومی انا بصری انا چشتی انا جیلان
انا داؤد انا محمود انا نور انا انوار

انا تنزیہ فی تشبیہ انا وحدت فی کثرت ۔۔۔ انا خلوت انا جلوت انا فی شوق انا فی دار
انا ماء انا عسل انا لبن انا خمر ۔۔۔ انا حوض انا کوثر انا زمزم انا انہار
انا احمد انا محمود انا مسکین انا عارف ۔۔۔ انا صدیق انا فاروق انا عثمان انا کرار
انا قاتل انا ضارب انا حنفی انا سنی ۔۔۔ انا عالم انا عادل انا مظہر انا اظہار
انا جواہر انا عرض انا قایم انا با الغیر ۔۔۔ انا بستان انا ثمر انا ثمرا انا اشجار
انا حسن انا حسین انا حبیب انا عنین ۔۔۔ استغفر انا توبہ انا مذنب رب غفار
انا نفس انا مسلوب انا سلہ انا مک ۔۔۔ انا باقی انا دایم انا جبار انا قہار
انا یمنی انا بلخی انا بغداد انا طایف ۔۔۔ انا نا ندیر انا بسمت انا کابل انا قندہار
انا اسود انا احمر انا ابیض انا خضرا ۔۔۔ انا ملک انا بشر انا جنت انا فطار
انا شمس انا بدر انا نجم انا افلاک ۔۔۔ انا شمع انا مشعل انا سرخ انا انوار
انا العلیم انا لا شے انا کلمہ انا الا لا ۔۔۔ انا حاکم انا محکوم انا مسکین انا لاچار
انا فانی انا باقی انا میت انا حیّ ۔۔۔ انا مسکین انا مغنی انا قصر انا معمار
انا شاکر انا صابر انا پیغام انا الہام ۔۔۔ انا خاص انا عام انا مسکین انا ناچار
انا تلوین انا تمکین انا ساکن انا مضطر ۔۔۔ انا سالک انا مجذوب انا محب انا اغیار
انا قوم اعز اللہ با الاسلام دنیا حق ۔۔۔ انا امت رسول اللہ محمد سید ابرار
انا اولاد صدیقی انا اولاد فاروقی ۔۔۔ انا اولاد عثمانی انا اولاد علی کرار

انا اقرب انا معک انا احب انا الطف — انا رحمت انا فرحت انا النصرت انا النصار
انا قلب انا روح انا سری انا خفی — انا ذاکر انا مذکور انا ذکر و انا اذکار
انا شاغل انا مشغول انا خادم انا مخدوم — انا سالک انا مجذوب انا غائب انا حضار
انا نفسی انا سلبی انا نفی انا اثبات — انا ذاکر انا مذکور و انا ذکر انا اذکار
انا فی عالم صغریٰ علامه عالم کبریٰ — انا انسان کنت کنزاً انا لا الغ جدار
انا اول انا آخر انا ظاہر انا باطن — انا طاہر انا طیب انا مظہر انا اظہار
انا تحت قدم عیسیٰ ولایت طلیه صغریٰ — انا مشرب محمدی لطیفه اخفی کل انوار
انا چنو میان مطرب انا نغمه انا رباب — انا مسکین انا وجدی انا مداح انا مزمار
انا عود انا صندل انا ثمر انا اشجار — انا نا ندیر انا ہندی لا کابل ولا قندہار

انا سعید انا حافظ انا عالم انا قاری
انا ناصر انا منصور انا محمود انا انصار

یارب نبی کی اپنے زیارت نصیب کر — روز حشر مین اونکی شفاعت نصیب کر
عاشق ہین جو کہ روئے جمال محمدی — اس چشم دل کو ان کی بصارت نصیب کر
بیکار کردے کار سے دنیا کے یا اله — لیکن بکار عقبیٰ ہدایت نصیب کر
جو ہو مریض عشق محمد کا یا خدا — اس عاشق نبی کی عیادت نصیب کر
ظاہر ہو با شرع و طریقت سے تیری یاد — اہل سنین کی ہم کو اطاعت نصیب کر
جو حاجیون اور زایرون کے حقین ہین حدیث — اون حاجیون کی ہمکو بشارت نصیب کر
جیسا فضل سے حج و زیارت کیا نصیب — الفت مین اپنے دل سے شجاعت نصیب کر
اکل حلال اور دے صدق مقال بس — اور آخرت کی زرع تجارت نصیب کر

رکھتا نہیں یہ مال کو دنیا کے ہوں فقیر — ہمت دے اور دل کو سخاوت نصیب کر
کر طمع دنیوی سے میرا سینہ پاک و صاف — خاطر جمع ہو دل کو قناعت نصیب کر
ہر کام میں خلوص دے مقبول ہو عمل — علما متقی کی امامت نصیب کر
کیا عاشق شرع ہیں وہ حرمین کے امام — کر اونکا مقتدی و قرأت نصیب کر
ہر وقت ختم ہوتی نماز اونکی پانچ وقت — ایسے موذنوں کی فصاحت نصیب کر
ہوتی ہے یوں اذان کہ گویا نفخ صور ہے — کانوں کو دل کے ویسی سماعت نصیب کر
تھکتا نہیں ہے دل یہ سفر سے کبھی میرا — ہمت دے اور دلکو شجاعت نصیب کر
میرے نبی سے جسکو سرمو بھی ہو نفاق — اس روسیاہ کے دل کو ملامت نصیب کر
جو دشمن نبی ہیں خدا اونپہ کر غضب — کفار مشرکوں کو اہانت نصیب کر
جس لفظ شعر میں ہو ذرا نفس کو دخل — اس نفس بدلعین کو حقارت نصیب کر
گستاخ بے ادب ہوں سراپا ہوں بے ہنر — نعت نبی میں لیک فصاحت نصیب کر
اول میں اس طریقہ کے آخر کا فیض ہے — فیض ہدایت النہایت نصیب کر
مسکین سے میرے جسکو سرمو بھی ہو نفاق — توبہ دے یارب اوسکو ہدایت نصیب کر
دلی میں ہمترین فلاں سونکا ایک غلام — کر باادب خموش ہدایت نصیب کر
مسکین ہوں ظاہرا میں ولیکن غنی ہے دل — خدمت سے ایسے دلکے سعادت نصیب کر
اٹھتا نہیں ہے بار امانت ای شیخ عصر — جو ہو امین اوسکو امانت نصیب کر

فایق ہے نفس دل کی امانت نہ لے حساب
محمود کو تو اپنی امانت نصیب کر

آتش عشق سے ہے سینہ سوز — دیکھہ تاریخ بخت محمود رد ز

مچھ بیا دل میرا آجتک نہ گیا … روزِ اول تھا جیسا ویسا ہنوز
سِرِ دل آج اپنا کس سے کہوں … کوئی نا اندیش میں نہیں ہمدرد دلسوز
جس نے چیرا زخم وہ دے مرہم … یاد کسکو ہے فنِ آئینہ جامہ دوز
ساتھ میرے کفن میں ہو تعویذ … ہو وے تصویر پیر کی شب و روز
نزع میں قبر میں قیامت میں … کیا مبارک ہے نسبت فیروز
آسرا تیرا اور حبیب کا ہے … شاہ مسکین کی ہے دعا شب و روز
مال دنیا پہ خوش جو ہوتا ہے … وہ ہے نادان خوش بیوز ہنوز
دعوی میراث گر یہ چاہتا ہے … مال زر چھوڑ علم جد آموز
نزہت الارواح مثنوی روم … ہے یہ تریاق درد کر شب و روز
بست و دوم رجب مقام نانديڑ … سن تیرا سو تیرا ہے فیروز
عشق یوسف کا پاک ہے محمود … یا ایاز جانے یا زلیخا رموز

ناز محمود پر کیا کرتا آیاز
طفل مکتب ہے آہ نو آموز

ایک شب آکے تو دیدار دکھا جا یوسف … ایک دن جام محبت کا پلا جا یوسف
دل میں آتا ہے کہ لیوں میں ہزاروں بوسے … ہاں لبِ لعل و شیریں کو چکھا جا یوسف
سینہ بے کینہ ہے تیرا بمثل آئینہ … سینہ سینہ سے مرے اب تو لگا جا یوسف
وعدہ آنیکا کیا پھر تو ہو پورا وعدہ … غنچۂ دل کو وہ بات تو نے کھلا جا یوسف
دل کی ارمان میرے دل ہی میں رہجائی جیسے … یکدو بات تو کرکے ہی چلا جا یوسف
جیسے ماں بچوں پہ کرتی ہی محبت کی نگاہ … لقمہ ہاتھوں نے مجھے اپنے کھلا جا یوسف

باپ کرتا ہے محبت جو پسر کی اپنے ... اپنے آغوش مین اس طرح سلا جا یوسف
ہاتھہ مین تیرے دواخانہ کے شیشہ ہین بھرے ... کام ایک شیشی سے کر دی وہ سونگہا جا یوسف
کام تیرا ہے مریضون کو دوا دینا مدام ... عشق کا مین بھی ہون بیمار نہ سمجھا یوسف
مرض عشق کے بیمار کی کہان ہے وہ دوا ... پیر کامل و مکمل سے ملا جا یوسف
دل نہ آزردہ کرو عاشق مسکین کا ذرا ... جو جلا آتش عشق سے نہ جلا جا یوسف
وصل جانان نہو جبتک نہین تھکتا عاشق ... جان عاشق کی گئی بعد تھکا جا یوسف
ہے اشارہ و بشارہ و شہادت واللہ ... ثم باللہ و تاللہ لکھا جا یوسف
دل محمود کو تسکین دے ہو خاتمہ خیر ... مثل دلہن کے قبر بیچ سلا جا یوسف
ہوش مین کرتا ہون بیہوشی کی باتین اسوقت ... ستر کھلجائے اگر اُس کو چھپا جا یوسف
ہوش ظاہر مین و باطن مین سراپا بیہوش ... ایسے مجنون کے تئین جلد منا جا یوسف
مسئلہ شرع صبی نائم و مجنون تینون ... ہین یہ مرفوع قلم سب کو سنا جا یوسف
حسن یوسف ہی کیا زد پوش دل مسکین شاہ ... مقنع رخ پر سے اٹھا ناز بتا جا یوسف

شمع رو تو ہے مثل نور حبیب احمد
دل مین محمود کے ایسا تو سما جا یوسف۔

حسن کے شہر کا ہے تخت نشین شہنشاہ ... ایک نظر دیکھہ غلام اپنا کرا جا یوسف
قدر قیمت کیا کرینگے تیری یہ اہل مصر ... ہوکے روپوش بہ بازار کہا جا یوسف
نام جسکا ہے محمد نہ وہ جاوے دوزخ ... کلمہ پڑہ سیدہا تو جنت کو چلا جا یوسف
خاص ہے وقت صبح سے تا نماز اشراق ... حلقۂ ذکر کے تو بعد چلا جا یوسف
بیٹھ جا حلقہ توجہ مین تو خاموش لب بند ... فیض جو علم لدنی ہے لیا جا یوسف

لا الٰہ کے سوا ست تو زبان پر کچھ لا — چھوڑ دے لا و نعم سبکو بٹا جا یوسف
بست و پنجم ہے محرم کی ہن تیرا سو نو — شب دوشنبہ کے تیئں آ کے لکھا جا یوسفا
ہووے آغاز و اتمام قصیدہ مین درود — ختم قرآن و دلایل تو پڑھا جا یوسف

عاقبت ہووے یہ محمود کی محمود یارب
نام محمود کا حلقہ مین لکھا جا یوسف۔

الٰہی مین قربان لبیک لبیک — لے آیا ہون مہمان لبیک لبیک
عمل کے نکرنے سے یارب خجل ہون — بہت ہون پشیمان لبیک لبیک
لے آیا ہون نذر عاجزی تیرے درپہ — گناہ گار ہون عصیان لبیک لبیک

گناہ بخش محمود کے یا الٰہی
یہی دل کی ارمان لبیک لبیک۔

پلا ساقیا اب مے سرخ رنگ — کہ اس قید قالب سے ہے روح تنگ
شب و روز ہے نفس کافر کمین — فتح دے کہا تک کرون اس سے جنگ
تیرے فضل کا اب ہون امیدوار — ہے یہ نفس امارہ مثل نہنگ
پلا شربت مصری یوسف میرے — کہ تشنہ کو کب صبر از آب خنک
عجب حال ہی اہل دنیا کا آہ — اٹھاتے ہین فتنہ کو کیسے ہین ڈھنگ
کہان فقیری کہان اور تمیز۔ — مداری فقیر و گدا ہون ملنگ
دو رنگی مین ہے میرا فعل اور قول — اے عاشق صادق تو ہوا کس رنگ
کیا نام پیرو کا بدنام مین — مجھے شرم آتی ہے اور عار ننگ
گلستان محبت کا تازہ ہو گل — محبت ہو جسکی اوسے اوس کے سنگ

طفیل پنجتن کے دعا آج مانگ | بدلتا زمانہ ہے ہر وقت رنگ
مدد پیر سکین جب تک نہ ہو | سمجھ لے کہ ہے آئینۂ دلپہ زنگ

نہیں کوئی محمود کا یار اب
ہے خانہ نشین کیا ہوا پائے لنگ

لیا حسن یوسف نے یعقوب کا دل | کیا تھا زلیخا کو ابرو سے بسمل
کہاں والضحیٰ کی قسم کھایا خالق | ہے گیسو میں کہکے یہ واللیل نازل
اگر منہہ پہ یوسف نے مقنع لیا تھا | اور پردہ میں بھی زر لفت کے چھپا تھا
کہا شان میں کہکے طٰحہ و یٰسین | بتا دو محمدؐ کے کیسے تھے کاکل
عدد طحہ الیسین میں ابجد سے چودہ | مثال بدر گویا ہے ماہ پر ہالہ
کیا تھا کیا وہ ابنے سر پر سایہ | یہ اوڑھا ہے کمل مدثر مزمل
کئے چشم یوسف تو دن عورتون نے | لئے کاٹ چھریون سے ہاتھونکو اپنے
کہے ہین ملک ہے بشر ہے زلیخا | دلے کان ہے ما زاغ احمدؐ کے قابل
کیا تھا عزیز مصر نے خزانہ | تصدق وہ یوسف پہ ہوکے دیوانہ
نہ سمجھا عزیز مصر نے حقیقت | تھا جز حسن یوسف محمدؐ مین ہے کل
کہا ثانی اثنین اذہما رب نے | گئے غار مین دونو صاحب جو چھپنے
فقط ایک زلیخا تھی یوسف کی عاشق | ہے عاشق نبیؐ کا یہان سا اپنے دل
عمر دین کے تھم خلیفہ تھے دوم | بڑا مشرکون کے ہوا دلپہ تھا غم
بہت سخت کفار پیر ہین عمرؓ یہ | ہوا ہے نہ ہوگا کوئی اس سا عادل
حمر بعد مین عثمان عفان کے بیٹے | خلیفۂ سوم بہت با حیا تھے

یہ عثمان کا تہہ سہرا تہہ سمجھو
نبی سے نہ کیے ہین وہ کامل مکمل ؛

علی خاتم الخلفا ختم نبی سے ؛
وہ سے کیسے شیعی اور کیسے سنی تھے

ہلاکت مین ہوتا عمر یہ کہے بس
نہوتے علی گرچہ اس وقت عاقل

حسن اور حسین کو یہ فرمایا حضرت ؛
جگر پارہ دو ہین ذرا شک تولاست

میری فاطمہ کے یہ بیٹے ہین میرے
شرف خاص ہے یہ نہو عام داخل

محبت خدا کی اور اوسکے نبی کی
یہی رات دن فکر ہے اولیاء کی

سوا ان کی الفت سے ہے ماسوا جو
اندہا دل نہین آدمی ہے وہ غافل

مسمی ہو یہہ نام محمود یارب
محبت دے محمود کو اور الفت

تو سمجھے گا محمود محمود ہے یہہ ؛
والا نہ کان نام محمود قابل

یہہ محمود کی التجا ہے خدا سے
کہ سینہ کو اوسکے محبت سے بہردے

تصدق ہے یہ پیر کا بس سمجہہ لے
دیا درس باطل کیا تجہہ کو شاغل

اور سینہ مین بھر اپنی الفت اے معبود
اور کردے بے کینہ یہہ سینہ پیر از دو

ذکرتا جو بیعت کو مرشد سے محمود
نہ ملتے یہ مسکین شاہ پیر کامل ؛

دارم دل از روز از صد گونہ تلوین در بغل
نظر توجہ کن چنان مانند تمکین در بغل

ای دل چرا محزون شوی شوخا کپای صوفیان
تعویذ جان آوردہ ام این سورہ یسین در بغل

شیخ عصر جام بدہ تا حل شود ہر مشکلے
در بحر رحمت قلب ما در بیت یہ تحسین در بغل

صحبت بدہ تو صالحان شو میان عاشقان
از صحبت بیگانگان تا مرید و تسکین در بغل

وقت نزع ای پیر آئی و بالین نشین ۔
گیری سر ما در کنار کن ذکر و تلقین در بغل

روز قیامت گر خدا آید بعدل میزان حساب — گویم ببخش از فضل خود تصویر مسکین در بغل

رفتم به بزم واعظان زان اهل نخوت یافتم — آیات قران بر زبان وسواس شیطان در بغل

حالا که عمر شصت و پنج مشغول نفسانی برفت — این نفس شیطان در کمین از سال چهل‌سین در بغل

مطلق بکن این روح را تا کی مقید در جسم — از درد فرقت سینه آید به تسکین در بغل

یا شیخ عصر ما بکن اظهار عجز و انکسار — تا رحم آید بکران فرهاد شیرین در بغل

یوسف صباحت داشته احمد ملاحت در حسن — فرقیست زمین و آسمان این حسن تمکین در بغل

محمود مریض بی‌نوا افتاده دور از اصل خود — از جذب عشق قلب کن ذاکر و تلقین در بغل

یا رب بحق شیخنا مسکین شاه نقشبند
فضلی بکن بر حلقهٔ محمود مسکین در بغل

شادان و فرحان دایما آن دل که مشغول حق است — از قید هستی کن رها تا چند غمگین در بغل

هنگام نزع شیخ ما آید به بالین نم فراز — گیر دسر ما با الیقین القای تلقین در بغل

در مسجد مکه شده از لک نماز بر نعش پیر — سه صد ختم قران شده طٰهٰ و یٰسین در بغل

والله بالله تا الله زنده است پیر م در زمین — در مسجد الماس پس افسوس تدفین در بغل

رحم بکن بر حال ما مسکین فقیر و ناتوان — شیخ عصر جام بده عدو مبین است در بغل
۱۳۱۴

الولد ترلی الی خیراتی میان سیدی — از بهر یوسف کن دعا آهسته امین در بغل

یا رب بحق شیخ دین مسکین شاه نقشبند — ده عشق محبت چون ایاز محمود غزنین در بغل

سن یکهزار و دو صد پنجاه بود هجر النبی ۱۲۵۰
ماه رجب بود من این نقش پر کین در بغل۔
۱۷ دوشنبه

اظهار نور عشق چه بر عاشقان کنم — ارشاد پیر خویش چه بر نوجوان کنم

از در عشق لذت و مستی ز من مپرس | خود محرم است یار ز دل چه بیان کنم
دی شب بگفت یار که خاطر جمع دار | بوسه دهم و سینه دهم این و آن کنم
معشوق چون نقاب ز رخ بر کشید | از خواب از خیال چه طال لسان کنم
هر وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار | کس را وقوف نیست که فردا چه سان کنم
صد بار توبه کردم و آخر شکسته شد | واده شراب ساقی چه نام و نشان کنم
حالات عشق و مستی و لذت ز من مپرس | حیف است که سر عشق چه بر جاهلان کنم
از درد سوز آتش عشق یار ما | یک روز مثال سال شده چه نهان کنم
یارب بده تو توبه نصوح مرغ روح را | باقی عمر بحجرهٔ دل آشیان کنم
نه قاضی و نه عالم و مفتی نه شیخ عصر | سلطان نیم نه ترک که زور پهلوان کنم
امروز چون جمال تو بی پرده ظاهر است | در حیرتم که وعده چرا آن جهان کنم
می خور که صد گناه از اغیار در حجاب | این پند حافظ است که تعویذ جان کنم
صبر بکن مقام این دنیا است پنج شش | بعد عمر از پس ترا شادمان کنم
از تیغ لاله بر آرم دمار نفس | از ضرب نام یار این دل خونفشان کنم
عمرم تمام گشت درین قیل و قال حیف | مالک بده تو قال که سیف زبان کنم
ای پیر دستگیر تو دست مرا بگیر | ارشاد خواهی هر چه بگیم تا همان کنم

مقصود محمود است شود عاقبت بخیر
مسکین شاه است پیر چه قربان جان کنم

چون حسن خاتمه خبر بدی و زاهد است | آن به که کار خود به خدای جهان کنم
بیچون بیچگونه و بی شبه بی نمون | عنقا است اسم یار چه نام و نشان کنم

زنده است ذات قادر قیوم لایزال / بعد یقین شد که چه وهم و گمان کنم
از تیغ لااله که این صیقت قاطع است / از تیر آه سینهٔ دشمن فشان کنم
یارب بحق وسیلهٔ پیران نقشبند / ظاهر و باطن یکسال شده چه بیان کنم
شیرین سخن که یار زبان را تلخ نشود / مهر خموشی احسن است این بر دهان کنم
بے اختیار عشق ز خلوت بیرون برود / در نظر غیر نیاید وز و چه نهان کنم
ذات بحت معرا و مبرا است از خیال / در ذات پاک احد چه وهم و گمان کنم
در طلبین طوف کعبه چنانم خیال گشت / شد وقت صبح صادق اکنون اذان کنم
چه نعمت است جلوهٔ عروسیٔ کعبه را / سجده کنان نماز جماعت عیان کنم
این جا جلال کعبه و آنجا جمال هست / حیرت در حیرت است چه نوشه مهمان کنم
در روز آه اقامت کعبه غنیمت است / چه شرح فیض رحمت نور فشان کنم
از نیک و بد چه کار ترا ذکر حق بگو / وقت است مصلحت که سکوت زبان کنم
محمود سال چار شد آغاز فتح باب / شور و فراق مدینه چه تا آسمان کنم
در راه حق چه مال که جان نیز حاضر است / دنیا است جائے فانی چه فکر مکان کنم
از دست ما چو رفت چه حاکم چه اقربا / پایه است خام دنیا بس فکر ایمان کنم
ایمان بگور برد نمرد زنده دل ابو / ان شیوه خاص را بگروه مقبلان کنم
یارب قبول باد بدرگاه احمدی / تحفه درود و سلام به سلطان جان کنم
از دل مراقبهٔ ذکر اسم ذات است / تعریف مراقبه احدیت از چه زبان کنم
در معیت ظهور شود بوسه و کنار / بیهوش بیقراری و آه را عیان کنم
اظهار چه امعکم سبے خوف میکند / از لا النفی غیر و اثبات شان کنم

در بحر واقرب نشود جذب حال آه ؛   بس ذکر کلمه را از لسان کنم
اینجا ذکر و ذاکر هر دو فنا شده   مذکور به جائے نفس نشست امان کنم
از ساقی یحبهم و یحبونه   مست از شراب عشق شدم نوجوان کنم
اکنون محبت ستر نه شد بر ملا فتاد   ظاهر و باطنًا چرا بر عامیان کنم
از قلب تا بقالب سلطان الاذکار   جاری شده شکر خدا را چه سان کنم
صوفی نهاده نام تجلیٔ صوری   در من ظهور کرده چه قربان جان کنم
امی است جان من و به مکتب نرفته بود   علم لدنی از کجا اموخت حیران شدم
در راه عشق هر کسے ثابت قدم نماند   در ماند نثار جان خود بر جان فشان کنم
از پند پیر دانا زخود گوش بند شد   محمود عشق محبت چرا پاچوان کنم
خوفی خدا است قاضی نه مفتی نه بادشاه   از درد عشق پاک خود نیز درمان کنم
معشوق هوش دارد و عاشق ز هوش رفت   باهوش باحیا را چه رندگان کنم
مجذوب برهنه شده معشوق را چون دید   پاره کنم و جامه بدن را عریان کنم
راز درون پرده ز زندان هست پس   این پند حافظ است که تعویذ جان کنم
این شمس دین ز مشرق و مغرب گرفته نور   از یک سراج فیض چه صد باغبان کنم
از قرب بعد حاضر و غائب مکن خیال   این بحر وحدت است که غرقاب شان کنم
تا زواد اضطراب من سیرت ایاز   محمود را چه کرد چه شرح بیان کنم
بحر سقوط است درین و گذشتن اقبت است   این هم نخواهد ماند که فکر ایمان کنم
از پیر کامل و مکمل بتاب رو   باعجز و نیاز سر بر آستان کنم
نظرش شفا کلام دوا صحبتش ضیا   مرهم توجه پیر به زخم دلان کنم

محمود ہر کہ عاشق مسکین شاہ شد بدان
منظور حق شدہ چہ شہ دو جہان کنم

آج خوشہ مین دانہ چلے آؤ چڑیان — یہہ مکہ کا دانہ بڑا کھاؤ چڑیان
امیر شکاری ہے فت بو مین اپنے — دہ لیسے سے ہشیار ہو جاؤ چڑیان۔
کیا لایا ہے دانہ سلنے اس دام مین آج — گرفت سے ہے اس جال مین نہ پھنس جاؤ چڑیان
مثل ہے کہ بھٹے کی چڑیا یہہ کب تک — یہ دانہ کو کھا کر نہ اُڑ جاؤ چڑیان
بہت سے ہے شراب آج میخانہ اندر — لے مینا محبت کا پی جاؤ چڑیان
اگر تشنہ لب ہے تو ساقی ہے موجود — لئے مینا محبت کا پی جاؤ چڑیان
کھلا آج دروازہ پھر ہوئیگا بند — ہوئے بعد بند پھر نہ پچھتاؤ چڑیان
تذرد نیا مسکین کو رد بلا ہے — بروز عرس سنلے بلا آؤ چڑیان
ملی مجھہ کو چالیس مین ایک چڑیا — یہہ س ع ی د سمجھہ جاؤ چڑیان
اشارہ ہے ہم پیرگان اہل حلقہ — رکھا نام چڑیان نہ چڑ جاؤ چڑیان
ہے منہہ چھوٹا چڑیا کا دانہ بڑا ہے — بس آج اپنی قسمت کو آزماؤ چڑیان
ہے پیٹ اونکا چھوٹا سا اور دل بہی تنگ — یک چلو سے پانی کے تھم جاؤ چڑیان
ہے موسم باران او رطغیانی گنگ — یک قطرہ تو ندی سے پی جاؤ چڑیان
زراعت ہے مکہ کی ندی کنارے — یہ خوشہ کے دانہ چن چن کھاؤ چڑیان
ہے مکہ کے بھٹون کا موسم بہا بنہ — ہے دعوت محمود چکھے جاؤ چڑیان
سب چلے آؤ محمود کے ہمراہ ندی — اب موسم ہے خربوزہ کو کھاؤ چڑیان
غرض میری تم سے اطمینان قلبی — ایک ساعت توقف ہو کر جاؤ چڑیان

ہنین تم کو تکلیف دیتا ہے محمود
تم خاطر جمع دل مین بیٹھ جاو چپڑیان

محبت دل مین جب مین دیکھتا ہون	نکلتے ہین میری آنکھون سے آنسون
رلایا حضرت آدم کو کس نے	برنج دنیوی نکلے تھے آنسون
کیا دیکھی خواب مین تصویر یوسف	زلیخا ہوگئی جو ایسی مفتون
دل بیدار عاشق کو کہان خواب	کہ جس چشمون سے جاری نیل جیحون
کیا دیکھا زلف کو لیلی کے وہ قیس	جو اب تک نام ہے مشہور مجنون
کہان عاشق کو یارائے تکلم	اشارہ سے سمجھتا دل کا مضمون
ہوا جو غرق بحر وحدت ہو	نہین چلتا ہے اوس پر سحر افسون
ہزارون سے صدف خالے پڑے ہین	اسی دریا مین ہے ایک در مکنون
ہزارون شاعران جھوٹے ہین واللہ	کہان حسان سا سچہ ہے موزون
بس اب مطرب میرے چنو میان تو	سنا دے غزل جو سچا ہو مضمون
غزل جامی ہو یا حافظ شیراز	ہو درد عشق جس سے بیر افزون

سوا مرشد نہ جانا نبض محمود
طبیب حاذق ارسطو یا فلاطون

اصل ہے عشق احمد سر مکنون	فرع ہے عشق لیلی اور مجنون کے
ابوبکر و عمر عثمان حیدر	یہہ چارون ہین خلیفہ ربع مسکون
تجلی سے درختان خاص ہے یثرب	زمین سے آسمان تک بحر و ہامون
کلام وہ حق کا ہے توریت انجیل	محبت سے بھرا قران مین مضمون

گویا دریا کو کوزہ مین بھرا ہے　　عجب اسرار معنی سے ہے مشحون
ہین یہ چارون نہر دریاز جنت　　فرات عمان اور نیل و سیحون
سلیمان کی ہے کیا خاتم کی تاثیر　　مسخر ہو گئے بلقیس اب کیون
خدا جانے کہ کیا دل نے یہ دیکھا　　ہوا جو حیثیت سے اپنے بیرون
ہوالاول ہوالاخر شنیدم ؛　　ہوالظاہر بدیدم ظاہر اکنون
یہہ وہ ملک عرب کا بحر و بر ہے　　دعا اس جا کی مقبول ہے مقرون
یہہ وہ حج و زیارت کی ہے نعمت　　قدر کرتے تھے جسکی موسیٰ ہارون
سے ہے غرق آب مین تاریخ حج کی　　برستا آب رحمت روز و شب خون
نہین ہے ۱۳۰۳ آب غش سکہ ہے محبوب　　زر نقد قلب ہے محمود میمون ؛
برکت پیر کے نعلین کی تھی　　نہ ملتا حج جو دیتا گنج قارون
سلامت رکھہ میرے تو بادشاہ کو　　کہ ہے محبوب ہند کیا ربع مسکون
جو ہو دشمن جان اس سلطنت کا　　غرق ہو نیل مین جیسا کہ فرعون
فزون لشکر دعا لشکر دعا سے　　سنا ہون مین بزرگون سے یہہ مضمون
جو کوئی مداح نبی کا ہیرے ہووے　　ہے وہ محمود شعر گرچہ ناموزون ؛
محبت کے سوا مت پوچھہ مجھسے　　نہین مین جانتا دنیا کا قانون

گذر جاوے گی دنیا خیر و شر سے
رہے محمود نامی نام مامون ؛

در مدح خواجہ سرایان مدینہ طیبہ سلطان فیروز یاقوت بلال

گو ہر یہہ چار ہین اور مشتری چار　　کرے کون انکو قسمت ربع مسکون

یہہ سلطان اور یاقوت اور فیروز　　بلال عاشق یٰسین ہین مازون
جو وہ سلطان ہے سلطان سب کا　　کیا عالم علم لدنی موسیٰ ہارون
خزانہ مین ہے جو سلطان کے یاقوت　　دگر فیروز لعل اور دُرِ مکنون
نذر فیروزن سے کی چشم پُرخون　　نہ افطار مجہہ سے ہوگا روزہ مسنون
بلال اب دیوا اذان ہوی صبح صادق　　دو شنبہ ہجدہم رجب ہے مازون
ملایک کی صفت خواجہ سرا ہین　　بشر ایسے لطیف مرد ہین نہ خاتون
جنب اور احتلام دونون سی ہین پاک　　یہہ دونون حال سے ہین پاک مصون
مدینہ ہے وطن اونکا اصل پاک　　کہ ہے حب الوطن ایمان سی مقرون
گئے خواجہ سرا جیدن شہر سے　　وداع رمضان ہوئے کیا عطر مشحون
محبت اور خموشی مین نہایت　　سراپا غرق احسان اور مرہون
ادب کرنا بزرگون کا اور تعظیم　　اور کرنا رحم خوردن پر ہے مسنون
بجا ہے امر و نہی شرع محمد　　ہے ضد شرع ناچلنا یہہ قانون
ہوا فتح مکہ بزور اسلام تو　　ہبل اوندہا گرا از کعبہ بیرون
ہزارون معجزے ہین شاہ دین کے　　بریدہ ناف ہوئے پیدا اور مختون
دعا ہوتی نہین رد پیر مسکین　　اثر ہے ہفت پشتن بلکہ افزون
خدا یار کہہ سلامت پیرزادے　　کہ ہین یہہ جامع الخیرات معجون

یہہ مسکین شاہ میرے شیخ عصر ہین
ہے عشق محمود آبا ز پاک میمون

نام محمد جو سنون رے میان　　جان کو قربان کرون رے میان

آنکھہ کی پتلی مین ہے نور حبیب ؐ
کیسا نہ چشمون مین رکھون رے میان

باغ دل مین ہین ہزارون گل کھلے
بوئے گل اب کس سے سونگھون ری میان

عینیت کے بحر کو ہے جوش آج ؐ
حال کیا معراج لکھون رے میان

تیرا ہے دیدار مجھے روز و شب
کتنا مین اب شکر کرون رے میان

ضرب حبیب ہے مجھے مثل ذبیب
سیرے محمدؐ سے ملون رے میان

رند قلندر رہون اور مین مست ہون
وعظ و نصیحت کیا سنون رے میان

نام محمدؐ کا ہے جب حرز جان
حاشا و کلّا نہ ڈرون رے میان

سورۂ عمران قریب آگیا
سورۂ بقر کیا نہ پڑھون رے میان

آیۃ الکرسی ہے خلاصہ قرآن
بیٹھ کیا خلوت مین گھسون ری میان

کیسی نہین کچی چھپے برگ مین ؐ
پختہ عام کیسا چھپون رے میان

طوطئ جان تن کے قفس مین ہی بند
روزن در سے کیا اڑون ری میان

کوئی حکیم اب نہین نا ندیشہ مین
دل کا علاج کس سے کرون ری میان

خواب بیداری ہوی اب یکسان
فرق نہین کس سے کہون ری میان

قرۃ العینین نبی کے ہین دو ؐ
ورد یہ دو نون کا کرون ری میان

رو ٹھہ گیا آج جو میرا حبیب ؐ
علم لدن کس سے سکھون ری میان

دل کو ہے تسکین یہہ مسکین سے
تیری محبت مین جیون رے میان

پیمبر کی شب ہوتی دعا مستجاب
آج دعا کیون نہ منگون ری میان

عاقبت محمود کی محمود ہو ؐ
عشق مین تیرے ہی مرون رے میان

جسے ہو عشق دل محمود اوسے عذر و بہانہ نین
محبت مین تہ بہکا دیہ دریا کو کنارا نین

زمشرق تا بہ مغرب بالفرض دوری گر جائے
محب محمود ہو تسلیم عقل مین را نہ لانا نین

رہے معشوق کے تابع اوسی کا نام ہی عاشق
ہے یہ بے اختیاری فعل عقل کا کچہ ٹہکانا نین

جماعت مین اگر مولود کے ہو صاحب دل ایک
محبت سے سنے مولود اوسے کیا ہم سنانا نین

سعادت ہی عبادت ہی ثواب آخرت بہی ہے
مگر شرط ادب ہے ہو کیا باطن کا خزانہ نین

اگر مجلس مین ایک بیٹہا ہوا او رہا ایکہزار اندہی
طفیل اُس نام احمد کے بہلا کیا بخشوانا نین

شکر ہی کہ تہی یہ مجلس مولود النبی عربی
خدایا بخش محبون کو یگانہ ہے بیگانہ نین

فقیر و نکی امیر و نکی ہی مشدر و زازل سہی بس
عشا سے تا صبح بیدار خیال محل خانہ نین

اگرچہ حاجیان حلقہ محمود سے ستر ہین
مگر نا ندیڑ مین گیارہ سہی کیا زائد لکہنا نین

مریضون کو ضروری ہے، دواخانہ طرف جانا
کیا مرغ روح کو یارب سوا اسکی دیوانہ نین

ربیع الثانی ہوی آخر مین تیرہ سو نو ہجری ۱۳۰۹
آیا زصادق سوا محمود کی تیئن کوئی سمجہانا نین

شکایت کچہہ نہین چونمیان یوسف سے ای محمود
سنے لیلی کی کیا باتین جو مجنون سا دیوانہ نین۔

آفتاب ہند سے روشن ہوا ملک دکن
ہے شہر اجمیر کا بس میرے خواجہ کا وطن

آپ ہین سلطان دین ہند الولی نائب رسول
ہے لقب مشہور خواجہ آپکا چارون کدہین

فیض چشتیہ مین ہی بس سکر و مستی جذب و حال
جانتے ہین رمز یہ بس واقفان امر کن

خاندان چشت کی سردار ہین خواجہ معین
آپ ہین بانی طریقہ چشتیہ کے جان من

فیض جاری آپکا ہی سارے خاص عام پہ
ہو نظر رحمت کی مجہہ مسکین پہ شاہ زمن

حمد ہو یا نعت ہو محبوب رب العالمین
مطرب خوش لحن ہو اور ہووے بس شیرین سخن

اتباع شرع نبی جو کہے کوئی کرے
ہون غریب و مفلس بیمار عشق کا ناتوان
شیخ مین فانی ہون اور ہی شیخ فانی کل ہے
نقشبندی نسبت صدیقہ کا ہون غلام
لاوسیلہ پیر کا منگتا ہون اب اسوقت دعا
آپکی دہلیز پر حاضر غلام بے وفا
عاقبت محمود کی محمود ہو خواجہ میرے
سن تیرا سو پر ایک تہا کیا خوب مقام اجمیر تہا
١٣١٠

راگ شرعی بے مزامیر ہے جز رگونکا چلن
ذی خیال ہمہ وقت ہون اب آئے پیر دلکو چمن
اختلاف ظاہری باطن مین ہے یک جا وطن
فیض چشتی سکر و مستی مین اثر بادہ کہین ۔
عمر باقی دور ہو سب رنج اور درد و محن
دست بستہ عرض کرتا ہون یہ پیرایہ سخن
یہ وظیفہ کمتر محمود کا ہے رات دن
پنجم رجب بار ورد جمعہ چنو میان رکھنا جتن

شاہ مسکین پیر و مرشد راہ بر و راہنما
ہے توجہ پیر سے دایم میرے دل کو امن ۔

دل بیدار جو کہ ہوتے ہین
اہل پیرون کے صدقہ ہو جانا
محک امتحان محبت مین ۔
گذرے بارہ یہ روز بارہ سال
بحر وحدت کے آشنا جو نہین
جسکو نسبت نہین خدا سے ذرا
اہل دنیا ہے کیا خراب آفات
کرتے ہین کیون غرور فقرا سے
اونکا حامی ہے خود نبی عربی

خواب غفلت مین کب وہ سوتے ہین
رات دن دانہ ہو پروتے ہین
زر خالص ہین کب وہ کہوتے ہین
درد فرقت مین یار روتے ہین ۔
قیل و قال اونکے حق مین غوطے ہین
آدمی طین ہین بلکہ طوطے ہین ۔
نیک و بد قبر مین سب سوتے ہین
اہل دنیا عقل کے کوتے ہین
اونکا کیون کینہ دل مین بوتے ہین

حال سچ خال ہے فقیروں کا
پیر مسکین ہیں کامل و اکمل

قال والے مثال طوطے ہیں
عقل کیوں امتحان میں کھوتے ہیں

بخت محمود جس کا ہوتا ہے
تخم عشق اونکا دل میں بوتے ہیں

عشق دنیا کا آج ہے کل نیں
عشق محمود کیا آج ہے کل نیں

عشق یوسف زلیخا جاتا رہا
عشق مسکین کیا آج ہے کل نیں

عشق دنیا کا فانی سرتا پا
عشق مولا کیا آج ہے کل نیں

ہے فنا لحظہ لحظہ خاکی کو
روح مجرد کیا آج ہے کل نیں

ایک شب تو تو آ میرے گھر میں
شوق ملنے کا آج ہے کل نیں

گزرے سولہ برس یہ جذب جلال
چند دم عمر آج ہے کل نیں

جو دعا کرنا ہے سو کر لے آج
اطمینان قلب آج ہے کل نیں

یہ نہ سمجھو کہ کل بھی ہوگی یقین
مجلس ایسی جو آج ہے کل نیں

جان جائے تلک کہونگا حبیب
سینہ سینہ سے آج ہے کل نیں

آج بجتے ہیں نوبتیں جا جا
سن لے آواز آج ہے کل نیں

کام دنیا کا سارا بے پایا
سونگ محرم کا آج ہے کل نیں

وقت تو یہ کب اویگا یارب
فرصت وقت آج ہے کل نیں

بس خیالات کل میں مت کہو تم
پیر مسکین شاہ آج ہے کل نیں

عشق محمود ہے پاک گر ہو آیاز
نام محمود کیا آج ہے کل نیں

عشق ممکن کا حادث و نابود ہے — عشق ہولا کیا آج ہے کل نہین
لب پہ لب سینہ سینہ عریان تن — وصل بے کیف آج ہے کل نہین
ایک بوسہ تو کیا کہ سو بوسہ — ہجر اسو وسلے آج ہے کل نہین
آج کل زنگ دور ہے زنگار زنگ — جو خلوص یار آج ہے کل نہین
آہ بازار فانی دنیا کا ہے — خوب جانو کہ آج ہے کل نہین
کیا تماشا ہے حال دنیا کا — آزما یا کہ آج ہے کل نہین
حسن یوسف پہ مت غرور کرو — یہہ زلیخا بہی آج ہے کل نہین
ابتدا انتہا یہان یکسان ہے — گفتگو حال آج ہے کیا کل نہین
نار شہوت ستاویگی کب تک — تیزی عشق آج ہے کیا کل نہین
ذرہ ذرہ فنا پذیر ممکن — حادثات زمانہ آج ہے کیا کل نہین
فرق ہے حادث اور ممکن مین — یو ظاہر کیا آج ہے کل نہین
ہے محبت خدا کی باقی سب — ظل مجازی ہے آج اور کل نہین
یوم عاشورہ آج ہے کل نہین — ماہ محرم بہی آج ہے کل نہین

اشرف و یوسف اور چنو میان
جانو محمود آج ہے کل نہن

حسن یارا اپنا جب دکہاتے ہین — دہوئی آگ عشق کی بڑہاتے ہین
باندہا احرام عشق کعبہ جو — سر پر ہند دسے کراتے ہین
سو طرح سے بنا کرشمہ و ناز — خواب مین بہی کیا دل لیجاتے ہین
جسکو چاہین نظر توجہ سے — مردہ دل بہی ہو تو جلاتے ہین

ہے زبان عشق مین فیض اور بسط ۔ جسکو جو چاہتے بتاتے ہین

ہر وقت ہے جدا تجلی یار ۔ رنگ بر رنگ حال کیا اٹھاتے ہین

چشم اپنی کو چشم جانان سے ۔ خواب مین چشم جو ملاتے ہین

آتش عشق سے جلا دل جو ۔ دل عاشق کو کیون جلاتے ہین

عمر محمود عشق مین ہو شاد
ایسے سوتون کو کیون جگاتے ہین

کیسے پیری مین حال ہوتے ہین ۔ کہ جوان پیر دیکھ روتے ہین

سرد دل ہو گیا ملال سے جب ۔ عقل کیا پھر حرام مین کھوتے ہین

مرحبا از پئی فقیرون کو ۔ دانۂ ذکر حق پروتے ہین

ننگی شمشیر ہے ہاتھ مین تسبیح ۔ کیا عصا مولوی کے سوٹے ہین

آئینۂ دل فقیر ہے نازک تر ۔ سنگ دل بے تمیز ہوتے ہین

آدمی اصل سے ہے نقل طوطے ۔ کیا پرندے بھی آدم ہوتے ہین

نہ ملے دل کی جب کسوٹی سے ۔ زر خالص نہین وکھوٹے ہین

فیض سے شمس کے جہان روشن ۔ ایک سراج سے ہزار ہوتے ہین

آپ سے فیض نام اللہ کے ۔ جامۂ دل کا میل دھوتے ہین

کیا کرینگے مد جوان ست حال ۔ عاشق پیر پیر ہوتے ہین

غزل محمود اب سنا مطرب
صاحب حال ہوش کھوتے ہین

پیر مسکین سوا اسیر کوئی محبوب نہین ۔ اونکے دیدار سوا اور کچھ مطلوب نہین

جیسے صیقل کرے کیا صاف ہوا آئینہ دل ۔۔۔ قلب ثابت ہے محبت میں کچھ مقلوب نہیں

خطرۂ غیر تھا پردہ مجھے معلوم نہ تھا ۔۔۔ اوٹھ گیا پردہ دوئی نقش سے مرعوب نہیں

دل کی تختی پر لکھا ہے کیا قلم اللہ ہو ۔۔۔ ذکر عشق میں حرف حاسب و محسوب نہیں

سینہ سینہ سے ملے اور لب لعل سے لب ۔۔۔ بحر وحدت میں ہیں غرق راکب و مرکوب نہیں

اپنے محبوب سے کیا کشتی محب صادق ۔۔۔ پہلوان عشق ہے خود غالب و مغلوب نہیں

پیر اوستاد و ماں باپ کی تعظیم ہے ادب ۔۔۔ کیا حرم خورد و کلان تیئں سنت و مندوب نہیں

کیا تجلی ہے محمد کی اب عاشق صادق ۔۔۔ کوئی ایسا نہیں جو طالب و مطلوب نہیں

دونوں میموں میں اشارہ ہے کیا عاشق معشوق ۔۔۔ کیا فنا اور بقا سالک مجذوب نہیں ہے

ہیں یانی و نقد رالحق کیا حسن صلیح ۔۔۔ عین تاثیر ہے نمک غیرت مصحوب نہیں

ذات اوسکی ہے معرا و مبرا بیچون ہے ۔۔۔ اعتبارات تعین سے یہ مکسوب نہیں

ہیں براہیم و اسمعیل و اسحاق یعقوب ۔۔۔ کیا ذبیح اللہ خلیل اللہ کو مرغوب نہیں

غزل محمود سنا جو کہ ہو عاشق مسکین ۔۔۔ جامۂ دل ہے سیاہ جسکا اوسے شوب نہیں

ہے مراقب جو حقیقت محمد احمد ۔۔۔ کیا محمد کا غلام احمد و محبوب نہیں

تو شہنشاہ دو عالم ہے اسے یوسف مصر ۔۔۔ کیا عزیز اور زلیخا کا تو مطلوب نہیں

امر معروف نہیں منکر ہے بر عقل بلوغ ۔۔۔ صاحب حال کی کیا عقل اب مسلوب نہیں

ہے حیا اور شرم غیر سے نامحرم سے ۔۔۔ وصل عریانی میں عاشق سے اپنے محجوب نہیں

نہیں جھکتا ہے کبھی عاشق بیدل جب سے ۔۔۔ ذات بخت فیض نبوت کا کیا موہوب نہیں

اپنی اولاد تصدق کردن بر صاحب دل ۔۔۔ چھن چرا تیر و کمان جنگ و سر توپ نہیں

صوت داودی کی حاجت ہے نہ امیر کی
نغمہ چنومیان کیا ساز و مرتوب نہین

اگرچہ ہے پردہ عشاق خراسان اعراق بھی
حجرہ مطرب مکروہ سے مرغوب نہین

اپنا آواز سنا دے تو ہے مطرب میرا
راگ بلبل کا بھلا گل کو کیا مرغوب نہین

کونسی چیز کا عاشق ہوا محمود برآیاز
مثل چنومیان کیا اور کوئی محبوب نہین

خدا چاہے ملک عرب دیکھتے ہین
ان آنکھون سے ہم بیت رب دیکھتے ہین

شب قدر کی کیا قدر بے قدر کو
جو ہین عاشقان قدر شب دیکھتے ہین

نہ ہو یاد اللہ جس انسان کے دل مین
مثل جانور خر کلب دیکھتے ہین

نہ ہو جسکو تعظیم قبلہ کی دل مین
تو اہل حرم بے ادب دیکھتے ہین

نظر عاشقون کی نہین ہے عرب پر
جسے دیکھتے ہین محب دیکھتے ہین

نہ ہو جس کو ایمان اگر بادشاہ ہو
ہم فرعون اور بولہب دیکھتے ہین

رہے پیر مسکین شاہ ہم سے راضی
توجہ کی تاثیر سب دیکھتے ہین

سنا صاحب دل کو اپنی غزل تو
سخن شیرین محمود رطب دیکھتے ہین

طفیل چہ کے چہ لاک ہوئے آزاد بر عرفات
ہم ہر سال حج فضل رب دیکھتے ہین

مبارک ہوا سے حاجیو حج اکبر
ظہور یا غفور اہل قرب دیکھتے ہین

جہاز کلان تیز اڑتا ہے کھنی
۱۲۹۶ھ
پیر محمود تیرے عقب دیکھتے ہین

ہزار آفرین تجہ پہ محمود تا ندیشہ
یہ نسبت کی توکری عجب دیکھتے ہین

کیا چاند ذی قعدہ تاندیز مین تھا
کیا ذالحج یلملم پہ اب دیکھتے ہین۔

پہونچے کو محمود کے ایسی جلدی　　محبان نا اندیشہ عجب دیکھتے ہین
نہین جانتے اہل دنیا فضل کو　　قیاس و عقل اور کسب دیکھتے ہین
غم دنیوی نہین فقیرون کو ایک سو　　مگر اہل دنیا کرب دیکھتے ہین
بصیرت نہین اہل دنیا کو دل کی　　کیا یہہ نور باطن قلب دیکھتے ہین

سن بارہ سو نودا و پر بنات ہے محمود ۱۲۹
ہوا آٹھوان حج یہہ جب دیکھتے ہین

یہان ایک رنگی سے نے کی اپنا جلوہ　　کہ نام و ری کو بر لب دیکھتے ہین
عجب معاملہ عشق ہے پیچ در پیچ　　جو ہین اہل دل بس وہ قلب دیکھتے ہین
یہان ابتدا انتہا ایک سان ہے　　جو جب دیکھتے تھے سو اب دیکھتے ہین
خدایا تو دے عشق محمود کو اپنا　　گمان نیک سے سب عجب دیکھتے ہین
ستون حنانہ کا رونا اب تک　　کیا تا نیر ہے ممبر کو جب دیکھتے ہین
سنا ہون ہے وہ دفن ممبر کے پائین　　مگر عشق عام خاص کب دیکھتے ہین
ہوئے حج محمود تو شکر کر اب　　زیارت ہشتم فضل رب دیکھتے ہین
دعا پیر مسکین کی تیر ہدف ہے　　جو جب دیکھتے تھے سو اب دیکھتے ہین
نہ موروثی ہے فیض نہ جدی کسب ہے　　خدا داد ہے فضل رب دیکھتے ہین
حسن بصری ہو یا سہیل ہو عراقی　　ایاز و بلال حبشی کب دیکھتے ہین
میرے پیر و مرشد ہین کامل مکمل　　دعا مین سدا ملتے لب دیکھتے ہین

خدا جذبہ دحال محمود ہو آخر
توجہہ پیر روز و شب دیکھتے ہین۔

خدا چاہے بیت الحرم دیکھتے ہین　　ان آنکھون سے باغ ارم دیکھتے ہین

جسے دیکھئے ہین سر و پا برہنہ　　کیا محرم بھی دنیا کا غم دیکھتے ہین

اٹھا لے مزدلفہ سے انچاس کنکر　　منا مین کیا شیطان رجم دیکھتے ہین

فنا ہوگئے ایسے دیدار کعبہ　　کہ محرم کو عاشق صنم دیکھتے ہین

ہین حقدار ما باپ اور پیر و استاد　　کیا خدمت مین جاہ و حشم دیکھتے ہین

ہو صورت محب اور باطن مخالف　　تو ایسے سے رنج و الم دیکھتے ہین

ہوئے جب سے داخل ہم خد حرم مین　　اوسی دن سے فیض و کرم دیکھتے ہین

یہہ شور بکا اور گریہ و زاری　　دعا حاجیان چشم نم دیکھتے ہین

تجلی ہے رسم غنی کی بر عرفات　　کہ شاہ و گدا کو بہم دیکھتے ہین

نہین یہہ فخر کچھ کہ حج کیا رسوا ن ہے　　امید عفو کا قلم دیکھتے ہین

فقط کودک حلوا فروشی کا رد لا　　کیا بحر و سخا اور کرم دیکھتے ہین

بندھا آج محمود احرام حج کا　　دم شکر منا ہیچ غم دیکھتے ہین

کیا اترا ہے جنت کا ٹکڑا زمین پر　　کہ کعبہ مین ناز و نعم دیکھتے ہین

کیا نور جیب احمد سے قرۃ العین　　محبت مین ہم چشم نم دیکھتے ہین

ہین تیرا سو ہے تمین ہجری کا اسو تیت　　ضعیفی سے ہم پشت خم دیکھتے ہین

نہ ہو جس عمل مین خلوص اور محبت　　تو ویسی عبادت رسم دیکھتے ہین

نظر کرتے ہین حال مسکین کا جب سے　　تو طاعت سے اپنے شرم دیکھتے ہین

شہید عشق محمود میرے تیغ لا سے
کسی جا مرے اہل دل دیکھتے ہین

ہے شکر خدا آج عدن دیکھتے ہین
عدن کیا کہ ملک یمن دیکھتے ہین

گلستان عرب کا ہے کیا ایک گل تر
اسی جائے سے بو قرن دیکھتے ہین

مقام قبا ہے یلملم کی میقات
کہ احرام حج کا کفن دیکھتے ہین

کہان لوئے دنیا کے گل مین ہے ایسی
جو بو باطنی فیض مطن دیکھتے ہین

اگرچہ ہے گرمی عدن کا مران مین
مگر اہل دل کب محن دیکھتے ہین

کیا برگزیدہ تو ملک عرب کو
عجم مین بہت شر فتن دیکھتے ہین

جسے عشق محمود ہے زندہ ابد ہے
کسی جا مرے خوش خرم دیکھتے ہین

نہ کر فکر دنیا کی محمود ایک دم
کیا کچھ صاحب دل حزن دیکھتے ہین

کیا نصیبہ ہے جو مکہ مین رہا کرتے ہین
گرد اس کعبہ اقدس کے پھرا کرتے ہین

ملتی ہے کیسی نماز اور ذکر مین لذت
اور مناجات حرم مین جو کیا کرتے ہین

حجر اسود ہے گویا دست وہ محبوب کھلا
بوسہ ہر بار حجر اسود کو دیا کرتے ہین

جسطرف پیر کا رخ ہو وہی قبلہ محمود
کعبہ دل کے ہم اطراف پھرا کرتے ہین

گرچہ کعبہ ہے فرشتونکا فلک پر معمور
ہان ملا ایک ہی طواف کعبہ کیا کرتے ہین

شیخ کامل و مکمل کا ہے دل مثل حرم
جو دعا اس مین منگے اسکو روا کرتے ہین

ذبح کرتے ہین یہ دنبہ کو وہ شمشیر سے کیا
تیغ سے لا کے جب اپنے کو فنا کرتے ہین

تیغ سے لا کے قتل ہوئے وہ مرد ہین شہید
جان سو جان وہ جانان پہ فدا کرتے ہین

صدقہ جاریہ مردہ کو ہے زندہ کرتا
آج تک نام زبیدہ کا لیا کرتے ہین

انکو سرتاج سمجھا وہ رہو تو انکا غلام
جو خلوص اور محبت کہ کیا کرتے ہین

قافیہ ہے نہ ردیف اور فصاحت شعرا
اپنے گھر آپ ہم دیوانہ بنا کرتے ہین

دشت ویرانہ مین کیا قدر کریگی یہ بوم
قدر بس باز کی شاہ باز کیا کرتے ہین

سن ہے بارہ سو اور اسی کے اوپر نو محمود
در و دیوار پہ ہم شعر لکھا کرتے ہین

۱۲۸۹ھ

جبسے خوش آئی تجھے گوشہ نشینی محمود
اہل دنیا تیری حالت یہ ہنسا کرتے ہین

مرض عشق مین جو تن اپنا گلا دیتے ہین
شافع روز جزا اوسکو شفا دیتے ہین

جان اپنی جو دیا راہ خدا مین محمود
جان جانان سے شہید ونمین ملا دیتے ہین

جبل عرفات پر چہ لاک برہنہ سر ہو
کرکے آواز وہ لبیک رلا دیتے ہین

کرتے ہین کیسا طواف اور زیارت اس جا
بس ریاضت سے یہ تن اپنا گلا دیتے ہین

شمع کعبہ پر گرا کرتے ہین پروانہ مثال
عقل اور ہوش کے پیر اپنے جلا دیتے ہین

ملتزم پاک ہے محبوب کے سینہ کے مثال
ملتزم پاک سے سینہ جو جما دیتے ہین

اس زمانہ مین خصوصًا میرے پیر و مرشد
فیض اس کعبہ کا اس جا بھی دلا دیتے ہین

ہر مہینے مین ہر ایک سال ہر ایک دن ہر شب
فیض و رحمت سے یہ قالب کو جلا دیتے ہین

سلب امراض سے لئے اونکی توجہ کافی ہے
مرض مہلک سے میرے پیر شفا دیتے ہین

دیکھہ کر صورت بیمار طبیب حاذق
جیسی بیماری ہو ویسی دوا دیتے ہین

نہین کرتے ہین وہ اظہار محبت اپنی
غیر کی آنکھہ سے یہ فیض چھپا دیتے ہین

ہے غلاف کعبہ کا محبوب کا جامہ ہی سیاہ
جسکو چاہتے ہین تو دامن مین چھپا لیتے ہین

عاقبت تیری ہو محمود بزرگان حرم
پیر و مرشد بھی خصوصًا یہ دعا دیتے ہین

بسا اوقات در حالات فنا باشم بذکر تو
نمی آید زمن یارب بجز لا ہو و الّا ہو

فرامُوشم شده ما دون نه ذکر و ذاکر و مذکور
چه بحر وحدت است یارب که غرق است قالب و رُوح

سر مو خشک اگر مانده وغسل است ورنه طن طاہر
ہمین دان حب دنیا را که ناپاک است ہمه بدبو

خداوندا چه خواہد شد خدا خود عالم الغیب است
درین سال روان بینی چه خواہد کرد آخر ہو

غزالانِ حرم را قید در دام محبت کُن
بزور روز ز غرورِ نفس نه آید صید این آہو

وداع باد محبان را که قدر ما ندانستند
ازین نا ندیر بے زارم سفر در پیش آعمو

شکایت نیست از یاران که در حلقه نمی آیند
ندیدند خلق محمود ا برفتند چار سو ایک سو

سرِ زلف وگلِ رخسار محبوبی پھنسا دل کو
کہ پھر بار دگر ہر گز خلاصی نا ہو بلبل کو

کمندِ یار مین ایسا پھنسانا چاہیئے دل کو
دلِ آہو رمیده کا مرادِ دل اب حاصل ہو

گلستانِ حرم کے آج کیا خندان گل و بلبل
رہے سر سبز یہ باغ جہان یارب نہ زایل ہو

غزالانِ حرم کا صید گر چاہتا ہے ای صیادُ
تو پھر میدان عرفه مین ملیگا تجھ نہ کاہل ہو

تصدق ہو تو ایسے کا کہ جو ہو عاشق کعبہ
تجھے کیا قدر کعبہ کی نہین تو عاشق کامل ہو

نہین ہے دور وہ کعبہ تیرے شاہ رگ سے ہے نزدیک
یہی ہے وقت فرصت کا یلم لم چل نہ کاہل ہو

فرض ہے باندھنا عرفه اور احرام طواف کعبہ
ذبح کر نفس دنبہ کو کہ پھر حج تیرا فاضل ہو

نہ جب تک سر تراشے حاج کھلے احرام تا گمن
کرے سنگسار شیطان کو ہی واجب دیکھ مسایل کو

فدا کر مال جان اپنا کہ جو ہو عاشقِ مسکین
ذرا تو قدر کر عالم نہ اتنا منکر جاہل ہو

دعا ہے یوم عاشورہ گویا مفتاح جنت کی
فتح ہے باب کعبہ کا اس سے جو کہ داخل ہو

عمر ہو پیر کی زیادہ ایک سو سے بھی
کہ مرشد شاہ مسکین ہین قطب کامل و اکمل ہو

اسی باد خزان آفات دنیا سے نگاہ رکھنا
دل محمود و فنا رگل پہ ہان ہرگز نہ مائل ہو

دکھا دے اے یوسف تو دیدار کو
ذرا پوچھ اپنے تو بیمار کو

نگاہ توجہ کر متقنع اٹھا کے
ذرا دیکھہ لے عاشق زار کو

تو ناظر ہے اوس کا وہ ناظر تیرا
چھپا دل مین اپنے تو اسرار کو

مبادا کرے نا رفیق راز فاش
نہین مصلحت وقت اظہار کو

تمنا ہے بے داد اور سین ھ
لب لعل شیرین شکر خوار کو

نظر مین نہین سیرے سکین سوا
غنی دل خدا بیچ خریدار کو

امانت ہے چالیس برسون کی آج
سپرد کرنا چاہتا طلب گار کو

یہی سمجھا تہا نور ظلمات ہے
طمع دنیوی توڑ زنار کو

صفت ہو عفو کی تو وہ ہے کریم
بخشش یہ امانت تو دیندار کو

لے آیا ہون مایہ نفیس و عجیب
لیجاتا کھلے ہاتہہ بازار کو

ہے نور حبیب محمد میرا
دعا دے تو اپنے برخوردار کو

سن تیرا سو ہے آٹھ ہجری کا اب
کیا کرتا ہے اس سال گل خار کو

غنیمت شمر ۱۳۰۸ دور محمود ہے
دعا نیک کو دے نہ فخار کو

سلامت رہو پیر سکین شاہ
دعا کرتا محمود مددگار کو

حق روضۂ اقدس حضرت کا کب ہمکو دکھاتا دیکھین تو
یا اوسکی تمنا مین ہمکو در گور سلاتا دیکھین تو

لطف کو بلی گئی پہر منہ سے گئی اے وائے قسمت وائے نصیب
کیا اوسکی تمنا مین ہمکو دنیا سے اوٹھاتا دیکھین تو

یک قطرہ پے گر کوثر کا پھر تشنہ ہو تا بہ ابد — وہ آب حیات مدینہ کا کب خضر ملا تا دیکہین تو

خوشبو ہے اگرچہ عطر عنبر لیکن ہو برابر کب ہمسر — بو خاک مبارک روضہ کی کب ہمکو سنگہا تا دیکہین تو

کیا خوف ہے ادسکو دوزخ کا جو سیر ہوا آب زمزم کا — دیدار شہود کعبہ کا کب ہمکو دکہا تا دیکہین تو

جسدنکہ مدینہ ہو پہنچو نگا خیرات کرونگا پڑہتا درود — بس اپنے معلم ہے ہمکو کس دن وہ ملا تا دیکہین تو

کیسی تہی محبت مسکین ہے اس میرے نبی ہاشم کو — خرما مدینہ مسکین بہا تہہ کب ہمکو کہلا تا دیکہین تو

ناپاک گنا ہون ہے ہون اب وہ آب طہارت ہے کس جا — اس نہر مدینہ ہے نہلا کون پاک کرا تا دیکہین تو

دیدار کا تیرے ہی ہوکا محمود غریب مسافر ہے — بعد دورو ہجرت مدت کے کس روز بسا تا دیکہین تو

سن تیرا سو ہجری کا چلا اور قرض ہی اکیسو پنجا ہو — اس سال روان مین محمود کا کون ہمکو لیجا تا دیکہین تو

ہو طول حیات مسکین شاہ کیا فکر ہے تجہہ کو محمود ا — شیخ نظر توجہ ہے ہمکو کس روز ہلا تا دیکہین تو

شہود یار ہے دیدہ میرا مستور مت کیجو — کہلی چشم بصیرت جب اوسے پہر کور مت کیجو

سبق دے نحن واقرب کا انا و نفس زایل ہو — اب تار عشق محبت کو سرد کافور مت کیجو

یہ حسن یوسف مصری نہ تو بہ مثل آدم کے — مقام خلت ابراہیم ہے اب دور مت کیجو

مجہے کیا کام ہے فرہاد اور شیرین سے کیا مطلب — تلاطم موج دریا عشق احمد شور مت کیجو

یہ گرمی عشق کی یارب قیامت تک رہے باقی — اب تار عشق محبت کو سرد کافور مت کیجو

محبت ہو تو تیری ہو اور الفت ہو تو تیری ہو — میرے دلکو اب خطرہ غیر سے مخطور مت کیجو

کیا آزاد جب تو قید دنیا ہے ہمین یارب — گناہ گارون ہے اب دوزخ کے تئین معمور مت کیجو

یہ نسبت نا رآمد رفت ہے ہے قوت ایمان — تو نے جب تار ایمان کا اوسے منفور مت کیجو

ادب واجب ہے حسن ظن اگر سالک ہو یا مجذوب — تن عریان ہے بے جامہ ہے اب مشہور مت کیجو

بڑا ہے رتبہ عالی کیا مجذوبان حق یارب ۔ تیرے مجنون کو در سے سگ کے تئین مشہور مت کیجو

غلام کمترین ادنیٰ ہے ایک محمود نانڈیڑی
اب تیزی عشق آتش کو سرد کا فور مت کیجو

نہین ہے قرب جانی کیتئین قرب مکان دلکا ۔ مثل شیر و شکر کر دے فنا نا تو رہت کیجو
بوقت فرض واجب اور سنت کے نہین فرصت ۔ جوان عشق کے تئین پیر او زعذ و رہت کیجو
مثل گل کے رہون خندان نہ مثل غنچہ لب بندہو ۔ بسط کے بعد قبض سی پھر ہمین رنجور مت کیجو
ہر ایک دن توبہ کرتا ہون شکست ہوتی ہی ستر بار ۔ سیاہ روئی سے اب نانڈیڑ مین مشہور مت کیجو
دکھا دیدار اپنا تو شب اوتار دہ آخر ۔ کہ تو زینت قدر مثل شب دیجور مت کیجو
محمد ہے حبیب میرا تو وہ سہ قرۃ العین ہے ۔ وہ ہے تعویذ جان میرا جسم سے دور مت کیجو
شمار حاجیان ستر کئے تو بہ ہیرے دست ۔ طفیل ان حاجیون کے اب حرم سے دور مت کیجو
ہوئی لستم ربیع الثانی یعنی تیرا سو دس ہجری ۔ در لیلیٰ سے مجنون کے تئین لس دور مت کیجو

حقیقی یا مجازی ہو مگر ہو عشق ایاز محمود -
یہ سر حال باطن کا مثل منصور مت کیجو۔

مشہور اولین ہو مذکور آخرین ہو ۔ سردار انبیا کے تم رحمت اللعالمین ہو
قریب خدا کسی نے تیرے سوا نہ پایا ۔ از خیل واصلین ہو از جوق کاملین ہو
احمد کے وہ سخن ہین جسمین نہ شک سر ہو ۔ اونکو کہے جو جھوٹا بوجہل کا قرین ہو
تھا جسم پاک ایسا جسپر نہ بیٹھے مکھی ۔ سر پر ابر تھا سایہ ایسے تو نازنین ہو
ستر ہزار فرشتے پڑھتے درود دن رات ۔ رشک درود ضہ اندر تم خاتم النبیین ہو
جسدن کہ انبیا سب بولینگے نفسی نفسی ۔ امید ہے ہمکو تم سے شافع المذنبین ہو

جو تم حکم کئے ہو ہے حکم وہ خدا کا
اس حکم پر ہو جو کوئی کہ جانشین ہو

اونکے صحابہ سارے ہین فلک کے ستارے
دشمن اگر ہوا ونکا بیشک وہ ظالمین ہو

کربل کی جو زمین پر حضرت امام اوپر
خنجر سے جس شقی نے مارا وہ ظالمین ہو

پڑہکر درود محمود کر ختم یہ قصیدہ
عاشق ہو پیر مسکین راہ دان وراہ مین ہو

جبریل کا مکان تھا جو سدرمنتہی سے
احمد کا لامکان تہا کیسے وہ جانشین ہو

معراج کی جو شب تھی تھی فوج سب ملک کی
ہمراہ رکاب جسکے جبریل سا امین ہو

ہر ایک نبی ولی کے ساقی ہو تم محمد
مخزن ہو فیض رب کے مقصود طالبین ہو

بندہ ہے تیرا محمود اوسکا ہے تو ہی مقصود
تیرے سوا نہ معبود الرحم الراحمین ہو

مشہور ہے ذکر ہو لامن کل شئ اولیٰ
کر ذکر دل مین اللہ در حلقۂ ذاکرین ہو

ہو معتقد تو دل سے پیران نقشبند کا
ہو جا غلام اونکا در سلک خادمین ہو

سب دوستان حق سے رکھہ اعتقاد اچہا
منکر کرامت اونکا از جمیع منکرین ہو

توبہ مین کر تو چستی کب تک غرور ہستی
کر جلد توبہ اسوقت از جملہ تائبین ہو

مان باپ کو تو میرے بخش ایخدا فضل سے
پرنور کر قبر کو مغفور والدین ہو

ہو تم کہان اے مسکین محمود کو دیو تسکین
ہے ہجر مین وہ غمگین دیدار بہاؤالدین ہو

یک لحظہ نا ہو دوری چاہتا ہے گر حضوری
خاصان حق کے دل مین محمود جانشین ہو

مرشد کے واسطے سے آیا ہے فیض دل پر
مرشد ملے ہین کامل ازبس کہ شاکرین ہو

ہووے نہ گر توجہ مسکین شاہ مولا
ہووے اثر نہ دل پر کیسا ہی زاہدین ہو

محمود کی دعا سے محمود سے کے خدا سے

محمود نام ہے جیسا ویساہی صالحین ہو

جیتے جی روضۂ انور کو دکھایا ہم کو	شکر ہے لاکھہ مدینے مین بلایا ہم کو
حالت وجد مین جو چاک گریبان ہوا	صحن مسجد مین وہ نبوی کے لٹایا ہم کو
پیر سلطان براہیم کے قربان جانا	چھوڑ شاہی بلخ شوق دلایا ہم کو
شربت وصل پلا۔ توہی ہے ساقی میرا	آتش عشق محبت نے جلایا ہم کو
من رانی فقد رأ الحق ارشاد نبیؐ	عالم رویا مین دیدار دکھایا ہم کو
دیدہ مجنون نے کیا دیکھا تھا جمال لیلیٰ	ہوا مجنون سو وہ مجنون بنایا ہم کو
جبکہ دیکھا کف پا نقش وہ قصوی رسول	ناقۂ صالح کے تئین یاد دلایا ہم کو
اثر عشق کف پائے محمدؐ نے میرے	سنگ دل نرم کیا موم بنایا ہم کو
دل محمود پہ جب نظر کرے مسکین شاہ	وہی تاثیر وہ جذبہ نے ملایا ہم کو

یا شاہ خواجہ سراسنگے قصیدہ محمود
مرحبا چنو میان سب سے کرایا ہم کو

ہے یہ ارشاد نبیؐ جسنے زیارت کی میری	مین شفیع ہونگا شاہد ہی رکھایا ہم کو
حج کیا پاک ہوا یا زیارت کو میرے	اپنے سینہ سے لگاتا ہون تھمایا ہم کو
حج کیا جو نہ زیارت کیا آکر میری	ظلم مجھہ پر کیا وہ ایسا ڈرایا ہم کو
خاص ہے اوسکو شفاعت جو مدینہ مین مرے	کیا کلام مخبر صادق نے سنایا ہم کو
مجھہ پہ واجب ہے شفاعت جو زیارت کر گیا	کس محبت سے نبیؐ شوق دلایا ہم کو
قوت وجذبہ جوانی کی اب مستی نہ رہی	درد غم ہجر مدینہ نے گلایا ہم کو
کیا کرے کام توجہ نظر شیخ عصر	دل مضطر تھا تڑپتا سو تھمایا ہم کو

رد نہین ہوتی دعا خاص رسول اکرم ۔۔۔ کیا حضوری مین قصیدہ وہ پڑہا یا ہم کو
گو شیطان وہ دجال لعین کا نہ چلا ۔۔۔ دامن ظل محمد نے بچایا ہم کو

نام مسکین ہے محمود خدا کو پیارا
شکر ہے زمرہ مساکین مین ملا یا ہم کو

سنتے تھے خطبہ محبت کا حرم مین بحضور ۔۔۔ دام مین زلف معنبر کے پھنسایا ہم کو
کیا ہوا عقد محبت کا محب و محبوب ۔۔۔ رشتہ عشق کے ریشم مین گتھایا ہم کو
مرتبہ غوث ملا یا کہ مقام محبوب ۔۔۔ دین کے دولہ کا خدام بنایا ہم کو
دلہن دین کی ہین رابعہ بی بی ای اجی ۔۔۔ بطفیل اونکے دعا منگنا سکہایا ہم کو
جب ہوا عقد محبت کا حرم مین بحضور ۔۔۔ بعد ایجاب قبول شاہد رکہایا ہم کو
شادی دنیا کی ہے دو روزہ یہ شادی ہی مدام ۔۔۔ حاج زوار ہین دولہ وہ بنایا ہم کو
میرا استاد بخاری تہا کیا شیخ عبد الشکور ۔۔۔ بوسہ پیشانی پر دے سینہ لگایا ہم کو
اہل دنیا کی ہے صحبت مین فریب اور دغا ۔۔۔ پیر و مرشد کی توجہ نے بچایا ہم کو
آجتک ہم سے خطا جو جو ہوی گستاخی ۔۔۔ عفو کر نفس و شیطان نے ستایا ہم کو
باادب جسنے پڑہا روضہ اطہر یہ سلام ۔۔۔ ہے بشارت وعلیک کا سنایا ہم کو
حسن یوسف سے کے ہین آشفتہ زلیخا یعقوب ۔۔۔ یان ہزارون سے وہ یعقوب بتایا ہم کو
مثل طاؤس کے کل شب کو تہا نازان وصال ۔۔۔ آج کیا مار مثل پیچ کہلایا ہم کو
نام مسکین پہ کیا خاص توجہ ہے نبی ۔۔۔ خادم پیر کیا مسکین شاہ بتایا ہمکو

دل یہ محمود کا نازک ہے مثال شیشے
کس نے ایذا دیا اس دل کو ہلایا ہم کو

پارهٔ دل پہلوئے خود نظر با دلدار نہ ۔ کسب مجنون سر برہنہ خالی از دستار نہ
دل بده اے روبۂ ناچیز ہمت باد ازان ۔ زور پنجہ شیر حق را حاجت گفتار نہ
خود روسے تا کئے کنی ای نفس کسب بے لگام ۔ کن اطاعت شر خود را بر قدم اسوار نہ
از کسب دور است منزل و ز فضل نزدیک یار ۔ راہ باطن جان جانان حاجت رفتار نہ
قدر نعمت بود زایل شیوهٔ اہل عوام ۔ در محبان خاص ماند یر آه کس غم خوار نہ
اہل خلوت را نشد از عشق حق ہرگز خبر ۔ اہل دنیا را چہ قدر این حوصلہ تجار نہ
مشکل ما مثل ہو باریک و ز شمشیر تیز ۔ خواجہ ما حل مشکل کرد مدد در کار نہ
مستیٔ رندان حق از مستیٔ دنیا جدا ۔ تن برہنہ غرق وحدت صاحب شلوار نہ
رد نمی گردد دعا ماه ربیع الاول دلا ۔ لیک راز خود با اہل حلقۂ اسرار نہ
روز اول فتح نصرت شد چرا غافل شدی ۔ آه صد افسوس کس در عاشقان ہشیار نہ
بست و ششم شد ربیع الاول دوشنبہ آمده ۔ کن دعا اکنون اجابت را چرا اظہار نہ
یک نظر شیخ مکمل کافی است از اعتقاد ۔ ورنہ صد سالہ عبادت بے عشق در کار نہ

عشق مسکین عشق محمود است کن شکر اله
عاقبت محمود باد آه کس درین جا یار نہ

مبارک ہو مبارک ہو یہ شادی اور بسم اللہ ۔ جوان صالح ہے یہ دولہ عمر بست و دو سالہ
محبت دی بنی میں اور بنے میں اب خداوندا ۔ کہ جیسی تھی صفورا کو محبت با کلیم اللہ
محبت ایسی دے جیسی دیا آدم و حوا میں ۔ اولو العزموں میں میں اول نبی آدم صفی اللہ
زمین آغوش حضرت میں فلک سی آکے دنیا میں ۔ ہے ممکن گر کہوں جیسی کو فرزند رسول اللہ
بندھا عقد محبت کا کہ جیسی گره ریشم کی ۔ یہی یوسف اور زلیخا اور سارا با خلیل اللہ

عطا یا بی بی عصمت مین اور نوشہ مین الفت
عطا ہو جسطرح بی بی خدیجہ یا رسول اللہ

محبت ایسی دے جیسی علیؑ اور فاطمہ مین تہے
محبت کیا ختم ہوی عایشہ کی یا رسول اللہ

و دم شادی ہو جنت مین رسول اللہ کی بیشک
یہ بی بی آسیہ اور جو ہین ما در عیسیٰ روح اللہ

غریق بحر وحدت تہا کہ آنعت سی ہوا الفا
مبارک ہو عروس خاص مقبول ولی اللہ

غلام کمترین ادنیٰ ہے یک محمود نا ندیڑی
کرو نظر توجہ کی شہ تسکین اب اللہ

نفی ہو غیر کی لا سے اور ہو اثبات الا اللہ
کہے پر چہوڑتے دم ہین محمدؐ یا رسول اللہ

مبارک فجر عرفہ ہے جمع جیہہ لاکہ حاجی ہین
دعا مقبول ہے حجاج بہ روز عید مزدلفہ

اسی ماہ مبارک مین پڑا تہا خواب ابراہیم
ذبح ہو دیہہ اسمٰعیل جو بیٹا ہے ذبیح اللہ

ہین دیکہا خواب مین تجہکو ذبح کرنا میری منشا
تیری مرضی ہے کیا کہدے اے اسمٰعیل ذبیح اللہ

مبارک ہے یہ خواب انبیا صادق وحی ہی جان
مبارک ہو یہ فدیہ جنتی آیا تہا جو دنبہ

غرض کی حکم حق لاؤ بجا جلدی سے پیچ ہے نہ تو ایسا
ہین حاضر ہون مجہے پاؤ گے تم صابر انشاء اللہ

کہا برد اسلا ما نار نمرودی بہلا کس نے
کہا رتبہ حبیب میرے کہان رتبہ خلیل اللہ

لواء الحمد کے نیچے نبی سب ہو ونگی حاضر
محمدؐ کے ہین کل محتاج ز آدم تا بروح اللہ

خدایا بخشدے تو حاضران مجلس مسکین
محبت دے تو اسکین ہے قطب ہین پیر مسکین شاہ

الٰہی از طفیل اسم ابراہیم و اسمٰعیل
بخش محمود کو یارب بحق اولیاء اللہ

بشارت ہے بشارت ہے بشارت عاشق کعبہ
کہان ہین رابعہ بصری کہان سلطان ادہم شاہ

یہ وہ کعبہ ہے جس کعبہ کی کرتے تہے حبیب عزت
بندے احرام حج آدم تا موسیٰ کلیم اللہ

[illegible]

نہ کیون عزت و عظمت ہو نہ کیون شوکت و ہیبت ہو　　بنائے خانۂ کعبہ ہے آدم اور خلیل اللہ
رہین گے گرد کعبہ کے تمامی حاج بیت اللہ　　غلاف کعبہ ہاتھون مین زبان لبیک واہ شوقا
مکانِ طور مقید ہے ردا مطلق عرش اعظم پر　　تجلی ذات حبیب بیچون صفت موسی کلیم اللہ
دل و روح سر خفی الطائف خمسہ عالم امر ہے　　ولایت زیر قدم ہر ایک نبی کے ہمراہی عبد اللہ
تجلی کیا ہو الباطن دلِ محمود پر ہوئے آج　　میان عاشق و معشوق ہے کیا اسرار ہو اللہ
سوا تیرے نہین مقصود سوا تیرے نہین معبود　　نفی ہو غیر کی ایدل کہ ہے اثبات الا اللہ
نہ حاجت نغمۂ داود نہ حاجت حسن یوسف کی　　ہو غرقِ نور احمد مین اسیکا نام ہے حب فی اللہ
نگاہ فضل ہو تیری کہ ہے یہ حلقۂ مسکین ہے　　عفو ہوئے خطا میری کہ ہون تمہین سے شرمندہ

چلا اب ہاتھ سے یوسف نہ جانا قدر کچھ محمود
الٰہی کیا ستایا ہے مجھے یہ نفس امارہ

مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو حج بیت اللہ　　زیارت روضۂ اطہر محمد الرسول اللہ
غلافِ کعبہ اب مانند زمین موجود ہے محمود　　وسیلے سے یہ پردہ کے شفیع ہونگے حبیب اللہ
ختم قرآن کلمہ کا اور تحیت صلعم نذر لے جا　　دعا ہوتی نہین رد در روز عرش شاہ سعد اللہ
قدمبوسی مرشد کی تمنا ہے مجھے از حد　　دکھاوے مجھ کو وہ دیدار کہ ہو جاون مین صدقہ
قدم اونکے دکھا جلدی کہ ہے محمود کی یہ شادی　　وصال دائمی ہم کو نصیب ہوئے بقا باللہ
سنا ہون کہ عمر اونکی ہے ایک سو بیش یا نو سال　　قطب یا غوث یا قیوم ہے ذات پاک ظل اللہ
سلامت رکھ خدایا تو میرے محبوب کو سر پر　　ملا حجاج روز روان سے جو ہو عاشق کعبہ
قلم لے ہاتھ مین ایدل من تیرا سو تیرا لکھ　　مبارک ہو سعید حافظ تمہین یہ حج بیت اللہ

۱۳۱۲ھ

غلام کمترین ہون مین شہ مسکین کا ادنیٰ

نصیب ہووے مقام محمود شفاعت ہو رسول اللہ

یارب بہ برکت یہہ قصیدہ بردہ — زندہ ہو جائے تیرے نام سے قلب مردہ

ہے یہ مقبول خدا اور نبی اطہر مین — مدح خوان میرے نبی کا ہے ہمیشہ زندہ

زاہد خشک سے کیا کام ہے اہل دل کو — رندی مست سمجھتے ہین وہ حال زندہ

مالک الملک ہے وہ قادر بیچون منعم — شکر کس منہ سے کرون تیرا ہون اوتی بندہ

جب نسیم سحری بہتی ہے باغ دل پر — ایک ایک غنچہ شگفتہ ہو مثال خندہ

پیر مسکین کے دعا کی یہ ادنی تاثیر — دل محمود کا ایک آن مین ہوئے زندہ

غزل محمود سنادی تو ہی مطرب میرا
خدمت احسان نے تیرے کیا بس شرمندہ

الہی دکھا دے دیار مدینہ — کہ سر پہ کرین ہم غبار مدینہ

کلام الہی کی آیات سے بس — منقش ہے درو دیوار مدینہ

کسی نے نہ دیکھا ہو دیوار جنت — تو دیکھے وہ جا کر حصار مدینہ

ثنا اس مدینہ کی کیا لکھ سکے کوئی — ثنا خوان ہے پروردگار مدینہ

مدح خود مدینہ کی کرتے تھے حضرت — قرار جہان اور قرار مدینہ

نزول ملایک ہے ہر روز اس جا — ہے صل علی کیا بہار مدینہ

نہ کیون شہر محبوب کا ہوی محبوب — نبی نے کئے اختیار مدینہ

جہان تک کہ ہین انبیا اولیا سب — وہ کرتے ہین عز و وقار مدینہ

وصال حقیقی ہوئے تک نہ چھوڑے — یہانتک کہ ہو گئے غبار مدینہ

نہ سایہ ہما کی کرے وہ تمنا — ملے جس کو سایہ دیوار مدینہ

سنا ہون کہ پرسش نہوگی اوسکو | جو مدفن ہوا در جوار مدینہ
کرین رخ نہ حوران خلد برین پر | جو ہو محو دیدہ نظارہ مدینہ
حقیقت مدینہ کی ہے جبسے روشن | وہ ہین اہل دل جان نثار مدینہ
قسم ہے قسم ہے قسم ہے خدا کی | ہے پرنور کیا مرغزار مدینہ
دوا ہے شفا ہے مدینہ کی ہرشئے | یہانتک کہ خاک اور غبار مدینہ
جسے دیکھو عاشق حیات النبی کا | خیاط و تجار و نجار مدینہ
تصدق ہے اسکا پہ ہر ایک ہری | ہر ایک مثل یوسف بخار مدینہ
کہان ایسی لذت ہے میوہ مین کسیکا | جو رکھتے ہین لذت اشجار مدینہ
نہین خوبصورت ہین دیکھا بشر کوئی | جو دیکھا صغار و کبار مدینہ
نہین خلق پایا ہین ایسا کسی مین | جو پایا ہو مین بس دیندار مدینہ

زہے بخت محمود اوسکے کہ بس جو
بسے اور مرے در دیار مدینہ

سرسے پا تک تجھے دیکھون ہے میر یوسف ثانی | کیا زلیخا سے شرم وصل ہوی عریانی
ذات بیچون سے ہے کام صفت ہی جامہ | تن عریانی ہے اقرب نہین صورت معنی
نظر جامہ پہ ہے غیر دوئی نامحرم | فرض ہے ستر اب غیر دوئی سے ہو جائے جانی
صاف کہتا ہون تو ہوتا ہے ہیر یار خفا | حالت جذب سے ہان یار ملے آسانی
عقل کرتی ہے کرے فہم کیا راز عاشق | بس خجالت سے عرق ریز ہو پانی پانی
دلسے باتان کری ظاہر مین نہ لب ملے دونون | آتش فتنہ بجھا گر تو ہے یار جانی
غیر کا آتا ہے اطلاق اگر ہو جامہ | منکشف ہوتا نہ جوتن سے تو تھا لاثانی

نہین ہوتی ہے جدا دست سے انگشت شہید — ذات سے کب ہو جدا پاک ہے وہ روحانی

غیر اور شر مین نہو جسکو تمیز ہے نادان — عقل دینی ہو جسے اوسکو کہے انسانی

دلکو میرے ہے تمنا کہ ہو دیدار نصیب — ہے فرشتون کی غذا ذکر تیرا سبحانی

کار ریا کان نکر اپنے پر خیال اے جاہل — روح حیوانی کو نسبت ہے کیا روح انسانی

دلکو میرے ہے تمنا کہ ہو دیدار نصیب — تری تصویر کی مشتاق ہے نقش ثانی

خانۂ دل میرا آباد ہو مسکین شاہ سے — یاد حق خوب سے لے پند تو از خاقانی

سن تیرا سو ہوا سال رواں ہشت محمود
عمر ضایع ہوی آہ اور نہ گئی نادانی

ختم قران تھا اور ذکر حسین ابن علے — یوم عاشورہ کی محمود کو فرصت نہ ملی

یوم عاشورہ کے جو فیض سے محروم رہا — آہ تبرک و بتاشے و جلیبی نہ ملی

نفع دنیا کے لئے کیا ہے یہ آنا جانا — پیر مظہر میرے جانان سے کیا نسبت نہ ملی

یوم عاشورہ کی ہے آہ کیا توبہ خالص — بس تمنا مین رہا توبۂ خالص نہ ملی

مثل نقارہ کے آواز ہے باطن خالی — شہوت نفس ہے غالب آہ اطاعت نہ ملی

ہے بہانہ کہ مرید آیا ہے توبہ کرنے — منکشف پیر پر ہے توبۂ خالص نہ ملی

غنچۂ دل کو کیا بند نہ کھلنے پایا — اس گل سرخ پر کیا باد صبا ہی نہ چلی

دستگیری کرو اے پیر مرے مسکین شاہ
طفل بازی ہے یہ محمود کو نعمت نہ ملی

آغاز ہوئی چاندنی اسلام بدر کی — اٹھ جائیگی دنیا سے اب ظلمات کفر کی

تب سے کہ توجہ ہوی اس شیخ عصر کی — پروا نہ رہی مال وطن زن و پسر کی

دو لعابنا جس دن سے میرا احمد پیارا
باقی نہ رہی حاجت ذرا خوف خطر کی

ہوا مشرق مکہ سے طلوع مہر نبوت
روشن ہوئی دنیا کی زمین جسنے نظر کی

جو ذرہ کہ فانی ہوا خورشید فلک مین
حاجت نہ رہی اوسکو سفر اور حضر کی

جو دل کہ جلا عشق و محبت مین خدا کے
کیا اوسکو جلاویگی بھلا نار سقر کی

احمد شفیع جسکا ہوا پھر اوسکو ہے غم کیا
کیا فکر ہے دنیا دون اور سختی حشر کی

ہر صدی مین ہوتا ہے یہ امت مین مجدد
تاثیر ہے اب جو دین مین کسکی نظر کی

معراج نماز مومنین ہر روز ہے پنج وقت
مغرب و عشا فجر عصر اور ظہر کی

ایمان بھلا [illegible] بھی دائم
مقبول دعا ہوگی محمود فجر کی

اے مطرب خوش لحن سنا راگ اذان کا
شادی ہے [illegible] کی

ہوتا ہے اب آغاز دوم سال محرم
کیا یوم وہ عاشورہ حسینا نے صبر کی

یاد آگیا اب سال گذشتہ وہ مدینہ
دن پیر کے عاشورہ وصال میان مظہر کی

سن تیرہ سو پر ایک ہوا ذی حجہ آخر ۱۳۰۱
کیا سیف یہ قاطع ہے زبان اہل ذکر کی

بس داغ غلامی کا کہ ہوں امت احمد
ہے عرش پر سر اپنا سزا وار فخر کی

ہوں خادم مسکین شاہ مین کمترین ادنی
محمود وہ مقبول ہے جسنے کہ شکر کی

حسنے مستے عجب از لطف ادا زی عجبے
می پرستی عجبے فتنہ طراز ے عجبے

طاق ابروے تو قبلہ و من سر بسجود
چشم بد دور کہ ہستم بہ نماز ے عجبے

گشتہ چون شمع ز عشق منشے حالت من
جان بسوزی عجبے من بگدازی عجبے

بہر قتلم چون کشی تیغ شوم سر بسجود
او نیازی عجبے من بہ نیاز ے عجبے

یعنی جس دن حضرت حافظ ابوالنجیب جناب سجادہ نشین خانقاہ [illegible] حضرت مرزا [illegible] شہید رحمۃ اللہ علیہ [illegible] فرمائی [illegible] ارشاد [illegible]

دست بسمل شدم آب بنوشانند مرا
مہربانی عجبے بندہ نوازی عجبے

مرغ بسمل شدم کس نکند ماتم من
عشق محمود عجبے حسن ایازی عجبے

وقت مشکل تو توجہ بکن اے خواجہ بزرگ
وقت تنگ است سفر در درازی عجبے

غوث محی الدین مدد کن کہ جہازی زفلند
جوش دریا عجبے سیر جہازی عجبے

آب رحمت کہ ازان بردل پیران بارد
منشا فیض عجبے عجز و نیازے عجبے

باش درویش ہمت شل قلندر آزاد
دست کوتاہ عجبے پائے درازی عجبے

بے سبب جذب حقیقی نرسد طالب را
نزد ہمان عجبے عشق مجازی عجبے

بست و ہفتم شدہ ذیحجہ بہ سوگر باندیشہ
حال [illegible] نمازی عجبے

[illegible] شاہ نور است
چشم مازاغ عجبے نظر نوازی عجبے

شاہ دستگیر کجا پیر مکمل امروز
نغمہ اکسیر عجبے نغمہ دسازی عجبے

نسبت شاہ دستگیر چہ نسبت خاص است
خواب محمود عجبے راز و نیازی عجبے

برق تجلی چمکی تھی کیا اُس غیور کی
جو خاک سرمہ ہو گئی اُس کوہ طور کی

گندم کے ایک دانہ نے آدم کو کیا
لاکھوں گناہ مٹاتی تجلی غفور کی

طوفان نوح میں کیا تیمم فرض ہوا
کیا خاصیت ہے خاک میں آب طہور کی

ایک پرتو تجلی کی موسی نہ تاب لائے
نور حبیب کی کشتی نے کیا عبور کی

کوہ طور جلگیا تھا تجلی سے ایکبار
ہر روز شان یہان ہے نئی جبل نور کی

محمود یار دہ ہے وری الوری حبیب
چھوڑ یہ محبت فانی اناث و ذکور کی

جس جا کہ وصل ہے تو نہیں قرب او بعد
مانع ہے کب محبت کو منزل یہ دور کی

چلتی ہے جب ہوا یہ محبت کے زور سے
نسبت سمجھ لے جیسی پتنگ اور ڈور کی

خاصان حق کو آج ہے دیدار وقت نقد
یان انتظار ہی عام کو ہے نفخ صور کی

قربان اپنے پیر کا محمود ہو سدا
کیا باطنی یہ نظر توجہ ہے دور کی

عیسی کو آسمان سے اترتا تھا مائدہ
پھر اٹھ گیا فلک پر جماعت قصور کی

خوان کرم رکھا ہے یہ امت مین تا حشر
خاصون کے تئین کیا حاجت ہے نان تنور کی

ہے نور آفتاب کا روشن مثال بین
شب پر کی آنکھ کھلتی نہین کسے کور کی

تیس برس سے عشق مجازی مین ہون پھنسا
کٹ جائے رگ یہ شہوت نفس غرور کی

چالیس برس ہو گئے ہو کر مرید شیخ
ابتک نہ آگہی ہوی دل کیا حضور کی

یکسر حرم مین غوطہ زنی ہے از روح فضل
کیا خواجہ نقشبند کی روح نے صدور کی

دریائے غم مین نوح کی کشتی بچا ہے
خواجہ خضر نے کسکی مدد سے عبور کی

بارہ ہزار جبل حرم مین ہین رنگ برنگ
عقد ثمین مین شیخ خضر نے مذکور کی

بعضی جبل ہین سونے کے بعضی ہین چاندی
لیکن نظر سے عام کے اخفی مستور کی

غار حرا ہے مکہ مین اور جبل بو قبیس
تاثیر جا کے دیکھ لے اب جبل ثور کی

کیا ہے مقام سرسری موسی کا عاشقی
اخفی ہین دائمی ہے تجلی حضور کی

تابع خضر کے ہو گئے موسی کلیم کیا
شان اولوالعزم سے لئے نہ ذرا ظہور کی

جب دیکھتا ہون چشمہ زمزم کا در حرم
آتی ہے مجھ کو بوئے شراب طہور کی

خاصان حق کے دیدہ بصیرت سے ہے یقین
پر شک شبہ خودی نے تیری بجھے دور کی

جبتک فنا تمام نہ ہو ذکر ہو کرے
بعد از فنا بقا ہے وہ ذات مذکور کی

ہوتا اگر زمانہ خواجہ عجدوان ؒ — نوبت نہ ہوتی دار انا الحق منصور کی

محمود کیا جدا ہے وہ سلطان ایاز سے
کیا گفتگو فنا میں یہی ہے قرب دور کی

تیزی کریگی نار کیا نمرود جبیل ؒ — بس کرتا یک پشہ سزا ہے غرور کی
جس جلسے نور پاک محمد کی تار — تیزی کریگی نار کیا نمرود مغرور کی
محبوب ساتھ ہے تو نہیں خوف مار مار — تاثیر جا کے دیکھ لے اب جبل طور کی
کیا خوف ہے نزع و قبر اور حشر کا — نعمت ملیگی ایسی کہ جیسا صبور کی ؒ
چالیس دن رہا تیرے درد فراق میں — احرام بندہ کے مرده ہوا آہ نہ شور کی
مقصود سے ہے یہی ہو خاتمہ بخیر — محمود سے امید نہیں عفو قصور کی
وہ حج اکبر ہے کہ جس حج میں پیر ہو — ہوتی ہے کیا تجلی اسم غفور کی
کمتر غلام ادنی ہے شرمندہ روسیاہ — ظلمات سے نکال تجلی ہو نور کی
فیض نظر سے دور ہوں یا پیر المدد — باقی عمر تمنا غلامی حضور کی ؒ
کیا اسم بامسمی ہیں خیرات دین واہ — الولد سر ابیہ سلطان الیسی ظہور کی
پڑھ فاتحہ بنام مشائخ بروز عرس ؒ — خوش ہوگی تجھ سے روح سب اہل قبور کی

توشہ دعا پیر کا محمود ساتھ ہے
کیا خوف گر بلاتے ہیں سیہ صدور کی

تجلی نے آکے چومی تھی قدموں کو سر کے — یاد آگئی کرامت مقام دردور کی
عاشق کے تئیں جلانا یہ برق کا تھا کام — معشوق کا تار ہونہ جلا کیا شعور کی
ماہ رجب تھا یوم ربعہ وقت ظہر کا — سن تیرا سو میں ایک تھا کم جب ظہور کی
۱۲۹۹ھ

صد ہا کراماتون کو مین دیکھا ہون پیر کے
حاجت ہے کیا قلم و سیاہی سطور کی

دو طفل کھیلتے تھے جب حافظ تہا خدا
پتہر سے کسنے کھینچے کی انگلی کو ہی کی

ختم لطایف تحت قدم مین ہین اولوالعزم
اخفی لطیفہ شان ہے جامع حضور کی

نزدیک تیرے باغ جنان مین فلک اوپر
اقدام تحت مان کے ہے جاے سر کی

دنیا نہین ہے جاے قرار ہے فرار کی
یہ بات ہے عیان جو مسافر ملے غور کی

تیرے فضل سے جیتے ہین ہم عاصیان جہان
تاب عدل کی ہم کو نہین جبکہ غور کی

کیا شکر تیرا ہم سے ادا ہو سکے خدا
جو جو بلا کہ آتی کبہی ہم سے دور کی

کرتی نہین ہے رد قضا کو مگر دعا
رحمت تیری فلک سے کیا دل پہ صدور کی

ظلمات چاہ پر زدہ ماہ ہو گیا روشن
یوسف سے ساتھ چاہ نہ غلمان حور کی

فانی ہو پیر مین کہ گویا شیر اور شکر
کام آوے گی شفاعت اہل حضور کی

نعلین تن سے چمڑے کی ہی گر گردن بچا
کیا قدردانی ہو گی وہ صدر الصدور کی

کر رابطہ تو پیر کا محمود روز و شب
ملتی ہے کیا توجہ مین لذت حضور کی

علی احب سلطانی مقدس قطب ربانی
بلا شک غوث صمدانی محی الدین جیلانی

نبوت تیرے گھر کی ہی رسالت تیرے گھر کی
سیادت تیرے گھر کی ہی شہادت تیرے گھر کی ہی

مدد پھر کیون نہین کرتا مرے محبوب سبحانی

خدا نے تجھکو جو تربت عطا کی ہے وہ ہے ظاہر
خدا نے تجھکو جو نعمت عطا کی ہے وہ ہے ظاہر

خدا نے تجھکو جو حرمت عطا کی ہے وہ ہے ظاہر
خدا نے تجھکو جو حشمت عطا کی ہے وہ ہے ظاہر

سبب کیا ہے نگاہ رحمت نہین کرتے ہو جیلانی

تیرے نزدیک مردوں کو ترانا کچھ نہیں مشکل ۔ تیرے نزدیک مردوں کو جلانا کچھ نہیں مشکل
تیرے نزدیک مردوں کو جلانا کچھ نہیں مشکل ۔ تو ثابت ہے کہ جو مانگو دلانا کچھ نہیں مشکل

پھر اتنی دیر کیوں ہے یا علی شیر حسن ثانی

مرا مطلب بر آنے میں یہہ عرصہ کا سبب کیا ہو ۔ مرا مقصد بر آنے میں یہہ عرصہ کا سبب کیا ہو
مری حاجت بر آنیمیں یہہ عرصہ کا سبب کیا ہو ۔ مری منت بر آنے میں یہہ عرصہ کا سبب کیا ہو

مدد کر میری فقہ اب تو مرے یا غوث صمدانی

شرافت تیری گھر کی ہے نجابت تیری گھر کی ہو ۔ سخاوت تیری گھر کی ہے نجابت تیری گھر کی ہو
سیادت تیری گھر کی ہے شہادت تیری گھر کی ہو ۔ ولایت تیری گھر کی ہے کرامت تیری گھر کی ہو

چھپانا کیوں کرامت کو تیرے مشوق ربانی

قضا مبرم کا رد کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا ۔ غرض سیف القلم کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا
یہہ ناز و شوخ کا کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا ۔ یہہ عجز و ناز اس ڈھب کا کسی سے ہو نہیں سکتا

تو قادر ہے تجھی معلوم ہے یہہ راز سبحانی

دعا کرنا تمہارا کام دعا سے ہو ہمیں آرام ۔ تمہیں لائق ہے رب الہام عنایت ہو ہمیں العلم
حکومت تیرے گھر کی ہو ریاست تیری گھر کی ہو ۔ عدالت تیرے گھر کی ہے دیانت تیری گھر کی ہو

ضمانت کیوں نہیں لیتا مری یا غوث صمدانی

تمنا ہو جسے اولاد وسے اولاد دیدینا ۔ تمنا ہو جسے عید اوسے عید اودیدینا
تمنا ہو جسے دنیا اوسے یہہ دنیا دیدینا ۔ تمنا ہو جسے عقبیٰ اوسے عقبیٰ یہہ دیدینا

ملے محمود کو تسکین شاہ محبوب سبحانی

عشق دل کو لگا دیا کس نے
مجھے مجنون بنا دیا کس نے

چشم لیلے ہے یا زلیخا ہے
سورہ یوسف سنا دیا کس نے

رہا بارہ برس مجازی عشق
وصل عریان کرا دیا کس نے

عکس یوسف مین ہو گیا مجنون
اصل یوسف چھپا دیا کس نے

کل تہا آغوش مین حبیب مرا
آج کے دن جدا کیا کس نے

اے فلک مین ابھی تو ہنستا تہا
ہنستے ہنستے رولا دیا کس نے

مین تو نادیدہ مین تہا خانہ نشین
دشت ویران چلا دیا کس نے

الحذر الحذر یہہ دنیا سے
شوق دنیا لگا دیا کس نے

نام پیری سے شرم آتی ہے
نام محمود لکہا دیا کس نے

دل مردہ جلا دیا کس نے
پردہ غفلت اٹہا دیا کس نے

یار کر دیتا تھا کیا بے پردہ
سقف حجرہ چھپا دیا کس نے

چاروں دروازے کہلے ہے حجرہ
چار پٹ در لگا دیا کس نے

ایک ساعت تھی صحبت یوسف
آہ یوسف جدا کیا کس نے

یوسف مصری کا وطن کنعان
بہائی جان اب بہلا دیا کس نے

وطن اصلی ہے روح کا مکہ
دل محمود جدا کیا کس نے

صبح صادق کی تھی دعا مقبول
یہہ توجہ بہلا دیا کس نے

کچھ تو حکمت ہے پردہ داری ہے
دل یہہ القا کرا دیا کس نے

یار بیچون ہوا ہے ہم آغوش
یار سبہی جدا کیا کس نے

شب قدر ہے یا ہے شب معراج — آہ شب وصل سلا دیا کس نے
دل محمود کو بہا دیا کس نے — دل وحشی بنا دیا کس نے
اہل ناندیڑ نے نہ پہچانا ہے — سنگ دل کیا کرا دیا کس نے

حال محمود کے کیا ہوئے سنکر
شغل دنیا کرا دیا کس نے

گناہ سب عفو ہوں ہمارے تمہارے — طفیل محمد سے نبی ہین ہمارے
ہوئی گم تھی جو چیز سو اب ملی ہے — ہے شکر خدا جو ملے حق کے پیارے
ہے آزار درویش آزار اپنا — اگر ہے شبہ دیکھہ کتابونکو سارے
فقط بہر ہو ہو ہے اور تیغ لا کی — فنا ہوتے ہین دشمن دین سارے
ہے حنفی و شافعی مالک و حنبلی کو — یہہ چارون امامون نے دینکو سدہارے
کرو گیارہوین اور پڑہو فاتحہ سب — مدد کرتے ہین سب یہہ پیران ہمارے
کرو تو یہ تابع ہو سنت جماعت — جو کہتے ہین جمہور علما ہمارے
خدا دین احمد کا ہے خود نگہبان — ہین علماء امت فلک کے ستارے

ہے مسکین شاہ پیر محمود کے سر پر
اُسے کیا ہے غم گر مخالف ہون سارے

یک بیک یار آتا جاتا ہے — دونی آگ عشق کی بڑہاتا ہے
ذوق اور شوق سوزش سینہ — بس جدائی مین یہہ کراتا ہے
سوزش سینہ کم ہو یکسا عشق — سینہ سینہ سے جب ملاتا ہے
قلب و قالب مین فیض جاری ہو — یہہ مزہ کب زبان پر آتا ہے

قربت زن مین یہہ نہین لذّت
یہہ لباس دولی کو کردے چاک
ایسی لذت ہے ہر بن مو مین

سینہ محمود سے جو بلاتا ہے
برہنہ یار نظر آتا ہے
جامہ تن مین نہین سماتا ہے

عشق آوے نہو گناہ کبیرہ
فضل محمود یہہ بچاتا ہے

حسن یار اپنا جب دکہاتا ہے
درد عشق سے کرے جب آہ
ہے لحاظ شرع کا خلوت مین
رحم کرتا ہے جب وہ جانا نہ
کسکی قسمت مین ہے دعا فقیر
عشق آوے نہ آوے ہستی کیا
سینہ بے کینہ ہے تیرا صاقی

ایک ساعت جو آتا جاتا ہے
ہاتہہ سینہ پر تب پہراتا ہے
ستر عاشق کا کیا چہپاتا ہے
اپنے عاشق کو جب رُلاتا ہے
دل خوش ہونے سے فیض آتا ہے
حال آتا ہے جذبہ لاتا ہے
دل محمود مین جوش آتا ہے

ہے شراب محبت اسینہ مین
کیون نہین محمود کو پلاتا ہے

خاک نعلین مبارک سرمۂ عینین ہے
نفس امارہ ہے کافر تیغ لا ہے ہو قتل
ایک دن مین فیض ملتا ہے برس کا فضل سے
ایک چلہ ہے مقابل برس مین چالیس کے
نصف شعبان کی دعا محمود سے

عرش پر پہنچا تہا جو بس یہہ ہی نعلین ہے
نحن اقرب کا اشارہ قاب اودنیٰ قوسین ہے
صبر کر خیدر روز اسے دل اتنا کیون بیچین ہے
بس اطاعت پیر و مرشد خوبی دارین ہے
کیا برات عاشقان کی رین ہے

عاشقِ مسکین کا تعویذ ہے تو — حسبِ مسکین نعمت دارین ہے

بحث ہے محمود اس کا جس کو ہو نسبت ذرا
ساعت دیدار مرشد حاصل کو نہین ہے

آغوش مین ہر شب کیا بہلا یار نہین ہے — عاشق ہے جسے طاقت گفتار نہین ہے
جو عشق و محبت مین ذبح ہووے ہے عاشق — معشوق کے کیا ہاتہہ مین تلوار نہین ہے
جو قتل ہوا راہ خدا مین اُسے غم کیا — زندہ ہے ابد حاجت گفتار نہین ہے
گر رنج و مصیبت مین صبر خانہ نشین ہے — جس جائے کہ گل ہے کیا وہان خار نہین ہے
ستار نے ستاری کیا عیب کو جسکے — اب کہولنا عیبون کا سزاوار نہین ہے

ایک نظر توجہ شہِ مسکین کی بس ہے
نانذیر مین محمود کوئی غمخوار نہین ہے

کلمہ پڑہا ایک بار وہ کفار نہین ہے — توبہ کیا جس نے وہ گناہگار نہین ہے
امت ہے گنہگار محمد ہین شفیع بس — کیا عفو گناہون کو وہ غفار نہین ہے
سرکار محمد کا یہہ قانون جدا ہے — شرمندہ گناہون سے ہو وہ خوار نہین ہے
گر لاکہہ گناہ ہوئین مثال کف دریا — گر حب نبی ہو تو جرمدار نہین ہے
گر ہوتا نہ یہہ نور حبیب میرے کا نہین — خالی ہے یہہ نانذیر کوئی دلدار نہین ہے
ہے قرۃ العین حسن اور حسینا — کیا اپنے نواسون کا نبی پیار نہین ہے

کیا قدر کرینگے تیرے محمود نظم کی
جز شیخ عصر تیرا خریدار نہین ہے

دنیا مین ان آنکھون سے تو دیدار نہین ہے — کیا حشر مین بہی دیدار کا اقرار نہین ہے

دیدار ملے بعد تمنا رہی یہہ سر کیا
کیا رتبہ باطن سے کیا اسرار نہیں ہے

دیدار کا ہے عام کو وعدہ تو سر لحد
خاصوں کے لیے عیش ہے کیا دیدار نہیں ہے

یہہ خواب ہے محمود کا محمود اسے ...
آج بعض عدو دیا فنا اظہار نہیں ہے

تاریخ ہے دسوین شب عاشورہ محرم
سن تیرہ سو کیا آٹ مین کوئی پانسین ہے
۱۳۰۸ھ

مت دیکھ حقارت سے کہ مسکین ہے محمود
نسبت نہیں کیا اوسکا کوئی سردار نہیں ہے

محبت مین جو گدر سے محنت نہیں ہے
کرون بات دل کی تو وسعت نہیں ہے

مین تشنہ ہون دیدار کا تیرے یوسف
مزہ شیر و مصری کا شربت نہیں ہے

نہ جانے قدر یوسف مصر بہائی
درم پانچ کھوٹے کی قیمت نہیں ہے

خریدار یوسف ہوئی تھی ضعیفہ
متاع ایک پٹی کیا قیمت نہیں ہے

پلا ساقیا شربت شیر و شکر تو
مجھے یوسف مصری حاجت نہیں ہے

مریض عشق کا ہون دوا دے وصل کی
شغل دنیوی مین کیا حجت نہیں ہے

جسے دیکھا سمجھا ہے یہہ یار جنی
کیا محمود یہہ بحر وحدت نہیں ہے

گیا وقت عمر کا پنا السیف قاطع
لہو و لعب مین کیا ذلت نہیں ہے

دعا روز عاشورہ ہوتے نہین رد
محبت کا رونا و رقت نہیں ہے

یتیمون کے سر پر رکھو ہاتھ اپنا
کھلانا کیا مسکین کو عزت نہیں ہے

ہے یہہ نور عین حبیب محمد
کیا مسکینا سے مجھکو الفت نہیں ہے

اگرچہ ہے زر دست محمود نادار
کیا مسکین سے مسکین کو قربت نہیں ہے

مکہ میں ہر جبل سے تجلی طور ہے
غار حرا وہیں ہے وہیں جبل نور ہے

جس جبل پر گرا ہے قدم آپکا ابھی
سردار جبل ہو گیا کیا جبل نور ہے

مکڑی نے جالا دی تھی کبوتر انڈے دیے
کاٹا تھا سانپ صدیق کو کیا صبور ہے

جبل احد کی شان میں حضرت نے یہ کہا
کیا تمیز علم سے ہے کیا شعور ہے

عاشق مرا ہے وہیں معشوق اسکا ہو
وہ جبل حقیقی ہے گویا کہ وہ طور ہے

شق صدر ہوا تھا نبی کا مرے وہاں
اترا تھا سورہ اقرا و نبوت ظہور ہے

شق القمر ہوا تھا کیا جبل قبیس پہ
آتا نظر ہے کعبہ کا چھت کیا نور ہے

جب دیکھتا ہوں چشمہ زمزم کا حرم
آتی کیا ہے مجھکو شراب طہور ہے

صہبائے عشق کعبہ کا زمزم حلال ہے
ہاں یہ شراب دنیا حرام و نفور ہے

اب آسرا تو یہ ہے مسکین شاہ کا
باطن سے ہے قریب اور ظاہر سے دور ہے

محمود یار وہ ہے ورا الورا الیقین
لیکن خودی سے تیرے بس تجھ سے دور ہے

مکہ معظمہ کی زمین فرش نور ہے
اس پادشاہ حقیقی کی قدرت ظہور ہے

جھولا کہہ حاجیوں کا ہے رونا کیا سیر
آتش گناہ کے آنسوں کے پانی سے دور ہے

دستار سر پر اور رشتہ پاؤں میں کفن تن
اللہ غنی وانتم الفقراء ظہور ہے

مرغ کا ہے آشیان لامکان ادھر
کیا عرش پر یہ ہم اڑ گیا کیا طیور ہے

عرش مقام ہے کیا مقام ہے جنت
نعمت جو ہو سکے اب دسوان بھی شکور ہے

مسکین کے کام آوے نہ دنیا میں مال زر
کس کام کی ہے دولت دنیا غرور ہے

مسکین حاج کی نہیں رد ہوتی ہے دعا
وسعت ہے قلب عاشق و شرح صدور ہے

احرام تبدنا کے حدود حرم میں تو آ — میدان شفاعت ہو وہ کیا یوم النشور ہر
جائے امن مقام براہیم کو نہ چھوڑ ہر — کرنا طواف ہونا ندامت قصور ہر
ہو اعتکاف کعبہ جلالش بحجرہ دل — کرتا ہے رنگ زمانہ کا کیا قصور ہر

جب سے کفن کو پہن لیا مردہ ہو گیا
محمود مسکین بن گیا یارب غفور سے

کیا چاند مدینہ کا وہ تاباں نہیں چھپا ہے — اس نور حبیب احمد پہ سو جان فدا ہے
عاشق تھی زلیخا اسی کنعان کی — یہ نور نبی ثور جبل غار حرا ہے
تھا حسن وہ یوسف کا صحیح ظاہر لیکن — کیا یوسف مصری اسی مقنع میں چھپا ہے
اس یوسف یثرب کو ذرا دیکھے زلیخا جو — بازار مدینہ میں جواب جلوہ نما ہے
وحشی جو تھے اب قاتل حمزہ کا سنو حال — ایمان جو لائے تھے عفو ساری خطا ہے

حامی جو ہو محمود کا محمود عربی
محمود خطا اس کی ہے گر لاکھ کیا ہے

درس تدریس کا زمانہ ہے — واسطہ پیر کا بہانہ ہے
ذکر کرتا جا اب نفی اثبات — اللہ اللہ یہ خزانہ ہے
رشتۂ عشق سے تو بن جا ہمہ — بیعت کا یہ تانا بانا ہے
نسبت عاشقی و معشوقی — یہ شمع ہے اور وہ پروانہ ہے
کیا تھا اور کیا ہوا اور کیا ہوگا — شان بیچون کا کیا نشانہ ہے
شور و غل جب کہ ہو وہی زاغ و زغن کا — بلبلوں کا کہاں ترانہ ہے
حج اکبر طواف دل کا ہے — دل مومن خدا کا خانہ ہے

مرغ [illegible] کو وطن کب یاد آیا ہو — ہم نشین عنقا آشیانہ ہے
[illegible] ساعت تو آجا صحبت مین — نہین یکسان کبھی زمانہ ہے
[illegible] کو غسل و درود لیس کے — دست مشاطہ مین کیا شانہ ہے
[illegible] مسکراں نظر نہ پڑے — خلوت خاص مین زنانہ ہے

حال محمود کا نہ کوئی جانا ہو
کس [illegible] دانا کہے دیوانہ ہے ہو

جس نے دیکھا ہو یوسف یعقوب سا — اسکے تئین حال اب بتانا ہے
ہو قریب [illegible] عشق [illegible] — دوسری راہ سے تو آیا نا ہے
دل آہو کو کون پکڑے گا جو — دام مین زلف کے پھنسانا ہے
خود [illegible] ہر وہی او [illegible] — عشق مجازی مین دل ربانا ہے
کہان تسکین ہے ملے جو نصیب — دل مسکین کے تئین بہانا ہے
دل سے دریا سے پکڑا [illegible] — کون اس وقت کے تئین پہچانا ہے
یاد کعبہ کا نگین [illegible] سیراب — چھت پہ میزاب اب لگانا ہے
[illegible] وطن نہ کرنا زیادہ خواہش — حال درد [illegible] کیا آزمانا ہے
دوستی اہل دل کی کرنا سیا — بعد مرنے کے کام آنا ہے

شاہ مسکین پیر کا محمود
ظاہر احسان کب چھپانا ہے

محبوب کا محبوب ہے محبوب خدا ہے — عاشق کو کسی دیکھ اگر کچھ کو تعجب ہے
عاشق ہے خدا آنکا یہہ معشوق ہیں [illegible] — یہ عاشق و معشوق کا انداز نیا ہے

ہے عشق محمدی کا یہ عجب لطف نرالا
یہہ لطف و مزہ خاص صحابہ نے چکھا ہے

اے یار خدایا مجھے مسکین جلا تا
اور موت وے ایسی جو کہ مسکین کو دیا ہے

ایسی تو فنا دے کہ فنا جس مین ہے ہیچ
جسکو کہ فنا کہتے ہین وہ عین بقا ہے

کیا ذات بحت مجمع کلمات ہے اللہ
عریان و مبرا جو اشارہ سے ہوا ہے

جس جال جبار کے کہو اس سے بری ہے
بس آپنا کہو قاب و قوسین بجا ہے

عاشق ہین محمد کے وہ مسکین شاہ محمود
کہ اونکی غلامی اسی خدمت مین مزا ہے

ذکر نقشبندون کا اللہ ہو ہے
جدہر حق کی مرضی ادہر اونکا رو ہے

محبت خدا مین فنا جسکو ہووے
تو نزدیک اوس کے نہین ہر دو تو ہے

خودی اور عقل کا جبکہ اٹھہ جاوے پردہ
سمجھہ لے کہ محبوب بس روبرو ہے

فضل وہ ہی ہوویگا سو سکا بخشیش
شب قدر کی اس سبب جستجو ہے

جس آئینہ دل پہ زنگ آگیا ہو
تو بس صیقل اس دل کا اللہ ہو ہے

محبت مین پیرون کی جو جا دل ہو
تو قلب فنا کو بقا کا رفو ہے

جو ذکر الہی سے ہو مست ہر دم
تو پاس اس کے سلطان گدا ایک سو ہے

محبت دے اور معرفت دے الہی
رضا تیری اور میرا مقصود تجھے ہے

بنا اس طریقہ کی ہے بر شریعت
کہ سنت فضیلت عمل پر غلو ہے

ہو بس عاقبت اس کی محمود اے شاہ
یہی ہے مراد اور یہ ہی آرزو ہے

محبت خدا اور محمد کی جو ہے
حقیقت مین یک لیک ظاہر مین دو ہے

جو عشق نبی ہی وہ عشق خدا ہے
وصل باطنا ظاہر اظہار جستجو ہے

جدا نہین ہے معشوق سے عاشق کبھی
جدھر اُس کی مرضی اُدھر اسکا رو ہے

زلیخا ہو یعقوب دیوسف کو جسنے
تو بس دیکھ لے یہ تیرے روبرو ہے

نہین فرق ہے حسن باطن کا یکتل
وہی عکس یوسف کا کیا ہو بہو ہے

نہ چالیس چلون سے دل صاف ہوتا
توجہ مین پیرون کے تاثیر جو ہے

توجہ ذکر سے ہو دل کو صفائی
یہ لذت ہے ایسی نہ کچھ گفتگو ہے

خشیت ساتھ مسکین کے ہو دہی خدایا
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے

ہے محمود کمتر غلامون مین ادنے
گناہون سے شرمندہ آزردہ رو ہے

سہارا خویش دبیگانہ کا کب ہے
محمد کا بھروسہ ہمکو سب ہے

نبیون مین ہین تین سو تیرا مرسل
اولوالعزمون مین احمد منتخب ہے

کیا انگشت سے شق القمر کو
ہوا ایسہ معجزہ تو کیا عجب ہے

میانہ قد تہا اور چہرہ منور
وہ آنکھین سرمگین سرخی سے لب ہے

ہوا عاشق جو ایسے نازنین کا
اُسے کیا حاجت اکل و شرب ہے

کہا لولاک حق مین اُس کے رب نے
کلام اللہ جو ام الکتب ہے

لئے جب مصطفے کا نام محمود
درود مین پڑھ یہی شرط ادب ہے

لئے جاتا ہے وہی عشق محمد
وگرنہ راہ مدینہ کی صعب ہے

جو سمجھا سنگ و گل سے کعبہ ظاہر
وہ اندھا سنگ دل کیا بے ادب ہے

بنایا تھا کلیسا ابرہہ نے
کہا سنگین ہے یہہ کیا ذہب ہے

جلا دی غیرت رب نے اُسے پھر
وہ سنگریزون کی مار رب کا غضب ہے

بچا اس قہر سے ایک فیل محمود
بچا دے تجھہ کو بھی تو کیا عجب ہے

کیا وہ دن تھے کہ مدینہ مین رہا کرتے تھے
کس خوشی ساتھہ وہ باغون مین پھرا کرتے تھے

کیون نہ یعقوب کو ہو مصر وہ کنعان سے عزیز
بوئے یوسف کی وہ جا سے سُنگھا کرتے تھے

خواب مین بھی نہین آتی ہے نظر وہ صورت
جو بزرگان کہ مدینہ مین ملا کرتے تھے

کس سے تعظیم ادا ہوئیگی کعبہ کی بھلا
انبیا اولیا حرمت جو کیا کرتے تھے

کیا مزہ روح کو ملتا تھا ہر ایک منزل پر
پا پیادہ اُتر اونٹون سے چلا کرتے تھے

عرش و کعبہ سے بھی بہتر ہے زمین طیب
قدم اکثر نبی جسپہ رکھا کرتے تھے

ملتی تھی کیسی نماز اور ذکر مین لذت
اور مناجات حرم مین جو منگا کرتے تھے

سب تصدق ہے مری پیر مسکین شاہ کا
جو جو حالات ترے دل پہ ہوا کرتے تھے

عاقبت تیری ہو محمود بزرگان حرم
پیر و مرشد بھی خصوصًا یہ دعا کرتے تھے

خوش خبر یاد دلا باد صبا آتی ہے
ٹھنڈی ٹھنڈی کیا مدینہ سے ہوا لاتی ہے

ہو تا نہ عشق نہوتی کبھی گریہ زاری سے
خواب آتا نہین کیون نیند اُچٹ جاتی ہے

عشق اور مشک چھپانے سے کہین چھپتا ہے
لاکھہ حجرے مین رکھو بوئے مہک جاتی ہے

کون کہتا ہے کہ ہین عاشق و معشوق جدا
تار برقی سے بھی جلدی تو خبر آتی ہے

یہہ سنا ہو گا کہ ہے مصر یہ کنعان سے دور
بنی یعقوب کی کنعان سے مصر جاتی ہے

بینی خود بینی سے ہو پاک کہاں ہر لحظہ
کب نزکامی کو انھی بو سے تسکین آتی ہے

گفتگو کس سے میں کرتا ہوں نہیں مجھکو خبر
تا صبح رات مری ایسی گذر جاتی ہے

شل مردہ کے ہو مردہ سالے مرید خود
جان جانان سے نئی جان پھر آجاتی ہے

شاہ مسکین کی توجہ سے ہے تاثیر دلا
یوں بہت سے جو تا نہیں سر میں آجاتی ہے

تیس پر تین برس عشق میں گذرے محمود
نام احمد سے میری جان میں جان آتی ہے

باغ دنیا میں ہزاروں ہیں گل رنگا رنگ
کیا گل سرخ محمد کی بو سونگھا لی ہے

ایسی خوشبو ہے جو سونگھا سو وہ بیہوش ہوا
مغز عاشق کے تئیں مست کرا جاتی ہے

چشم یعقوب کو ہے نور بدید یوسف
سرمہ کوہ طور کا کس روز لگا جاتی ہے

نص قرآن سے ثابت ہے کہ تھی بو کی تعمیر
چشم یعقوب کی بینائی کیا آجاتی ہے

بیشتر تار و سو میں بھی ہے یوسف کی اثر
منزل چالیس تک بو سے مہک جاتی ہے

چاہ محمود میں ہیں غرق کیا یوسف یعقوب
سورہ یوسف کیا زلیخا کو سنا جاتی ہے

چون بچون درادراک کری کیا طاقت
عاجزی نذر یہہ سرکار میں کام آتی ہے

مرد یاں عشق مجازی سے حقیقی کو ملے
صورت پیر میں صورت وہ نظر آتی ہے

روز اول کا سبق یاد ایاز محمود
حب مسکین بس دارین میں کام آتی ہے

تاب سننے کی نہیں مجھکو قصیدہ بردہ
کیوں مجھے مست و بیہوش کئے جاتی ہے

جو شب وصل مدینہ میں ملا مجھکو مزہ
کیا شب قدر کے تئیں یاد دلا جاتی ہے

شب معراج کہوں یا کہ وہ نصف شعبان
یا شب عیدین کی خوشبو کی سونگھا جاتی ہے

حجر اسود کے سو بوسہ کیا لیا تھا محمود
ایک بوسہ سے نہین ہوتی ہے سیری عاشق
ہو تد مبوس کلیدار ہو جو کعبہ ہے آج
جسطرف چاہو کرو سجدہ ہے اسکا دیدار
در و دیوار سے چسپیدہ ہین عشاق اطہر
جمع جتنا لاکہہ ہون حاجی کے عدد بر عرفات
لاکہہ بیداری عبادت سی ہے بہتر وہ خواب

متواتر مجھے وہ بات اب یاد آتی ہے
سوا گر ہو تو کچھ تسکینی ذرا آتی ہے
اندرون کعبہ کے اک چہت سی نظر آتی ہے
عقل و کشتی سے کیا عاشق کو گرا جاتی ہے
سو کفن ادسکا تو مردہ کو جلا جاتی ہے
کم اگر ہو تو فرشتون کی مدد آتی ہے
صحن مسجد مین وہ نبوی کی جو نیند آتی ہے

دل مدینہ مین ہے نا ندیر مین تقالب میرا
بات محمود کی یاد رکسی کب آتی ہے

قرۃ العین جگر گوشہ حبیب میرا ہے
نہین پر ہنیر ہے زخمی کو دراتیر شکر
حلقہ ذکر ہو نہ ہے جنت کا واللہ
نفی اثبات اشارہ ہے یا ذکر آرہ
تار آنے کا نہ ٹوٹے جو ہے تانا بانا
شادی دنیا کی ہے دو روزہ شادی مدام

زخم دل پر ہیرے مرہم کیا لگا جاتی ہے
ہان نمک تیری سی زخمی کو رلا جاتی ہے
یاد دنیا مین وہ جنت کو دلا جاتی ہے
اپنے محبوب سوا غیر جلا جاتی ہے
آنے جانے سے محبت ہی بڑہ جاتی ہے
شادۂ سکین کی محبت مزہ جاتی ہے

غزل حافظ کی ہے یا سعدی شیرازی ہے
عندلیب عاشق محمود غزل گاتی ہے

سب مہینون کا سردار مبارک رمضان
مین مقفل در دوزخ کے تا عید رمضان

باغ جنت سے یہ رمضان مین ہوا آتی ہے
آتش غضب الہی کو بجھا جاتی ہے

مگر چلتا نہیں رمضان میں شیطان کا زور
ترک سنت نہو رمضان کی تراویح یارب
ہمت مرد اگر ہے تو مدد کرتا خدا
ماہ رمضان کی دعا رد نہیں ہوتی محمود

نفس شہوت کی رگ رمضا میں کٹ جاتی ہے
فیض قرآن سے ہو محروم شرم آتی ہے
عشق محمود اگر ہے تو مراد آتی ہے
مانگ لی آج کہ سختی سب نکل جاتی ہے

موت آتی ہے تو ہو موت شہادت یارب
عمر محمود اب ستر کے قریب آتی ہے

جو عاشق محمد و عاشق خدا ہے
فدا جان من باد بر تو محمد
حبیب محمد جو پیدا ہوا ہے
مبارک مبارک ہوا ای نور
کیا یہ نور احمد ہے یا نور محمود

غلام محمد میرا دل ربا ہے
کہ تو بہر وحدت کا اب آشنا ہے
ربیع الاول پیر کا دن بڑا ہے
کہ نام محمد عجب خوش لقا ہے
بجا چاند سے نور اسکا سوا ہے

برکت نہ کیون ہووے اس گہر میں محمود
کہ جس گہر میں نام محمد ہوا ہے

مریض عشق جوانون کو توجہ پیری ہو گئی
جدائی سے تیری جانان مجھے ہی بیقراری ہے
تیرے ہی ہاتھ میں نشتر مجھے ہی آبلہ عشق کا
جیسے ہوتا ہے زخم دل لگاتی ہیں اوسے مرہم
شب دیجور کا منتج ہے ہی شب قدر نے کیا

فنا رتا رب ہو محبت پوری ہوتی ہے
ای یوسف عشق کی باتو نے تسلی میری ہوتی ہے
جسے درد محبت کا اوسے دلداری ہوتی ہے
دوا پرہیز اوسکو ہو جسے بیماری ہوتی ہے
شب معراج کے اسرار سے کب سیری ہوتی ہے

جسے ہو نار عشق دلمین جلادیتے ہین نخچیر و مکو | اوسے بس اہل دنیا سے بہت سحر زاری ہوتی ہے

تو خاک پائے مسکین کو سمجہ کحل البصر محمود
غلامی عاجزی کرنے سے ہان سروانشا ہوتی ہے

غرض چند لیسے ہین جانا فرق ہوا پنا بیگانہ | نہین سنتا ہی بیگانہ ملامت دلکی کوری ہے
زر افشانی کیا نعمت جو جان افشانی کریگا لیا | بس یہی تہا امتحان مرشد کی معنی ہوری ہوتی ہے
حکم مرشد مین ہو جلدی اطاعت اسکو کہتی ہین | علامت ہی محبت کی محب محمود نوری ہے
میرا نا تدبیر مین رہنا گویا تہا خار زیر گل | خوشی میری ہے بس اوسمین خوشی جو تیری ہوتی ہے
غنیمت ہے حضور پیر مسکین شاہ ایک ساعت | یہی ہے حج اکبر بس تو حاجت پوری ہوتی ہے

شتر دین ماہ ذیقعدہ سنہ تیرہ سو دس ہجری ۱۳۱۰ھ
فضل محمود پر کر یارب تیری ستاری ہوتی ہے

جس چیز سے تمثیل دین محبوب دری ہے | بیچون نہین چون ہے بیچون سے ملا ہے
یہہ ذرہ بہ مقدار ہے وہ مہر درخشان | یہ رشتہ بے قیمت ہے گر دُر سے ملا ہے
ادراک و عقل اوسکے نہ دامان تک پہونچے | ہر ایک تعین سے میرا یار جدا ہے

عالم نے یہ سمجہا کہ میرے دام مین آیا
کیا طایر روح جہل و نکارت سے اڑا ہے

جسے عاشق بناتا ہے اوسے بس آزماتا | رگ گردن پہ تیغ کو چلاتا ہے جلاتا ہے
کہان بیٹے ذبیح اللہ کہان وہ باپ خلیل اللہ | خدا کی راہ مین سر کو جہکاتا ہی کٹاتا ہے
توجہ ذکر سے مستی اگر آوے عجب کیا ہے | کہ سرمست خدا کا ہوش جاتا اور پہر آتا ہے
رگ گردن سے نزدیک تر ہے یار جانی جانانا | عبث کیون ادر ہجرت ہے بلاتا اور چلاتا ہے

سوا اور سوا ہے تعین اعتبارات سے — تجلی صوری مین مونہہ دکہاتا اور چہپاتا ہے
محبت جسکو دیتا ہے تو دل بے چین کرتا ہے — کیا آتش عشق سے دل کو جلاتا اور تپتاتا ہے
فراق یار احمد نے دکہایا داغ بسم اللہ — تصور مین مدینہ کے بہلاتا دل رہتا ہے
ادب اور عاجزی لے تیرے کی چنو سینا مجنون — کیا دل محمود لیلی سے ملاتا پہر توڑاتا ہے

کیا عشق ایاز کیسا ہے محمود کو غلام اپنا
محبت ہی یہ سینہ کو لگاتا دل رہتا ہے

مے باقی جسے ساقی پلاتا ہی پلاتا ہے — طواف خانہ کعبہ کراتا ہے پہراتا ہے
عزم اس حج و عمرہ سے کہ دبت نفس ابلیس ہو — عمرو نفس امارہ توڑاتا ہے گراتا ہے
نہیں ڈرتا لڑا شیطان بجز اس سات کنکر کے — لطیفوں سات سے ہو کر آتا ہے بہگاتا ہے
محبت جب نہو ساقی نہ آوے گی کبہی مستی — شراب آب زمزم جب پلاتا ہے بہلاتا ہے
خدا جانے دکہایا کیا جمال اپنا وہ محرم کو — مثل مجنون کے سر اپنا کہلاتا ہی منڈاتا ہے
تجلی شان کعبہ کی وہم مین کسکی کیا آئے — جسے وہ فیض کعبہ کا چکہاتا ہے چہپاتا ہے
ظہور اسما صفات اوسکے کا ہر ایک وقت جدا ہوتا — امید اور خوف کے در سیان ہنساتا اور رلاتا ہے
دعا ولی مین ہی تاثیر کمان سے گویا چہوٹا تیر — اجابت کے نشانہ پر جاتا ہے لگاتا ہے
دعا مقبول ہے بندہ جاتو محرم ہو حرم مین آ — کسی دام محبت مین پہنساتا ہی بٹہاتا ہے
درخت خشک محمود اہوا تہا خشک کعبہ لیں — سر نو بن حج سے اب بڑہاتا پہل کہلاتا ہے

فضل تجہہ پر ہے محمود اسلئے جو پیر سکین شاہ
کر تو سیر برس مکہ کو جاتا ہے پہر آتا ہے

ہم تو مولد النبی پڑہ کر سناتے جائینگے — حسن ظن صادق محبو نکا بڑہاتے جائینگے

پختہ کرنا طعام مسکین کو کہلانا ہے ثواب　　شربت دیدار عاشق کو پلاتے جائینگے
رد نہیں ہوتی دعا مسکین یتیم ہو یا اسیر　　ہاتھہ سر پر ہم یتیموں کے پہراتے جائینگے
دین اور دنیا میں کر ستاری عیبوں کی میرے　　ہم سوا اسکے عاجز بیچے کیا نذرانے لائینگے
اب مدد کرنا محی الدین سے ہے وقت مدد　　کب سفر بغداد ہوگا کربلا کو جائینگے
بوئے آن باشد کہ باشد بوئے او　　کیا گل خوشبو محمد کی سونگہاتے جائینگے
عاشقان تشنہ لب کو وادی ہجرت یثرب　　جام وصل کعبہ سے زمزم پلاتے جائینگے
یاد کیا آیا ہے وہ میقات اور حد حرم　　ہم بہی دل لبیک لبیک سی رلاتے جائینگے
نفس دنبہ ہوگیا قربان منا میں الحمد للہ　　تیر ہوس کی ہتک شیطان بہگاتے جائینگے
یا الٰہی رکھہ سلامت میرے تو محبوب کو　　تیغ آہ سے نفس کافر کو کٹاتے جائینگے
ہے ربیع الاول سلخ یوم جمعہ تیرا سو آٹھ　　رنگ دل کا اور قالب سے دکہلاتے جائینگے

عاقبت محمود کی محمود ہووے انشاء اللہ
پیر مسکین شاہ دعا میں لب ہلاتے جائینگے

نفسی نفسی سب کہینگے انبیا کیا مرسلین　　یہہ نبی ہول قیامت سے چہوڑاتے جائینگے
اہل محشر مرتیج آنکہیں کہ اب سونے لگیں　　فاطمہ اب پل صراط اوپر گذرتے جائینگے
ہاتہہ میں لے شیشہ خون سے پہر حسنین کا　　ڈال کفنی زیر عرش ہو کر کہڑے سے چلائینگے
واد ویلا داد دیو فریاد ہے فریاد ہے　　روز ہے انصاف کا آنسو بہاتے جائینگے
میں نہیں بدلی کی دنیا میں خون حسین کا　　آج کا اقرار ہے کیا خون بہا دلوائینگے
ناگاہ کوئی جا کے دیوےگا خبر کہ مصطفےٰ　　فاطمہ کا حال ہے یہہ کیا کوئی سمجھائینگے
بس یہہ سنتے ہی خبر وحشت اثر سے　　بس اسی وقت فاطمہ کے پاس وہ آتے جائینگے

آج کا دن ہے شفاعت کا میسر و نخت جگر
امت عاصی کی تیغوں و زخموں سے چھوڑا کر لائینگے

خون حسنین معاف کر دیو داسطے امت کے آج
اب گناہ گاروں کی تیغیں جنت میں لیتی جائینگے

باپ کے تیرے کئے دندان شکست جنگ احد
آج وہ دندان شکستہ نذر حق لیجائینگے

خون آلودہ ہوئے دندان میرے جنگ احد
بد نما ہیچ نے کیا نہیں کیا ستاتی جائینگے

کیا ہی وسعت دی ہے جتنے دامن محبوب کو
عیب کہلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے

یا الٰہی شرم ہے محمود کی اب تیری ہاتھ
ہم سوا نام حسین اب کیا نذر لے آئینگے

تیرے در کی گر جبہ سائی نہوتی
تو یہہ نعمت عظمیٰ پائی نہوتی

نہ پڑھتا جو کلمہ محمد کا اے دل
تو اس دل میں پہر روشنائی ہوتی

نہوتی اگر کحل مازاغ احمد
تو کوہ طور سرمہ سائی نہ ہوتی

نہوتی اگر من رانی راٰی الحق
حدیث ترمذی کی سنائی نہوتی

ظہور خدائی ہوئی جسکے باعث
محمد نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی

نہ گر ہوتی بینی یعقوب اسوقت
قمیص یوسفی بو سونگہائی نہوتی

بوقت نزع گر نہ کرتے مدد پیر
تو دام بلا سے رہائی نہوتی

برس گزرے چالیس غلامی میں اگر
نہوتا فضل قرب الٰہی نہوتی

نہوتی اگر عشق محمود دل میں
تو صورت محمد دکھائی نہ ہوتی

ادب خانہ کعبہ بڑا چاہیئے
کر احرام ملبقات بندھا چاہیئے

برہنہ ہو سر اور برہنہ ہو پاؤں
سلم کوئی ساتہہ لیا چاہیئے

زبان پر تنبیہ ہو لبیک کا — حرم دیکھ شگفتا دعا چاہیے
معلم کے دے ہات مین اپنا ہات — طواف ساتھ اوسکے کیا چاہیے
زبان عربی سے پڑہکر دعا — خوشی ساتھ مونڈہے ہلا چاہیے
ہوے ساتھ جب شرط تیری تمام — دوگانہ مقام پر پڑہا چاہیے
سعی کر صفا اور مروا سات بار — پہر بعد اوسکے سر کو منڈا چاہیے
بس احرام اب کہل گیا عمرہ کا — اب احکام حج کے سنا چاہیے
نہ بہول پیر بہائیو نکلے تئین اس گہڑی — دعا خیر محمود دیا چاہیے
توجہ ہے سکین شاہ پیر کی — یہی ذکر دل مین سدا چاہیے

ہے شکر خدا اب ہے نوان سفر
قصیدہ یہہ محمود لکہا چاہیے

خدا ہمکو دریا عرب کی دکہادے — ذرا خطرۂ آب رحمت چکہادے
ہمین عشق مین اپنے کردے تو بیہوش — محبت یہ دنیا کی دل سے مٹادے
اے ساقی ہون سکین دے دلکو تسکین — ذرا تشنہ لب کو تو زمزم پلادے
منا مین کرون جاکے دنبہ کو قربان — چھری نفس امارہ کی سر پہ پہرادے
فنا ہوگیا عشق کعبہ مین جو دل — کفن ستر کعبہ کا خلعت پہنادے
کفن ہے یہ احرام حجاج سکین — بجائے عطر اوسکو خاک شفادے
مدینہ کی ہے خاک اکسیر اعظم — مس قلب محمود کے تئین جلادے
یون بوسہ مین حجر اسود کا یا رب — وہ قدمون پہ محبوب کے سر جہکادے
رہے یاد سکین شاہ پیر کامل — محبت کو غیرون کے ساری بہلادے

اٹھے عشق کا شعلہ جب دل سے محمود
سبھی یار باقی اور سب کو جلا دے

جہاں وہ کعبہ ہے بے پردہ ملا ہے
بصیرت سے وہ کشف کعبہ کرادے

برکت ہے کیا پیر کی میرے یارب
تمتع سے ہے احرام عمرہ کرادے

خطیب آج ہوتی ساتوین ذیحج حرم مین
ہمین خطبہ احکام حج کا سنادے

مبارک ہے کیا یوم ترویہ یارب
معلم حطیم اندر احرام بندھا دے

روانہ ہوئے آج حجاج منا کو
نماز مسجد خیف سے پنجوقتہ پڑھا دے

الٰہی مبارک ہے کیا شب عرفہ
منا بیچ مسجد خیف مین جگا دے

خوشی کی ہے کیا رات عید الضحیٰ کی
بس مزدلفہ مین رات ساری سلادے

تہلیل تسبیح دی ہے کیا جبل عرفات
کیا رحمت وسیع ہے خدا کی سنا دے

ذبح کیا نفس ذنب منا مین
بس یوم النحر عید ہے سر کو منڈا دے

رہا ایک باقی طواف الزیارت
بس تکمیر اسے فرض سے فارغ کرادے

اب انجاس کنکر کو بس تین دن تک
یہ شیطان تینون ذکر سے بھگا دے

ایسا ڈال سر خاک ابلیس ملعون کو
اب شیطان کو سنگین کر کے جلا دے

مریض عشق احمد ہے یہ ادنیٰ محمود
اسے دائمی وصل حق کی دوا دے

زبان کعبۃ اللہ ہے میزاب رحمت
زبان وہ کعبہ ہے یا ان شاد کر

ہے رکن یمانی میں کیا فیض برکت
بجا ہے وہ بیعت کے کلمہ پڑھا دے

حطیم کیا ہے وہ حجرہ دل ہے کعبہ
حصار دامن مین ترمیم کو بٹھا دے

طفیل رکن شامے عراقی کے یارب
سب آفات دنیا و دین سے بچا دے

غزالان حرم گم کیا نافہ ختن ہی
وہ خون شہیدون سے شک کو سونگہا دے

شہیدون کو حاجت کیا غسل و کفن کی
ہمین جامہ رنگین سے اب چہپا دے

سہے شکر خدا اس ہوئے حج محمود
میرے پیر مسکین شاہ کو جزا دے

خدا نے یون کہا اپنے نبی سے
رسول الطحی و یثربی سے

کہ اے محبوب میرے و سے محمدؐ
تیری عزت ہے برتر ہر نبی سے

ظہور پاک تیرا گر نہ ہوتا
نہ ہوتا کوئے واقف بہر کسی سے

کیا اس واسطے آدم کو پیدا
شرف ہوتا کیون کو آتشی سے

ہوا مسجود باعث یہی تہا
کہ وہ منتظم تہا نور احمدی سے

حیا سے بوالبشر نے تین سو سال
نہ دیکہا آسمان شرمندگی سے

یہان تک روئے کہ آنسو کو چشمہ
بہے دنیا مین اس آدم صفی سے

پرندون نے سپئے پانی کہے یون
کہ ہے بیٹہا ہے آب شکری سے

کہا آدم نے ایکدن ہوا یہ
کہ مین تہا ساکنان جنتی سے

بڑا دہوکہ دیا شیطان نے مجہکو
کہ گندم کہا لیا مین نے خوشی سے

ہوئی مدت کہ جنت کو نہ دیکہا
بس اب تو سر اٹہا شرمندگی سے

جو دیکہا عرش اعظم پر لکہا ہے
خدا کو عشق ہے احمدؐ نبی سے

کیا نام اپنا اون کے نام سے ضم
رسول اللہ محمد ہاشمی سے

اسی ساعت زبس رقت سے آدم
دعا مانگے بہت ہی عاجزی سے

کہ یارب اون کا لایا ہون وسیلہ / محمد ہین جو نسل ہاشمی سے
گناہ میرے طفیل ان کے بخشدے / بہت لاچار ہون مین بیکسی سے
لیا جب نام تیرا یا محمد / اسی دم مغفرت پائی خوشی سے
نبی ہو یا ولی ہو یا کوئے شہ / سبے لازم سب کو آنا خادمی سے
یہی کر ورد اپنا رکھ محبت / ابوبکر و عمر عثمان علی سے
ہین جتنے اہل بیت پاک نبوے / ذرا سہو ہوا نا اون پہ مال وجی سے
ملا مرشد سے میرے فیض مجھ کو / کہ تھے مسکین شاہ کامل ولی سے
نبی میرے مدد کرتے ہین بیشک / کہو تم یا محمد سب خوشی سے

شفاعت اس کی کرنا یا محمد
ہے محمود ایک ادنی امتی سے

قربان نام پاک شہ نقشبند باش / تابع طریقہ عالیہ علما پسند باش
ہر کس کہ التجا بہ جنابش بہ برد آمین / اے دل تو نیز ہم بدرین مستمند باش
پشت و پناست خواجۂ ما خواجہ بزرگ / سر نگند باش میان کمند باش
تا ان حسن سیرت تو عجب باہ حیرت ست / در زیر زلف عنبر او در کمند باش
خواہی کہ فیض و انتہا یابی در ابتدا / از صدق دل بیا و ببین بہرہ مند باش
ہست یک نظر توجہ او بہ ز صد دوا / از درد عشق خواجہ خود درد مند باش
محروم کس نگشت ز الطاف فیض او / ہرگز مخور غم دو جہان فرحمند باش
در راہ عشق چستی و چالاکی احسن است / بگذار کسل و سستی تو شل مند باش
محمود عاقبت شود از فضل حق یقین / در زیر حکم شرع محمد بہ بند باش

سن یک ہزار دو صد و نود و پنج بود … مقبول سمع شیخ شدہ مسرور و مند باش
گل بصفر بگیں تو کہ یافت ختم شیخ … مسکین بشاہ و شیخ عصر فتحمند باش

محمود شکر کن کہ تو ہستی غلام او
فانی بشو بہ پیر خود و ہوش مند باش

جو پڑھا لا الٰہ الا اللہ … اور محمد نبی رسول اللہ
بخشے گئے سب عمر کے اسکو گناہ … اے خدا بس ہمیں ایمان ہی اچھا
اسی کلمہ پہ رکھ ہمیں ثابت … ہے ہماری خدا یہی حاجت
نام سے تیرے دی ہمیں لذت … صورت غیر سے ہو بس نفرت
قبر عذاب سے یقین و بچا … جو کہ ستر ہزار کلمہ پڑھا
ہے بشارت ہمیں مسلمانوں … کلمہ ایمان ہے یقین جانو
آگ دوزخ ہوئی حرام اس پر … اور فضل خدا ہو میرے بسر
اور جنت کی ہے یہی کو نجی … پڑھتے تھے جس کو سب نبی و ولی
مشکل آسان ہوا اسی کے سبب … اور مسلمان ہوا اسی کے سبب
ہو شفاعت یقین اوس کو نصیب … جو قبول لے یہہ پاک دین الحبیب
نفس شیطان اگرچہ ہے دشمن … ایک کلمہ ہے یہ تو قلعہ امن
پڑھتے ہیں مومنان خاص و عام … پہہ دمیدہ ہے انکا صبح و شام
افضل الذکر ہے یہی کلمہ … جس سے خوش ہوتے ہیں رسول خدا
ایسے کلمہ سے حال آتا ہے … جذبۂ ذو الجلال آتا ہے
کعبۃ اللہ کے ہے غلاف اوپر … اسم اللہ و لا الٰہ کا ذکر

[illegible]

اور روضہ ستی کے پردہ پر — زرہ کے تاروں سے ہے یہ تیار اظہر
سن تھا بارہ سو اور نو جب ۱۲۹۰ھ — ماہ محرم میں یہ ہم لکھا ہوں جب
یہی کلمہ پڑھاتے ہیں پیران — خواجہ نقشبند شہ جیلان
پیرو مرشد میرے ہیں سائیں شاہ — دست پاک پڑا اون سے کر تو بہ

پونچا چاہے جو منزل مقصود
اسی کلمہ میں ہو فنا محمود

محمد ہیں عقدہ کشائے غریبان — وہ بخشا کرینگے سب خطائے غریبان
نبی سے ہوئی ابتدائی غریبان — اور اون سے ہی ہے انتہائے غریبان
تمہاری بدولت ہی خیر الوریٰ سب — جو ایماں کی دولت ہے پائے غریبان
ہوا ہے نہ ہوگا ازل سے ابد تک — محمد سوا رہنمائے غریبان
دل و جان و ایمان تصدق کروں ہم — کرم سے جبکہ پائے غریبان
تیرے خاک در کی مجھے آرزو ہے — کہ وہ خاک ہے طوطیائے غریبان
مدد آپ کی گر نہ ہوتی محمد — نہ بر آتی ہرگز رجائے غریبان
کیا وصف رب العلیٰ نے تمہارا — رکھے ہے رتبہ کیا پھر ثنائے غریبان
ہے استادگی کل کی انگلی بقدرت — ہے نام محمد عصائے غریبان
ہے اسم مبارک ہی حضرت کے بیشک — سفر ہے کھلی بلائے غریبان
ترحم تمہارا ہی ہے تا بحر آدم کو — مریضوں کو بس ہے دوائے غریبان
ہوا کل کا مظہر وجود معلم — عدم سے ہوئی جب بقائے غریبان
ہوتے عاصیوں کی ہیں جا از لیں — محمد جو ہیں پیشوائے غریبان

[illegible]

حمایت سے کرامت کی روز جزا میں
ہے ملجا و ماوا برائے غریبان

شفاعت کی رضا حضرت شفیع الوریٰ کو
یقین دل سے ہین آرزہائے غریبان

تیرا فیض عالم مین جاری ہمیشہ
بجز تیرے ہرکان نوائے غریبان

بجز مصطفیٰ کے کسی پاس ہرگز
نہین ہے قیامت مین جائے غریبان

ابوبکر عمر و اور عثمان بے شک
چہارم علی پیشوائے غریبان

تو بخشے نہ بخشے ہمین بیکسین
تیرے آستان پر ہین آئے غریبان

رہے نسبت یہہ محمود کی پیر و مرشد
وہان جام کوثر کا پائے غریبان

قصیدہ در بیان ہجرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد محمد محمد کہان ہین
مدینہ ہے جس جا محمد وہان ہین

مکان سے ہے یہہ ظاہر
وہ باطن مین موجود ہر دو جہان ہین

محمد محمد محمد ہین سب جا
محمد سے قایم زمین آسمان ہین

تعین سے نسبت تعین کو ہوتی
جو ہے لاتعین بے نام و نشان ہین

ہوئے شہر مکہ مین حضرت تولد
اسی شہر مین پہر ہوئے بہی جوان ہین

ہوئی عمر چالیس کی تب خدا نے
نبوت دیا جب کئے یہہ بیان ہین

خدا ایک ہے مین محمد ہون اوسکا
وہ معبود برحق یہہ جہوٹے بتان ہین

کئے آپ نے تیرہ برس یا دعوت
نہ مانے ستائے وہ بس کافران ہین

کہے بوبکر سے محمد نے ایک شب
نہ ایمان لائے یہان مشرکان ہین

دیا حکم ہجرت کا ہمکو خدا نے
چلو بوبکر تم مرے رازدان ہین

محمد نے آخر کو چھوڑے یہ مکہ | ہوئے پھر مدینہ کی جانب روان ہین
ہوئے رونق افزا مدینہ کے اندر | گئے لیکے انصار اپنے مکان ہین
غلامی میں باندھے کمر جان و دل سے | خوشی تھی حبیب خدا میہمان ہین
خلوص اونکا دیکھے تو فرمائے حضرت | یہہ انصار میرے ہین اور جان فشان ہین
وطن ہے مدینہ محمد کا اب یہہ | حیات و ممات انکے ہی درمیان ہین
جبتک اسی شہر مین تھی سکونت | اسی کی زمین مین اب تو پنہان ہین
ہے مابین روضہ و ممبر کے میرے | او رجنت کا ٹکڑا محمد جہان ہین تو
ابوبکر صدیق عمر کی زیارت | ہر کس جا ہوئے ہین کے سرور روان ہین
تین حجرے مین بس عائشہ کے یہیون | محمد ابوبکر عمر ایک جان ہین
حیات النبی ہین بلا شک محمد | سمجھتے ہین امت مین جو نکتہ دان ہین
میری زندگی بعد امت یہہ سمجھو | محمد یہہ روضہ کے اندر جہان ہین
زیارت ہے گویا ملاقات میری | بس جا آکر جیسے ملے دوستان ہین
ہے واجب شفاعت کا کرنا میرے پر | زیارت قبر کی جو کرتے یہان ہین
شفاعت کرونگا مرینگا جو اس جا | یہ ہی جا مدفن کہ بس واصلان ہین
نہین ہین جدا اونسے جو ہین دو پیارے | ملاقات کرتے ہین جو چار خاصان ہین
فنا ہین ولی سب محبت مین میری | شان اونکی کیا ہے وہ پیر زمان ہین
نہ دیکھا ہو جنت کے گلزار جسنے | وہ دیکھے مدینہ کے گلستان ہین
ہے خرمے کی جا بحر و نہر شربت | ہو اسپر جنت کی نہر یا سروان ہین
بلندی درختون کی اونکی سبزی | وہ خرمون کی سرخی عجب خوشنمان ہین

نہ بارش ہے اس جا جو بارش بیابان کے / وہاں اب رحمت کی نہریں رواں ہیں
ہے رحمت وہاں رحمت العالمین کی / وہاں شوق سے جائیں جو عاصیاں ہیں
شجر بیر خرما در تمر شہد سے تر / یہاں کیسے رطب ہیں یہ کیا لذتاں ہیں
زمین وہاں کی ریتی نہیں ریت سچ ہے / سمجھتے ہیں موتی انہیں عاشقاں ہیں
سمجھتے ہیں وہ خاک کو واں کی مرہم / زمانہ میں جو اونکے خستہ دلاں ہیں
دوا ہے شفا ہے وہ سر سے ہے مٹی / گناہگار بیمار جو بے کساں ہیں
زمیں واں کی ہے فرش مخمل سے بڑھکر / سمجھتے ہیں دلمیں یہاں جو شہاں ہیں
ہر ایک آدمی میں رحم بس بھرا ہے / غریبی کو دیتے وہاں اشتراں ہیں
شراب محبت سے سرشار ہیں سب / زہے خوب وتا بہ کل جو کہ باشندگاں ہیں
ہے وہ خاک کیا خاک سمجھا ہے تو نے / نہیں کیا وہ مرہم جو زخمی دلاں ہیں
وہ گیسوی احمد کا پرتو پڑا ہے / وہ دیوار و در وہاں سے عنبر فشاں ہیں
مہکتی ہے خوشبو عطر سے زیادہ / مدینہ کے کوچہ عجب گلستاں ہیں
بلاہای دارین سے ہے وہ محفوظ / ہمیشہ مدینہ میں امن و اماں ہیں
کوئی اسپہ غالب بھلا کیونکر ہوگا / ملائک مدینہ کے جب پاسباں ہیں
براہیم ادہم تھے شاہ بلخ جو / زمین مدینہ کی جو قدرداں ہیں
دئے چھوڑ وہ مسند گل کو جسمیں / فضایل ہیں جن کے بہت داستاں ہیں
مکیں ہیں مکاں کو ہے عزت محمد / اسی عزت کی صدقہ میں سب عزتاں ہیں
وہ شہر مدینہ کو دولہا بھی ہے / مکیں آپ ایسے کہ جان جہاں ہیں
بہار مدینہ ہمیشہ رہیگی / اسی باد صرصر کے صدمہ کہاں ہیں

ترنم ہے ذکر النبی چو طرف سے — ورد و درود کی آواز شور نغمہ ہیں
مقولہ ہمارا ہے ایسا محمدؐ — مدینہ میں ہمیں ہی باغ جنان ہیں
نہیں ہیں جدا اپنے عاشق سے یکدم — درِ دل کی سنتا ہو پرستی نہاں ہیں
کف پای مسکین کا کحل البصر کر — وہی پاک مرشد ہمیں راز داں ہیں
گنہگار ہیں ہم تم اشکے ہو شارع — یقیناً یقیناً نہ ہم بیگماں ہیں
جدا کب ہے محمود محمود سے یہ — یہہ ہم آپکا ہے تمہیں اپنی ہیں
ملا ہے جدا ہے یہہ کیسا ہی نکتہ — فرق ایسا جیسا زمین آسمان ہیں
سمجھ تے محمود خان کا یہ نکتہ — ہو نقطہ نیچے تو محمود جان ہیں
وہ نقطہ ہے اوپر غروری خودی کا — تواضع کے بعد محمود جاں ہیں
گرا دے وہ نقطہ کو اور ہو جا نیچے — اسمیں سمجھ والے کہاں ہیں وہ انساں ہیں
فنا ہو بقا ہے جدا ہے ملا ہے — وہ نقطہ ہو نیچے تو محمود جاں ہیں
جزا خیر دے پیر کو میرے اللہ — بتایا وہ مرشد جو فیض رساں ہیں
ہے نام اونکا مسکین شاہ پیرکا — مسلوک رہی اللہ کی [illegible]

شغل اسم اللہ سے محمود کرنا
یہی ذکر محمود لعو جان ہے

مشہور اولین ہو ند کو ر آخرین ہو — سردار انبیا کے نہ رحمت العالمین ہو
دندان کی روشنی سے جب مسکرای واللہ — سوزن کو عائشہؓ نے دیکھا وہ تابین تھا
تہا جسم پاک ایسا جسپر نہ بیٹھی مکھی — سر پر نہ تہا سایہ ایسے تو ماز نین ہو
جبرئیل کا مکان تھا جو سدرہ منتہی ہے — احمد کا لامکان تہا کیسے وہ جانشین تھا

ہر ایک نبی ولی کے ساقی ہو تم محمدؐ — مخزن ہو فیض رب کے مقصود طالبین ہو
ستر ہزار فرشتہ پڑھتے ہیں درود ہر رات — زندہ در روضہ اندر تم خاتم النبین ہو
کربل کی جس زمین پر حضرت امام اوپر — خنجر سے جس شقی نے مارا وہ ظالمین ہو
توبہ مین کر تو جیتی کب تک غرور مستی — کر جلد توبہ اسوقت از جملہ تائبین ہو
مرشد کے واسطے سے آیا ہے فیض دلبر — مسکین شاہ کامل راہ دان اور راہ بین ہو

یک لحظہ نا ہو دوری جا شاہ سے گر حضوری
خاصان حق کے دل مین محمود جانشین ہو

احمد کے وہ سخن ہین جنمین نہ شک ہے ہرگز — اون کو کہے جو جھوٹا بوجہل کا ذہین ہو
جسدن کہ انبیا سب بولینگے نفسی نفسی — امید ہے ہم کو تم سے شافع المذنبین ہو
مستور ہو سفر کر ہوسے الٰسن کل تجلی الٰہی — کر ذکر دل مین اللہ در حلقہ ذاکرین ہو
ہو معتقد تو دل سے پیران سلسلہ کا — ہو جا غلام اونکا در سلک خادمین ہو
سب دوستان حق سے رکھ اعتقاد اچھا — منکر کرامت اونکا از جملہ منکرین ہو
ماں باپکو تو میرے بخش اے خدا فضل سے — پر نور کر قبر کو مغفور والدین ہو
تم کہان اے مسکین محمود کو لے کر مکین — ہر بحر مین دہ عمگین دیدار ربا والدین ہو

محمود کی دعا ہے محمود کے خدا سے
محمود ہے تام جیسا ویسا ہی صالحین ہو

قصیدہ در بیان جنگ احد

جب جنگ احد سے میرا یوسف وہ پھر آیا — حوران مدینہ کا کیا حال ہوا ہو
نکلے تھے مدینہ سے وہ خود عائشہؓ بی بی — آیات جناب حق کے تا حکم ہوا ہو

دندان مبارک کو لڑائی میں اٹھا کے
ٹکڑوں پہ شہادت کے کیے کفار بڑا ہو

آلودہ کئے خون سے کیوں دو نبی کا
جس پر دندان مبارک کا خود عاشق وہ خدا ہو

تھی فاطمہ بیٹی جو رسول عربی کی
یہہ پر تھی وہ وضو بنایا جو خون سے بھرا ہو

لاتے تھے جو سے وہ چھاتی پالی کو سر پہ
ایسا ہی تواریخ مدارج میں لکھا ہو

والشمس الضحی جس کی قسم کہا یا نہا طالب
ان چاند سے منہہ پہ یہ ظلم کیسا ہوا ہو

داڑھی مبارک سے گرا خون یہاں تک
پیا در اٹھے نے جذب کیا ہو

قطرہ جو گرے میرا زمین پہ تو مرے یہ سب
او بیٹا عذاب او تیرے زمین سے نکلا ہو

مالک بن سنان جو صحابی تھے نبی کے
کرکر وہ تبرک پیے خون تاکہ شفا ہو

دو رخ سے بچا جس نے پیا خون مبارک
عاشق جو محبت سے پیا اس کو شفا ہو

جبرئیل نے مانگے تھے وہ دندان مبارک
تعویذ کرونگا اسے گر مجھ کو عطا ہو

ارشاد نبی ہو تو میں کفار دل کو ماروں
تا بار دیگر تم کو نبی کچھ نہ ایذا ہو

فرمائے ہوا میں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ
کیا خوب شفاعت کا وسیلہ یہہ ملا ہو

اٹھونگا قیامت تو میرے امتی ہوجا
دندان محمد کے اوپر رحم خدا ہو

نسبت سے ہے تیری خالق و خلقت کی یاری
امت کو میری کیا تو بخشنے کا خدا ہو

عبداللہ عمیہ تہا اور عتبہ بن وقاص
عبداللہ شہاب ابی خلف روسیا ہو

ان چار شقیوں نے کیے آپس میں عہد تھے
مارینگے محمد کو تا دین او نکا گھٹا ہو

یہہ جانے نہیں دین محمد کا قوے ہیں
خطرہ تہا یہہ شیطان کا جو دل میں جما ہو

سے الثار ہوئے چار جو دشمن تھے نبی کے
کیسے وہ خرابی سے مرا اسکو سنا ہو

یہہ چار تھے یا پانچ سب نے کہنا راشد ہے
کیسے وہ خرابی سے مرا اس کو سنا ہو

ایک برس کے عرصہ میں مگر بعض اسیر ہو — لفرین سے احمق کوئی زندہ نہ رہا ہو
گردن میں لگا تیر نبی سے ابن خلف کی — خود دست مبارک سے نبی زخم کیا ہو
چلاتا تھا اس طور گویا بیل کے مانند — تھا زخم ذرا لیک وہ سوزش سے جلا ہو
کہتا تھا محمد نے مجھے نیزہ سے مارے — زندہ نہ ہونگا بس میرا کام ہوا ہو
دشمن جو محمد کے ہیں کفار منافق ہو — ڈالے گا جہنم میں خدا تا کہ سزا ہو
گر تجھکو شبہ ہے تو بیان دیکھو قرآن — سبعین مراۃ جو سورہ میں لکھا ہو
ہے خلق محمد کا گلستان گل شاداب — خود بینی دیا چھوڑ جو بو گل کی سونگھا ہو
محمود کا خلق کسب نہیں فضل خدا ہے — محمود ایاز اپنے نبی پر سے فدا ہو
سو جان کو قربان ہوا اپنے نبی پر — مردار ہے وہ لاکھہ برس گرچہ جیا ہو
عبد اللہ ابی تھا جو منافقوں کا سردار — دے جامہ مبارک کا کفن اسکو سنا ہو
بیٹا اوس کے پڑھے آپ جنازہ کی نماز — کیا رحمت عالم نے رحم ختم کیا ہو
کی عرض عمر نے یہ منافق تھا بڑا — اوس نے عمر سے کہو جو مینے کیا ہو
پیچھا نہ تیرے کرو کہا کو لڑتے — کہ معاف گذر جاؤ جو کچھ اون کی خطا ہو
ایک بیٹا منافق تھا اصحاب نبی کا — صالح کی یہہ خاطر سے دعا اپنے منگا ہو
پھر حکم ہوا حق نہ پڑھو اس کی نماز اب — لا اصل علی قسم سے علے قبر کہا ہو
گر مانگو دعا اس کے لئے ہاشمیہ دس بار — تبدیل نہ ہو بس جو کہ تقدیر لکھا ہو
ستر سے زیادہ میں دعا مانگونگا اسکو — اللہ نے مختیر جو مجھے اس میں کیا ہو
کیا و بالی نہ تھی ہندہ نے حمزہ کا کلیجہ — ہے معاف گناہ ہندہ وحشی جو کیا ہو
سینہ ... اور پاتھر کہو نکلیا — جسکا نہ کنارہ نہ عمق اور پتہ ہو

اونکی بھی سرشت تھی جو رکھتی تھی کدورت
واہ میرے نبی آپ عجب سینہ صفا ہو

ہلتے تھے لب پاک قبر مین ہی کفن مین
تادیر رہا اسکو صحابہ نے سنا ہو

کیا بردیہانی تھی وہی اب جو کفن ہے
سرخی وہ کنارہ کی کیا اسرار چھپا ہو

عارف وہی مسکین شاہ ہین انکی غلامی
محمود تو کر انکی محبت مین فنا ہو

قصیدہ دربیان جنگ بدر

یارب جو اٹھون قبر سے شہدار بدر رہو
اون مین سے تو تیرہ کے میرا ساتھ حشر ہو

پوچھے تھے نبی بدر مین کیا کہتی انصار
اب جنگ بدر ہوتا ہے کفار ونکو تو مار

صدیق و عمر سے بھی صلاح مشورہ کو لیا
فرمائی نبی دیو صلاح مجھکو تم با غور

صدیق و عمر عرض کئے ہاتھ لیتو تلوار
چارہ نہین ہے جنگ سوای شہ ابرار

بس اونکو دعا دیکے پیمبر ہوئے خاموش
تھے منتظر اس بات کی انصار کیون خاموش

درگاہ مقدس مین نبی کی وہ ادب سے
کی عرض کہ بیعت ہوئے ہین آپکے جیسے

جسدن سے کہ وہ ہاتھ مین ہاتھ ملا ہے
وہ دست نبی آپکا نین دست خدا ہے

بیعت کئے تھے ہم نے نبی تم سے جبکہ
مشہور حرم آجتک ہے بیعت عقبی

جسدن سے کہ بیعت کئے اور کلمہ پڑھے ہم
بے زر ہین غلام آپکے جو چاہو کرو تم

ہم کو ہے یقین آپ ہو محبوب خدا کے
مسکین شاہ کا مقصود ہے بس شہ کی رضا ہے

کس کا ہے نصیبا ملے دست خیر البشر کا
انگشت مبارک سے ہوا شق القمر کا

جو خاطر اقدس مین نبی آئے سو فرمائین
حاضر مین غلام آپکے جس جاکے لیجاین

بیعت کا تھا جو وہ زقرار اب بھی وہی ہو
یہ جان ہی اور مال ہیچ اب سب ملک نبی ہو

ارشاد نبی آگ میں گر جاؤ تو گر جائیں　　کافر ہو اگر باپ تو بس کاٹ کو سر لائیں
گر حکم کریں ہم کو سمندر میں ڈوب مریں ہم　　تا ملک حبش شہر عدن تک ہی چلیں ہم
ہے برگ عماد نہ سم سے بہت دور　　ہم ساتھ تمہارے ہیں چلو نیص کے گنجور
ہم لڑینگے ثابت ہیں جو دشمن سے لڑو آپ　　ہمراہ رکاب آپکے ہیں اب نہیں ہے تاب
خاطر نہ رکھو باپ نہ بھائی نہ پسر کی　　کیسا تو نبی آپ کی صحبت سنے اثر کی
فرمائے نبی وعدہ کیا ہم سے خدا نے　　نصرت و فتح بدر میں ہو فضل خدا سے
شیطان بن آیا تہا سراقہ کی شکل پر　　پر بھاگ گیا دیکھا فرشتوں کا جب لشکر
مسعود نے بوجہل کا جب کاٹ لیا سر　　رمضان کے مہینے میں فتح ہوئی تھی بدر پر
تہا دشمن اللہ نبی کافر ملعون　　ہے شکر خدا مر گیا اس امت کا فرعون
بس بارہ سو نو دس کے اوپر سال ہے محمود　　اس نفس ابو جہل کا سر کاٹ لے تو زود

محمود کو برکت ہے نظر شیخ عمر کے
کیسا شہ مسکین کی توجہ نے اثر کی

تعریف محمد کی بھلا کس سے ادا ہو　　توصیف میں جس ذات کی جب ذات خدا ہو
بیچون ہوا چون ہوا چون سے بیچون　　یہاں سنتے تھا تو نکالیا بس تو ہوا ہو
نبیو نکو کہا عبد گنہ گار دن کر اول　　صیغہ میں علینا کے کلام حق کا لیا ہو
ماضی ہے نہ مستقبل نہ سال ہے نہ مہینا　　گفتار شہ عرش قلم لب پہ لیا ہو
عاشق کی خطا مثل خطا سین بلال ہے　　بس عشق وہ محمود کلام از رب نہ تہا ہو
ہم نام محمد کا ہے جو نام لے محمود　　بس خوف ہے کیا اوسکو جو امتی ہوا ہو
کس رتبہ پہ جاویگا مسکین تہارا　　کون اوسکو بلا دے گا جو تم سے نہ خفا ہو

مخدوم ہون سکینوں مین سکین چھوٹی — مقبول دعا کر میری حاجت یہی سدا ہو
سکین جسے لبعہ تمنا سہی پیسہ کیا — سکین کریگا تجھ بیچ وصل نہ جدا ہو
تھا حسن وہ یوسف کا صحیح مشتبہ دنیا — تکمیل تک خلاص صحابہ سنے جچکہا ہو
گرچہ کہ صحابہ نہ ہوے انبیاء اقدس — کیا فرق صحیح اور صحیح مین نہ ہوا ہو
جب پیر نہو کامل مرید عاشق صادق — اس پیری مریدی سے بھلا فائدہ کیا ہو
جب پیر مکمل ملے اور طالب صادق — ہان فضل خدا شامل ہو اور قرب خدا ہو
عارف وہی سکین شاہ ہین پیر مکمل — کر اون کی غلامی اور محبت مین فنا ہو

سن بارہ سو نود کے اوپر سات ہے محمود
شعبان کی نیدرہوین جو ختم کیا ہو شروع

سمجھایا کہ معظم ہے کعبہ دو — تصدق دل کعبہ دو کعبہ کا سمجھ کر گرادو
ہے دل صاحب دل کا سمجھو تو کعبہ — کسی صاحب دل سے دلکو ملادو
نکلیا تو وال اور ہو جائے سچ حال — ہمین بحر وحدت مین ایسا ڈبا دو
رہے ذکر اللہ ہو دل مین ہر دم — خیالات غیر دل کو دل سے مٹا دو
اگر جائے جان نہو غم سرمو کو — محبت نبی ایسی دل مین جگا دو
ہے درد جدائی مین کیسے محمود — اٹھے دائمی وصل حق کا ہوا دو
بجھا دو کوئی اسم کہ کشتی اترے — اے خلاصیو جلد لنگر اٹھا دو
کرو یک نگاہ توجہ سے مرشد — محبت یہ دنیا کی دل سے گھٹا دو

ہے بنور سے زر پیہ باندہین محمود
سے تیز و را وسکو یہان سے اڑا دو

اول مدینہ ... ہمکو دکہا دو — پہر اس بعد مکہ بہتر دکہا دو
کہاں ہم ... پر نالہ زر ہیت — حطیم اندر احرام حج کا بندہا دو
کب آو یگی ... سہارا ... کو — غسل آب دریا سے ہمکو کرا دو
کہاں ہم ... ساقی آب زمزم — ذرہ تشنہ لب کو وہ پانی پلا دو
ہے کس ... زمزم کا چشمہ — یہ آتش ہجران کو اس سے بجہا دو
[illegible] — شکم سیر زمزم وہ مجہکو پلا دو
ہے کس جا ہو وہ ملتزم ... — وہ دیوار کعبہ سے سینہ لگا دو
کہاں حجر اسود ہے جنت کا پتہر — وہ کونے میں کعبہ کے بوسہ دلا دو
طواف قدوم ہے طواف زیارت — ہمیں باب اسلام سے داخل کرا دو
صفا و مروے میں ... لگو — پہر مروا پہ محرم کے سر کو منڈا دو
ذبح دنبہ ہو یا شتر گاو بکرا — پہر احرام حج کا منا میں کرا دو
بس اونچاس کنکر کو مزدلفہ سے — سر شیطان کو ہفت کنکر سے بہگا دو
لے دسویں ... [illegible] — رمی جمار واجب ہے مسئلہ سنا دو
کرو اہل حرمین کی تعظیم و توقیر — خبردار ان اونکا دل مت دکہا دو
قیامت تلک گر رہے بیچ کعبہ — نہ ہو گا ادا ایک سر سے سنا دو

نہ ہو وصل جب تک کہ محبوب محمود
تو دیدار مرشد سے اوسکو شفا دو

کوئی سورہ الم تر کیف پڑہا دو — اور اس بادشاہ ابرہہ کو سنا دو
گرانے کو کعبہ کے لایا تہا ہاتی — سیہ تو دکہلا سبکو قصہ سنا دو

مقابل مین کعبہ کے ملک یمن مین
بنایا کلیسا تہا اوس کا جلا دو

کلیسہ تہا گر بہ جواہر و زر کا
اب اوسکو جلالت حق سے ڈرا دو

تہا ملک یمن مین تخت گاہ اُسکا
اب یہہ قدرت حق حبش تک بتا دو

گرانے کو کعبہ کے لایا تہا لشکر
اب موجود ہے راہ منا مین بہگا دو

فلک سے اترا یا لشکر ابابیل
سوار فیل اسپ ابرہہ کے گرا دو

یہہ چڑیون نے آنکر بڑے سرباتہون کو
کیا کیسا غارت سو ذلت ذرا دو

فقط چکنی مٹی کی ہی گولیون مین
دو تجون مین ایک چونچ مین ایک سا دو

ہے قرآن مین سورہ الم ترکیف
شرح کرکے تفسیر قرآن پڑہا دو

مفصل ہے تفسیر عزیزی مین قصہ
اگر ہو شبہ کس کو اب منگوا دو

نفی کعبہ کی ہوگیی عین اثبات
اب یہہ عزت کعبہ دالی بڑہا دو

کیا عزت کعبہ ایک فیل محمود
لجق نام محمود سب کو بتا دو

رکہا سر بہ سجدہ دیا گہٹنون کو ٹیک
ادب خانہ کعبہ سارا سکہا دو

اب پایا ہے اسلام نے زور و قوت
کفر کے اب دشمون کو سارے گہٹا دو

محبت رکہو دل سے اللہ نبی کی
جان و مال اونکی راہ مین لٹا دو

ہوئی ہم سے حج اور عمرہ مین تقصیر
برائے خدا معاف وہ سب کرا دو

رہے یاد ایک شیخ مسکین شاہ مولے
یہی حج اکبر ہے سبکو سنا دو

سن بارہ سو نود پہ ہے آٹہ ہجری
یہہ مسکین محمود کا دل تہا دو

پڑہو شوق کعبہ مین اشعار محمود کو
محبان مانند کا شوق اب بڑہا دو

جدائی میں کعبہ کی کٹی عمر ساری ۔ دم آخری جام وصل کا پلا دو
شکر ہے اگرچہ ہوئے سن حج گیارہ ۔ سبق اب حقیقت کعبہ پڑھا دو
مسلم ملیگی جزا خیر تم کو ۔ ہمیں حج کے احکام سارے سکھا دو
ہوئی ساتویں کو حج ذیحجہ جا ہے ۔ حطیم اندر احرام حج کا بندھا دو
کہاں ہے وہ میقات یلملم ۔ کوئی حد حرم بیچ داخل کرا دو
ہے ہشتم ذیحجہ مقام مسجد خیف ۔ نماز پانچ مسجد میں پڑھا دو

ولہ

قیامت قریب ہے اور آخر زمانہ ۔ مسیح فتنہ دجال سے اب بچا دو
ہو بیماری جس کو جذام و جنون کی ۔ مدینہ کا خرما ذرا سا چکھا دو
مرض عشق کو اس دوا کا اثر ہے ۔ مدینہ کی تھوڑی سی خاک شفا دو
مثل ہے کہ چھپتا نہیں عشق اور مشک ۔ سبھی میں تم اسو جو چھپی ظاہر کرا دو
چھپے کب تلک خام پتھر میں کیری ۔ اب بازار میں آم پختہ بکا دو
خدا عشق محمود کا خود ہے حافظ ۔ گمان بد سے محمود کا دل بہت دکھا دو
مرض عشق ایاز سے ہی اختیار اب ۔ اوسے جلد دیدار کی اب دوا دو
سلامت رہیں پیر مسکین شاہ میری ۔ اب دیدار کی اپنے لذت چکھا دو

خوش آواز ہو مثل جنو میاں جو
قصیدہ اب محمود کا تازہ سنا دو

اگر دیکھ پاویں یہ مشتاقان خدا کو ۔ کروں اونکے قدموں پہ قربان جان کو
جسے سمجھا اپنے محبوب کی ہاں ۔ ہے لازم چھوڑ غم سبھی نا تمان کو

شمع پہ پتنگ سا شہید ہے کسی کا [illegible]
کروں ادا میں محمود پہ قربان جانکو

یہ دل رہا شہر نگاہ [illegible] ایسا
کہ کرتا شور زمین آسمان کو

ہے یہ عالم [illegible] حسرتنا کو
سدا ارمان سے گیا لا امکان کو

زبان میں بزرگوں سے [illegible]
اگر نہ ایسی قوت سے دیگیا کو

جو چاہتا ہے سو ہے [illegible] کی قوت
[illegible]

یہی التجا محمود [illegible]
[illegible]

[illegible]

ہے یہ قصیدہ [illegible]

[illegible] دیکھا [illegible] ایمان خدا کو
تو [illegible] دیکھ کر [illegible]

[illegible]
قدر مہمان کی ہے بس میزبان کو

[illegible]
جب دیکھیگا حرمین کے ساکنان کو

[illegible] کہ حاجی وہ مہمان عزیز
یہ دعوت ہے بخشے گناہ عاصیانکو

کہاں ایسی قسمت جو نسبت ہو شہر کی
سمجھ ہم سے بہتر وہاں کی خزان کو

اگر کاش اتنی بھی ہوتی جو نسبت
مجھے لیجاتا میں سر فلک شان کو

در کعبہ اللہ کا جو ہووے مسکن
شہنشاہ سے افضل سمجھے دربان کو

اگر دیکھتے کعبہ یوسف زلیخا
نکرتے کبھی یاد مصر و کنعانکو

یقین کرتے اپنا جگر پارہ پارہ
اگر دیکھتے [illegible] یوسف کی شانکو

نہیں چین ہوتی ہے عاشق کو [illegible]
[illegible] وہ اپنے [illegible] کو

خدایا کب آویگا وہ دن بھلا ہے
[illegible] دیکھینگے ہم قافلہ اشتران کو

سفر پورب کا کرین اہل ہی نہ ظاہر
بتایا ہے کہ پچہم ہے اصفہان کو

بتایا نشان گہر کا مکہ مین اپنا
کہان ان سے ہو ظاہر محرم پہلا نشان کو

رکہے وقعت نہ کیون ہو وہ اس گہر کا
بتایا ہے عشق پر لطف نشان کو

تڑپتا نہ دیکہا ہو گر عاشقون کو
مدینہ مین جا دیکہہ سے زائران کو

سنا ہی نہ ہو درد دیکہہ جا کر تماشہ
کہ کرتے ہین کس طرح قربان جان کو

کہان یہہ مزہ ہے سفر مین آ دیکہا
ذرہ چکہہ مدینے کی شیرین زبان کو

بہت سا اثر ہے یہ عربی زبان مین
تو دیکہہ اہل مکہ سے عربی زبان کو

سکندر کا ایسا کہان تہا نصیبہ
جو ہے بخت محمود ان حاجیان کو

کہان سرکشی مین مجنون کے ہے نسبت
بہاتے ہین لبیک شور و فغانکو

نہ دیکہا ہو گر حال مجنون کا لیلے
تو دیکہے دن عرفات کی حاجیانکو

کہان ہے اب سردار اس قافلہ کا
سنا دو جرس ناقہ کے ساربانکو

دعا ہے یہ محمود کی یا رب خدایا
سلامت رکہہ مسکین شاہ زادانکو

نہ دیکہا ہو دنیا مین جو عاشقان کو
تو جا دیکہہ مکہ مین اب حاجیان کو

کیا جذبہ دل سے عاشق کو مجنون
کیا ہول عاشق نے دونون جہانکو

ہزارون تو کیا بلکہ لاکہون سے عاشق
بس آتے ہین حاجت دار الامانکو

ستارہ فلک کو بہی ہے یہ تمنا
کہ دیکہے حرم کے ذرا آستان کو

نہ دیکہا ہو جلسہ دربار شاہی
جو دیکہا ہو حرمین کے عالمانکو

ہر ک منزل ادا دشت وقت پر
سنہال ارتبہ جان شتر گران کو

مقال اربعہ جمال شادی کے سب سے
بلا مار فیقان ہم سے لے زبان کو

جدا جبکہ پڑتا تو مست ہوتا جبال
تخیل ہوا تنگ گریاں مست عاشقان کو

ہر اک منزل اوپر اترتے وقت میں
یہ کہتا ہے اقبال اپنے میان کو

ہر ایک کی بیان سے ہو حاجت روا
سنو یہ قبلہ عالم انبیا و امتگان کو

بہت یاد کرتا ہے دل جبل رحمت
اور روضہ نبی نبیرہ او سکو بیان کو

کب آویگا میقات ہمارا یلملم
کہ باندھینگے احرام تمتع قران کو

پکارینگے لبیک لبیک سب
سناوینگے یہہ بلبلہ بحر بیان کو

سناویں کہ قرآن ہمرا اذن فضل
الٰہی نصیب کر میری دوستان کو

کب ہووینگے داخل ہم حد حرم میں
کرینگے جو تاثیر کو نغمہ سران کو

اتر کر سواری سے ہووینگے پیادہ
جب دیکھینگے مکہ کی عظمت نشانکو

منگینگے دعا ہم بعد عجز والحاح
کرینگے خوشی حبا عید رمضانکو

الٰہی برکت سی حج ساتوین کے
طفیل نبی بخش محمود خانکو

اگر دیکھوں میں عاشقان خدا کو
کروں اوسکے قدموں پہ قربان جانکو

جب ہووینگے داخل ہم باب السلام
لیجاوینگے ساتھ ہم سے علی رضوان کو

کرینگے خوشی سی اوسی وقت رونا
یہ کہہ دیا اپنے اس ساربانکو

کرینگے وداع اون کو انعام دیکر
سلام علیکم سب ہمراہیانکو

ہوا رہنما تو نے لایا حرم تک
مرے تک نہ ہوونگا تیری جانکو

کرونگا طواف اور پڑھونگا دوگانہ
سعی کر صفا و مروہ کے درمیانکو

کیا جب کا اصلاح کہلا بس وہ احرام
دعا تب بہلا اپنے تو دوستان کو

کے بہو رہینگے شب باش مزدلفہ
کرینگے منا مین کب قربانیان کو

کسیکا کیا احرام کب ہو سنگے فارغ
کرینگے طواف اور منڈینگے سران کو

اقامت منا مین کرین تین دن تک
اور ہر روز مارینگے کنکر شیطان کو

تو جب ہم سنگے یاد نماز صبح کے
تو کرو روا اپنا ختم خواجگان کو

ستر ہزار محمد دور فیض شب قدر
بخشدے فضل سے تو سب عاصیان کو

رکہا جائے ایمان دنیا مین رہیگے
زمین کعبہ قبلہ کیا انس وجان کو

نمونہ حشر ہے وہ میدان عرفات
کہ یعقوب بہولین وہ یوسف کنعان کو

کرینگے طواف اور کرینگے یہ سجدہ
جو دیکہین گے کعبہ کی عظمت وشان کو

ندامت ہو محمود مسکین سے اپنے
سمجہہ حبل رحمت تو اس سائبان کو

کہڑے کوہ عرفات پر ساری عاشق
زمین پر نظر ہے کبہی آسمان کو

برابر ہے اس جا گدا اور سلطان
جو احرام مسکین ہو شاہ وجہان کو

کیا نسبت ہے ممکن کو واجب سے دایم
کر قربت ہو مسکین شاہ لامکان کو

اگر تو ہے طالب تو حلقہ مین آجا
رحم آویگا خواجۂ خواجگان کو

کرینگے تیری دستگیری وہ ایسی
بچاوینگے شیطان سے اپنے ایمان کو

فقط ایک نگاہ توجہ ہو دل پر
کرے بس کرتی ہے یہ بقائے ایمان کو

ہین کامل مکمل میرے پیر اس وقت
دے ہاتہ نہین یہہ ہاتہہ تیغ زبان کو

میرے پیر کا نقشبندی ہے جہنڈا
بچایا تہا عرفات مین یہہ نشان کو

تھا نعلین بردار عرفات مین تو ‏ لیے ہاتھون مین دامان شیخ زمانکو
اسی طور روز حشر مین بھی یارب ‏ سکر ناجدا اپنے سے خاکساران کو
دعا مین بزرگون کی تاثیر ہے جو ‏ کہان ایسی قوت ہے تیغ و کمان کو

وہی حج اکبر ہے محمود تیرا
کہ بخشے غفور اس سے عاصیان کو

قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

خلق شاہزادے براہیم پہ خنجر چلا ‏ دھری تھی یہہ حسینا کی ستم ہوا دشوار ہوا
حلق پا ہرگز نہ کٹا گرچہ چلا سے خنجر ‏ تب براہیم کو اللہ نے بولا لیکن
زیر خنجر سے اسمٰعیل بچا کر بھیجا ‏ ذبح کیسا دنبا کا ہوا کرب و بلا
آٹھوین نوین دذیحجہ کے پڑا خواب ایسا ‏ کر تو قربانی براہیم یہہ سونا کیسا
گو سفندان و شتر ذبح کئی لیکن اور ‏ خواب دیکھا بین کو پڑا صاف سمجھے اسطور
حکم قربانی کا بیٹے کو کئے ہین شہہ نے ‏ دوست اسمٰعیل ہے محبوب جو پایا تم نے
صبح اٹھ کے کہے بی بی سو خلیل اپنے ‏ آج بیٹے کو تو ہاتھون سے غسل دیکے اپنے
ڈال کر سر مین دہ روغن کو پہر اور شانہ ‏ صاف زلفون کو وعینین کو بی بی کردیجے
مثل نرگس کے ہین آنکھین تو وہ سرمہ لگا ‏ جامہ پاک وعمدہ کو پہر اس تن پہ پہنا دو
ہاجرہ بی بی نے کئے عرض کہ ای دوست خدا ‏ آج لیجاتے ہو بچہ کو کہو کونسی جا کو
ایسا فرمایا کہ ہے آج ارادہ بی بی ‏ ساتھ لیجانا اسے کھانے کی دعوت ہیگی
دوست نے گھر کو محبت سے بلایا ہم کو ‏ دوست کی گھر یہہ جگر گوشہ لیجانا سمجھو
دیکھے رسی و چھری یا بولے کہ بیٹا چل آپ ‏ سوچ کے حیرت سے وہ بی بی نے کہا کیا ہے سبب

میرے بچے کو لیجاتے ہو ضیافت مین تم
کچہ رسی چہری لیا ہون تو ذبح ہم بند کرو
یہہ چہری یا دلسے ذبح کے لیجاتا نہو نہ
ایسا کہا کے وہ بی بی سے جو رخصت ہوچلے
راہ مین باپ بیٹے کرتے تہے وہ باتان ایسی
کہہ پیارے میرے دلبند تیر آمیا ر
آسمان اور زمین سب جنے بنایا ایسا
حال یہہ دیکھہ کر شیطان نے از مکر و کید
مان و باپ اور یہی لڑکا جو وہ ہو تینو
مرغ جان ان کا میرے جال کے دانہ مین پہنسے
خوب قابو مین میرے آئی ہین اتنے وقت
بن کے ایک شیخ کی صورت کہا دل مین اپنے
دل مین کینہ تہا وہ ظاہر مین کہا الفت سے
سب سے اول یہان آیا کہ جہان خاتون
بی بی صاحبہ نے فرمایا کسی دوست کی گہر
پر وہ مردود نے بولا کہ غلط ہے یہ سخن
وہ عفیفہ نے کہی اوسکو کہ تو سب جہوٹ ہے
باپ نے بیٹے کو اپنے بہی کہین مارا ہے
بولا دیگر کہا اوس نے کہ ابہی تم کو خبر

کام کیا رسی چہری کا ہے عقل اب جا کم
ہو لی جنگل سے لے آونگا مین ملے سہر
جبکہ پلٹین گا تو قربانی کرونگا اوس کو
بیٹا قربان ہو بر حکم وہ اللہ نہ ٹلے
دوست کا گہر ہے کہان باوا سو کہتا ہم کو
دوست بیچون کا خانہ کہان سبحان خلیل
اکل اور شرب کی حاجت سے مبرا ہو سلہ
دام وسواس مین جا تا کہ کرے صید قبیل
وسوسہ ایک کو بہی ہو تو خوشی ہو مجہہ کو
رنج بہی کرنے کا نہین دیکہا اونگا وہ بہی
مکر جو چاہون کرون پہر نہ ملیگی فرصت
دام مین پہلے وہ بی بی کو پہنسا تا اپنے
تمنے شاہزادہ کہان بہیجا سو بولو ہمسے
کر سلام اونکو کہا کچہہ ہے یہہ کہنا تمسے
باپ کے ساتہہ گیا کہانے مرا لخت جگر
مارنے لیگیا بیٹے کو تیرے بات یہ سن
عقل کچہہ تجہہ کو نہیں ابراہیم نے کیا یون
اب دیکہا و یا سنتے مین کہین آیا ہے
نہیں معلوم کہ اللہ کا ہوا اون کو امر

کر تو قربانی تیرے بیٹے کو اے میرے خلیل
خواب میں اٹھکر ذبح کرتا ہے اسمعیل

اس سبب اور گمان خواب سے پیغمبر کو
لگیا مارنے وہ مجھکو نہ چھوڑا سمجھو کر

جب سنے بی بی اس بات کو بولے آنا
وسوسہ ڈالنے شیطان یہہ آیا اللہ

میں ہون حاضر بسر و چشم قتل میرا بسر
راہ میں اسکی جو قربان ہو اولی خوشتر

ایک جان بیٹے کی کیا بلکہ میرے لاکھون جان
نام اللہ پہ تصدق کرون سر آن قربان

تو یہہ چاہتا تھا کہ اللہ سے ہو دوری میری
حیل نکل ہو ری شیطان یہہ صورت تیری

جب سنا اونے جواب ہو گیا دل میں مایوس
دوسرا مکر و تازہ کو نکالا افسوس کہ

راہ مین جاکے براہیم کو یو لا ٹھیر کر
اپنے بچے کو لیئے ساتھہ کدھر جاتے ہو

بولے کوئی کام کو جاتا ہون مین اس جنگل مین
بولا نہیں کام پڑا خواب تجھے جو شب مین

خواب کی بات سے لیجاتے ہو ہمراہ لڑکا
ذبح کرنیکا ارادہ ہے سو سمجھا تیرا

کیا ذبح اوسکو تو کرتا ہے خلیل اللہ اب
خواب پڑتے ہین ہزارون نہین سچے ہوتے

خوبصورت ہے بہت نیک ہے یہہ طفل صغیر
سنا ہزار دیکو نہ کر ذبح بس ایسی تیغ کبیر

بعد اس کے تو پشیمان بھی ہوگا عاقل
یاد بیٹے کی کرے ہاتھ ملے کیا حاصل

سن کر فرمائے مین جانا تو ہی شیطان گمراہ
کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہکر

دشمن جان ہے شیطان ہے تو مردود لعین
مکر تو بار دیگر ہے نہ کرنا یہہ کہین

آیت ان عبادی جو کہا ہیگا خدا
دسترس خاص یہ بندونپہ نہو گا تیرا

رو سیاہ ہوکے کہا ملعون وہ شیطان رجیم
دونون ثابت جو ہین انکا وہی قطع ہے رحیم

وہ ہے لڑکا نہ بہلنے گا دغا میری اب
باتون تیرین کو جو مانے تو نہین ہے عجب

الغرض اوسنے کہا جاکر اے اسمعیل
تجھکو لیجاتا کہان باپ تیرا ہے جو خلیل

در جواب اُس کے کہا اے ذبیح اللہ نے
پہر وہ ملعون نے بولا کہ غلط ہی یہہ بات
پہر جواب اُس کو سماعیل نے ایسا یہہ دیے
آجتک کوئی بہلا باپ نے اپنے ہی بیٹے کو
پہر کہا اُس نے کہ بس حکم خدا سے لڑکے
اُسکو بولے یہہ سماعیل ہے جب حکم خدا
یون روایت ہی کہ یون جبل سے آواز آیا
کہ یہہ آواز ہے جنگل سے وہ لے آدم مین
سنکے آواز دیو وہان سے وہی دوستِ خدا
وہ تہا شیطان کہ بس مکر و فریب اپنے سے
الغرض لبِ جبل پر گئے دونون ملکر
پہر شفقت سے کہا اُس نے کہ دلبند میرے
تیری مرضی ہے کیا اس مین تو کہدے عاقل
خواب مین دیکہے ہو بیٹے کو کرو اپنے خدا
حکم جیسا ہے کرو دیا ادا یا آیا ہو
ایک جان کیا کہ اگر لاکہہ بہی جان ہووے اگر
مین ہون تیار چلو جلد کرو ذبح لے جا
خواب کا حال وہ سنتے ہی سماعیل ایسا
دیکہہ ایسی وہ خوشی باپ نے ہو جز کے

دوستا نے ہم کو وہ دعوت مین بلایا اپنے
سر تیرا تن سے جدا کرنے کو چاہتا ہے بات
رحم دل بسکہ براہیم مین آیا میرے
قتل کر ڈالا براہیم کرے گا مجہکو
ذبح کر ڈالیگا پروا نہ کرے گا سن لے
مین نے اس حکم کو مانا یہہ نصیبہ ہی میرا
تیرا مدفن ہے اسی کوہ مین سو سُن گہبرایا
باپکو جلد ہو حیرت سے پکارا دن مین وہین
کنکرے مارکے بس جلد تو آجا بیٹا
تجہہ کو دینے کو دغا آیا تہا بیٹے میرے
خواب کا حال براہیم سنایا از بر
ذبح مین تجہکو کرون خواب تہا ایسا پیارے
سن کر اس خواب کو کی عرض خدا کے مرسل
خواب کرتا ہے رسولونکا وہ سچا ہے خدا
صبر چاہیگا خدا مین بہی کرون گا اچہا ہو
مین فدا کرتا سر ہو سنہ سیڑتا یہہ سر
کچہہ مروت نہ کرو میرے کرو حکم ادا کو
خوش ہوا اتنا کہ بس جامہ مین لپنے پہولا
بولا فرزند سے کیا وقت ہے ایسا بیٹے

تجھے پیغام کیا موت کا مین میری جان ہو
عوض کی غم نہین کچھہ مجھکو خوشیان ہو ہزار
ہے وہ فردوس رضا اور لقا سے اوسکے
لیک غم اور درد تمکو پدر ہے میرے
عمر بہر تم کو رہے رنج مجھے یک ساعت
گھر مین کیون خواب نہین مجھہ کو سنائی آقا
میری مان ہاجرہ بی بی سے مین رخصت ہوتا
دیکھہ صورت کو میری باتون سی کرتے وہ اگر
غم نہ کہا صبر تو کرنا کہ قیامت مین تجھے
ایسا فرماتے اگر خواب مین کہتا گہر مین
دونون تینون جو یہہ رہتے کہین دل بہرتا
مجھہ پہ اس وقت یہہ ہوجاتا عتاب اللہ کا
خواب مین سارا مفصل کہا اب تجھہ کو
چند وصیت کئے بیٹے نے کہا کہ اے بابا جان
ذبح کے وقت میرے ہاتھون کو اور پاؤن کو
پٹی آنکھون کو بندہو منہہ یہہ نہ دیکھو میرا
منہ میرا نیچے کرو اور چھری کرنا تیز
میرے حلقوم پہ پھیر دو گے چھری کو جلدی
میرے کٹتے کو خون آلودہ نہ ہونے دینا

غم کے عوض ہین خوشی کیا ہی سو کر تو بیان
دار دنیا سے کیا ہے وہ لقا میرے تئین
مجھہ کو آرام ہے یہہ جان کا دینا سن لے
جب تلک جیتی رہو فارغ یہہ نا ہو لوگے
رنج یہہ کیسا ذبح بیٹے کو کرنا اس وقت
خواب پوشیدہ رکہا تم نے نہ بولا شاہا
جو وصیت مجھی کرنا تھا سو کرتا بابا
مین تسلی سے یہہ سمجھاتا کہ امان صبر کر
اجر دیگا خدا فضل سے بخشیگا تجھے
جوش الفت پہ تیری مان کو جو ہوتا لبریز
مان سے بچہ کو جدا کرنے کے لئے آنا پڑتا گھر
کہ براہیم نے بس حکم یہہ ٹالا کیا
کر محبت سے پیچیدہ زمین کوئی حائل ہو
سوا اف گستاخی کو کرنا کہ جب بہت نادان
نزدیک تعصب یہ رہی ہے جگر کرتا یہ ہو
جوش پدری سے نہ اڑجاتی کلیجا تیرا
تیز ایسی کرو شعلہ سی ہو لب آتش ریز
حلق کٹ جائیگا کچھہ مجھہ کو نہ ایذا ہوگی
میری مان ہاجرہ بی بی کے حوالہ کرنا

جاؤ گے جب تو سلام اوسکو یہ کہنا پیار — سونگہتے جا تو یہہ جامہ تو یہہ جینا پیارا
خوش تو رہنا کہ شفاعت مین کرونگا تیری — نار دوزخ سے بچاؤنگا ہے امان میری
جب تو دیکھیگی کسی لڑکے کو میرے جیسا — یاد کرنا میری صورت کہ تہا بیٹا ایسا
سن چکے چند وصیت تو خلیل اللہ نے — جوش باطن سے رو آنسو کو گرایا اپنے
روئے اتنا کہ وہ روتے سر عرش اور کرسی — آسمان اور زمین رونے لگے اوسکو رو دی
تہے ملائکہ جو سماوات پہ ان سب نے یون — رو کے بولے کہ رحم کر دے خدایا اونکو
باپ روتے تہے ادہر بیٹا ادہر روتا تہا — سننے والونکا جگر رونے سے بس پہٹتا تہا
عاجزی سے وہ تسلی دے کہان والد کو — کیجئے تا کہ یہ زاری رونیکو ذرا سا روکو
حکم اللہ مین اگر دیر کہین ہوئیگی تو بڑہو — دل نہ پہر جائے ذبح مجھکو یہہ جلدی کرلو
الغرض دونون نے پڑہ کر یہہ ثنا ایسی دعا — کیا درگاہ مین اوس کی جو ہر چیون و چرا
راہ مین تیری الٰہی ہمین رکہنا ثابت — صبر دینا ہمین روشن ہو ہماری حاجت
صادق الوعد رسولاً تہا جو وہ اسمٰعیل — دل مین خوش ہو کر رکہا سر کو جب عبد خلیل
آفرین آفرین اس باپ پر اور بیٹے پر — حکم خالق سے سر فرزند پہ اپنے جو سر
بیٹے اپنے کو وہ رسی سے جکڑ کر باندہا — پٹی آنکہون کو بندہا بسم اللہ دہ خنجر کو لیا
پہر کیا عرض کہ اے باپ میرا ای وہ فلفر — کہول دے بند یہہ رسی کہ ہوا ہون مین ضعیف
واسطے اوس کی رضا کے مین خوشی کر آیا — جان دینے کو ہون تیار یا آیا ہمیں سے
دیکہتے ہین جو فرشتے تو کہین گے ایسا — واہ براہیم کے بیٹے نے بہت خوب کیا
وقت قربانی کے ہاتہون کو نہ یاد نکو بندہا — جان اپنی دیا عاشق ہے بے شک بچا
حق طاعت ہے بہت خوب چہوڑا رسی — فکر سوچی تہی مجھے ایسی کہا مین اپنی

پھر خدا یوں نہ کہے مجھ سے کہ ای اسمٰعیل — دست و پا بند نہ کئے کیا تھی وجہ کیا ہو دلیل
جان دینے کو بس پیش کیا تھا شاید — بہ خوشی اوسکو نہ منظور تھا آنا شاید کو
بیٹا ایسا ہین تیرا کہ جو وہ بھاگ گیا — بندا وس پہ ہو جو فرمان نہ مانے تیرا ہو
الغرض اپنے جگر گوشہ کا کہنا سن کر — اوسکو سجدہ مین رکھا بند کو کھولا اوسپر
واہ خلت پہ براہیم نے پوری یہ کیا — حکم اللہ کا سنا بیٹے کی پروا نہ کیا
ہو کے تیار وہ بیٹے پہ چلایا خنجر — بولتا تھا یہ زبان سے کہ ہے اللہ اکبر
بس اسیدم یہ ندا آئی کہ جبریل امین — لے خبر بندے کی جا اوس کو بچانا تو وہین
کی مکان سے جبریل نے ایسی جلدی — آئے ایسا کہ وہ خنجر نہ چلا تھا جو اسے
جس طرف مونہہ تھا چھری کا تو اُسے لیکر آپ — حلق پر بیٹھ گیا مونہہ کو پہرایا وہ شتاب
حلق ہرگز نہ کٹا گرچہ چلایا خنجر — سچ کیا خواب ندا آئی ذبیحہ مت کر
ہم نے بھیجے مین فدیناہ بذبح دنبہ — ذبح کر دنبہ کو اور جان بچالے اس کا
صدقت الرؤیا تھا وہ خواب سو سچا کیا — ہم جزا دیتے ہین محسن کو اسی طور بجا
شانمین اوسکی فدیناہ بذبح سنا — اوس کے بدلہ مین دیا ذبح مین دنبہ اپنا
شرح اوسکی ہے بہت طول نہ لکھا محمود — ختم کر مانگ دعا اوسے جو ہے رب ودود
یا الٰہی بہ طفیل اس کے جو ہے اسمٰعیل — رحم کر اوسپہ کہ تیرا ہے جو یہ عبد ذلیل
زیر فرمان وہ مرشد کے ہمیشہ یہ رہے — تا دم زیست خلاف اوسکی رضا کی نکرے
اس زمانہ مین ہے وہ شیخ عصر مسکین پناہ — قلب بیمار کو بس کرتی ہے یک اوسکی نگاہ
رہیں دنیا مین تو ایمان سلامت لینا — تابع شرع نبی رہ کے اسی مین مرنا
دمبدم مانگتا جاتا ہے دعا یہ محمود — خاتمہ خیر ہوا اور نہین ہے مقصود کچھ

۷۸۶

قصاید عربی تصنیف پیر و مرشد حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ ناندیڑی قدس سرہٗ

یا قوم العرب و العجمی صلوا کثیرا — علی النبی العربی بشیراً و نذیرا
یا سید الانبیا و یا خاتم الرسل — ما را اینا فی العرب والعجم مثلک نظیرا
ھذا النبی و انا اشھد با اللہ — فی وصف النبی قبل الوحی قال بحیرا
من قبل ولادتہ نبینا محمدؐ — شاھد ورقہ نوفل و تبع بن حمیرا
یا سرا دنی فتدلی قاب قوسین — سبحان الذی اسری بعبدہ اسری
فی حقک لولاک لما خلقت الافلاک — فی نعت محمود املا نظماً و نثرا
یا راکب رفرف و یا راکب براق — یا خارق حجابات سما فلک و نورا
یا ساقی بیر زمزم و یا ساقی کوثر — یا راکب فرسٍ و بغل قصوی لعبیرا
امی والی روحی فداک احمدا — حیٌ فی قبرہ فی قبۃٍ خضرا
لا فرق من بینی و بین حبیبک — وارزقنا شفاعتہ الحبیب یوم النشورا
فی نعت النبی قلم ولسان عاجز و قاصر — لا حاجۃ لوح قلم قرطاس دبیرا

محمود مریض عشق حبیب انت طبیبی
لا حاجۃ لی الا دعا خاتمۃ خیرا

یا رب بحق مسجد و محراب و منبر — بحق شباک النبی کل امت مغفورا
یا رب بحق جبل عرفات و جبل نور — احد ابو قبیس و حیرا و ثورا
یا رب بحق مسجد نمرہ و مزدلفہ — فی ھذا الزمان مسجد خیف مشہورا

یارب بحق رکن مقام میزاب واسود — از رفا حج وعمره صفا سعی مشکورا

یارب بحق سیدنا ابوبکر الصدیق — فاروق وعثمان علی بحرا غدیرا

یارب بحق عمی نبی حمزه وعباس — اصحاب جلیل مجتهدین فی امر خطیرا

یارب بحق قرة العینین حسنین — فی کربلا اہل بیت معه فاطمه صغرا

یارب بحق کل بیت احمد مرسل — طهر قلوب المومنین کالحق تطهیرا

یارب بحق سابقة الایمان خدیجه — فی حب النبی فی انفقت کل مالا کثیرا

یارب بحق زوجة النبی عایشه صدیقه — قال النبی فی حقها کلمنی حمیرا

یارب بحق امهات المومنین تسع — سوده وحفیظه وحبیبه وجویرا

یارب بحق ام سلم زینب طلحه — ماریه قبطیه براهیم صغیرا

یارب بحرمت بنات النبی اربع — ام کلثوم ورقیه وزینب فاطمه زهرا

یارب بحق کل مهاجر وانصار — اصحاب نبی کلهم کالشمع منیرا

یارب بحرمت قدوم نور حبیبک — خرج من نا نذیر جمع ظلمة وکفرا

یارب بحق کل حبیب مشرق ومغرب — ارحمنا جمیع غربا مساکین فقیرا

یارب بحق عرس غلام علی شاه دهلی — لا تحرمنا فی فیض وبرکات کثیرا

یارب توسلنا بجاه قطب الاقطاب — مسکین شاه نقشبندی فی هند شهیرا

فی بلده حیدرآباد دکن عارف باالله
لا شبه فی هذا زمان شیخ کبیرا

[illegible] اسعد بلغنی زیارت — من قبل مماتی فی الحیات الف مشکورا

الحمد لمن ارانا شیاک النبی — مملو من العطر مشک صندل عبیرا

الحمد لمن وصلنا دار حبیبی
اذّینا صلواة اربعین فی مسجد نبوی
لا تحرمنا باب شفاعت بنبیک
یارب بحرمت شباك النبی احمد
الله تقبل منّا حج و زیارت
یارب بحق معلمنا محمد علی رضوان
بحق مشایخنا عبد الغنی مفتی
جئنا فی حضرتك یا سید مرسل
یارب بحق خواجہ سرار روضہ محمد
یارب بحق لبیك حجاج بیت الله
یارب بحق اولاد النبی طیب و طاهر
یارب بحق میمونہ ماریہ قبطیہ
عام الف و ماتین و تسعین و تسعہ

شرفنا من الفیض و برکات کثیرا
اقرارنا صلواة و سلام و جهہ حضورا
محتاج الی بابك سلطان وزیرا
وقفنا صلواة و سلام لیلاً و نهارا
یسّر الجوانی تخیّب حج مبرورا
رضوان و امین شیخ دلایل و شکورا
صاحب طریق نقشبندی شیخ کبیرا
مزجاجات و تجاوزت وزنا و کثیرا
سلطان و یاقوت و قیروز سرورا
ارحمنا علی محمود مسکین هندی فقیرا
قاسم و براهیم و کل صغیر و کبیرا
ازواج النبی ام سلم قمراً منیرا۔
قل حسبی الله وکیل نعم النصیرا

یارب بحق شیخنا مسکین شاہ مولا
بلغنا من محمود صلواة سید بشیرا

یارب بحق کل نبیٍ و ولیٍ
من قلب قریبٌ و من ابدان بعیدٌ
عریان من العلم جهل تشبیه و تنزیه
مجنون صفت فی عشق مجازی لا حقیقی

ارزقنا زیارت النبی حج مبرورا
من طرف طالب محب محبوب احد قنبر تبیرا
قدمت وصل عریان و من غیر کثیرا
فی ذات بحت لا تعین فیض کثیرا

من سبع وستین بقیه عمرنا ضایع وباطل | ماعرفنا سرعشق کما ساقی الضمیرا

فی شهر ربیع مولود النبی ختمنا قصیده
بعنا من ارواح مشایخنا فقیرا۔

یارب بلقد نصرکم الله ببدر زکو | ورزقنا زیارت شهیداحد وبدر
یارب بحرمت محمد وابوبکر | فاروق وعثمان علی بحر عذیر
یا ساقی بیر زمزم ویا ساقی کوثر | یاراکب بغل وفرس قصوی لعیرا
یارب بحرمت حسن والحسینا | الفاطمه بنت النبی بنت صغیرا
یارب بحق امهات المومنین کلی | ازواج النبی عایشه کل احد وعشر
یارب بحق خدیجه سابقة الایمان | ازواج النبی عایشه خاص بنت ابوبکر
یارب بحق آسیه وهاجره ساره | ادخلنا من ایمان فی الدنیا فی قبر
یارب بحق ستة انبیاء اولوالعزم | ارحمنا علی جمع غنی وفقیر
ادعونا بجاه سوره جمعه ویوم | فی شهر صفر تاریخ محمود شنبه وعشر
بحرمت الم ذالک | واکشفنا من اسرار ومقطعات لقر
یارب بحق سوره والفجر لیالی | وفقنا اطاعتک لیل وفجر
یارب اذقنا برد عفو ولعفوا | من نخل مدینه لذیذ تمر وثمر
لاحاجت دعا لا لم لنا اعطیت ری | اسقنا من شراب حبک من کاس خمر

یارب بحق سوره یوسف بن یعقوب
القو علی وجهه قمیص یوسف مصر

یارب بحق سوره الم نشرح لک صدرک | الشرح الهی من معرفت لصدری

یا رب بحق سورہ قدر انّا انزلنا — اعننّا علی ذکرک فی لیلت القدرِ
یا رب بحق هذا شهر مبارک — اعطی کل حوائجنا مع العسر والیسرِ
یا رب بحق سورہ نور نور محمدؐ — واکشفنا من النور کـ فی قلب البصرِ
یا رب بحق سورہ وانشق القمرِ — لا تبعد من قرب حسن وجهک قمرِ
یا رب بحق سورہ هل اتی الآخر — نجنا من آفات و مصائب دهرِ
یا رب بحق کل مهاجر و الانصار — فی حب نبی مثل نجم عاشق بدرِ
یا رب بحق سورہ فاتحہ والاخلاص — هبلنا خلوص نیت و یارکنا فی خیرِ
یا رب بحق سورہ انا اعطینا — اعطینا من الحوض یشرب و طهرِ
یا رب بحق سورہ اذا جاء نصر الله — انصرنا علی اعداء دین فتح و نصرِ
اعلموا ما شئتم غفرت لکم کلٌ — فی حقهم اصحاب بدر جا خیرِ

یا رب بحق الم تر و لی الاف
نجنا من الخوف و امنا من قهرِ

یا رب بحق سورہ مزمل و مدثر — فضل من نجاسات دنیاء عذیرِ
یا رب بحق سورہ طٰہٰ و یٰسین — اغفرنا جماعة مومن و مومنه تبد
یا رب بحق سورہ کھیعص — اصحاب کهف کلهم سبعة نفرِ
یا رب بحق سورہ ص ق والقرآن — ء عجرنا من قرات قرآن فی حرف اخیر
یا رب بحق سورہ حمٓ الا مرا کر — سهل لنا من کل امورات خیرٍ
یا رب بحق سورہ ق وص القرآن — آجرنا من قرآن فی حرف اخیر
یا رب بحق آیات قرآن و حرفات — نجنا من النار و طوفان بحرِ

یارب بحق سورہ نور سورہ براھیم ... نجنا من النار وطوفان بحرٍ
یارب بحق جامع الخیرات ولد شیخ ... فی الحب کا الیعقوب عزیز لیوسف مصرٍ
یارب بحق سورۂ یونس وھوا ... خلصنا من حبس موت دنیا عراضیٍ
یارب بحق سورہ مریم ام عیسیٰ ... احفظنا بجمیع اخوان محمود بهتان غرٍ
یارب بحق آدم وحوا وموسیٰ ... اھدنا صراط مستقیم کالھم نصرٍ
ما یعرف ضم وفتح کسرہ لی سکون شل ... قلت ھذا من محبت حبیب فی سکر
یارب توسلنا بجاہ قطب الاقطاب ... مسکین شاہ نقشبندی فی ھند شہر
فی بلدہ حیدرآباد دکن عارف باالله ... لا یوجد فی ھذا زمان شیخ کبیرا

محمود مسکین بلاد ھند فی ناندیڑ
اضعف عبادک لا یعلم فی شعرٍ

نقالوا ایھا العشاق مسکین ... الی عرصات عرفات الوادی
طریق العشق لا مبداء وختم ... ولا بعدُ ولا قرب کل احادی
انا رب العلی اسمی غفورٌ ... غفرت کل ذنب السمیع منادی
ندا فی قلب مومن یوم عرفه ... ولا خوفٌ ولا تحزن عبادی
سرقت الناس عشقی کل حسدٍ ... فلا یبقی عطائی الکباری
الٰهی بیک حجاز ان محرم ... الٰهی بلغ المحمود مرادی
الٰهی اغفر الذنب خطیه ... بوالدین مشایخ واوستادی
کہ شیخ عبد الشکور صاحب دلاویل ... امین واحمد ورضوان اوستادی
افوض امرنا رجی الی الله ... که ان الله بصیرٌ بالعبادی

الف الف صلواة و السلام — علی النبی بتول والامجادی
ولا ملک من دینار درهم — سوالفنی عن الجنت والفوادی
معرا عن جمیع اعتبارات — مبرا من تعینات العبادی
قلوب المومنین فی اصالح — الهی عشق حبک فی الفوادی
ثلاثة تا تبین واحد الف عالم — دعاء مستجب بادی العبادی
بحق سیدی مولوی الشیخ — که مسکین شاه عارف ذی اعتمادی
ملاذ ملجاء قبله وکعبه — طبیب قلب مریض دوا عبادی
دعا مسکین فی حق مریدین — الهی والروح جمیع اولادی

الهی ارحم الفقرا و مسلین
علی جمع حضور محمود رشادی

الهی ارحم باسم اعظم قدیم ذاتک بلا مثالی
فناء ممکن وجود حادث یا حی القیوم لا یزالی
لا ضد و لا ند لا حد الی محیط کل شیء بسیط
منزه عن جهات سته لا تحت و لا فوق یمین شمالی
لا ابتداء لا انتهاء اول و آخر ظاهر و باطن
فی ذات بحت معرا معبود وری الوری من فهم خیالی
مقام قاب قوسین اولی فی لیل سرا بنص قران
اشاره نحن اقرب الیه وصال بے کیف اتصالی
لا تحزن ان الله معنا ثانی اثنین اذ هما فی الغار

میت وھو امعلم شغلی فقیل خواجہ امیر کلالی
نظر شفاءٌ کلام دوا ءٌ وصحبتک نور الضیاءٌ
انا مریض من ھجر حبک وطال شوقی الی الوصالی
طبیب حاذق ملاج واثق فی السیر جعفر وفیض صادق
من اھل بیت بنی لاریب وانت تعرف جن بہ حالی
استقامت فوق الکرامت علی الشریعت والطریقت
وانت اکرم من سین القوم فکیف منک اخفی حالی
الھی انت ستار کریم وانت بر روف رحیم
وانت غفار رزق حلیم ارزقنا یارب رزق حلالی
لا عالم ولا مشائخ قاضی لا محتسب لا وزیر سلطان
عبید ذلیل لرب جلیل عبید حبشی حضرت بلالی
لا صوت داؤد لاحسن یوسف لاصبر ایوب لاشکر نوح
لا صادق الوعد ذبیح پیمبر خلیل حسبی قبل سوالی
لا شاعر مثل حسان فصیح فی نعت احمد مدح بلیغ
لا مثل لقمان حکیم طبیب مریض عشق طالب وصالی
فاین آدم فاین حوا فاین مریم فاین عیسیٰ
من دار دنیا زار کل یبقی وجہہ ذوالجلالی
فاین مطرب فاین داؤد فاین عشق ایاز محمود
فاین یوسف فاین یعقوب تحد دامثال قیل قالی

دعاء یوم عاشورہ لاہر دقبول وقت ظہر خصوصاً

عام الف بعد ثلاثة مایة احد عشر یارب استجب لی

لاحترمنا من وصال مرشدی فی وقت هذا قطب ارشاد

خصوصاً مسکین شاہ نقشبندی عارف باللہ طریقہ عالی

بحق خواجہ نقشبندی بحق مظہر جان جانان

عفو قصورات محمود ہندی کنت نسیان من خیالی

الٰہی انت برؔ رءوفٌ رحیمٌ کریمٌ وحلیمٌ

اغفر جمیع ذنوب یارب اللہ محسن ستار جلالی

ترکت آداب مجلس شیخ غریق بحر ندامت هیهات

رأیتُ من صحبتك اکسیرٌ من الحضوری الی الجالی

اللہ جمیلٌ یحب جمالی	
اللہ اللہ اسم جمالی	

حدیث قدسی المال مالی شرح معالی فقرا عیالی

من لم ینفق مالی علی عیالی فهو فی النار ولا یبالی

بحق شهیدہ ٔ احد بدر بحق شهداء کربلا کل

بحق قرة العینین حسنین والاول واصحاب ذو الکمالی

بحق کل اہلبیت اصحاب الٰہی اغفر جمیع ذنبنا

ما بین محب محبوب سرّ لا یعلم الا ذو الجلالی

این طبیبی وقلب روحی سراج بینی فی التبیله المعراج

وانت شمسی وانت بدری وانت قطبی اسماہ ولی
الٰہی ارحم بحق خواجہ نقشبندی صاحب طریقۃ
وبحق شاہ من بحر الّٰہ فی ہذہ اجواھر غزالی ولی
فاین سلطان فاین یاقوت فاین فیروز بلال حبشی
محب صادق خدام ومضطر عاشق مسکین محمود خصالی
لا دعوی علم لا دعوی تقوی احاجت باب سلاطین امرا
انا فقیر مذنب حقیر خدام مسکین فخر کمالی
لا تحرمنا صحبت مرشدی وقت ہذا کبریت احمر
قطب ارشاد اسم مسمی مسکین خلق محبوب افعالی
الٰہی نعوذ من شر کل من مکر شیطان نفس خبیث
الٰہی اغفر جمیع ذنبا باسم ذات اللہ جلالی
الٰہی ذات صفات تعالی منزہ اقدس وہم خیالی
الٰہی ارحم یا اسم اعظم صفت جلالی ویا جمالی
وانت سید اولاد آدم قریش جدک بنی ہاشم
فی حال مضطر مریض عشقک مثال مجنون بیابانی
خصوصاً محبوب قلوب مسکین محمود اقبال محمود خصالی
خصوصاً مسکین شاہ نقشبندی محمود افعال محمود خصالی
یا رب بحق النبی المصطفٰی العدنانی بحق ابو بکر وعمر عثمان علی ذی شانی
جئنا الیک یا نبی اشفع لنا عند ربی الف صلوٰۃ والسلام علی النبی عدنانی

طه ولسين الذى حتى نبى فى قبره — انت النبى ختم النبى احمد نبى لاثانى

ادخل مع حزب العربية بين نبى الملك عرب — فى باطنى قلبى عرب ظاهر عجم لسانى

اغفر لنا يا ربنا ذنب كثير من جهلنا — تبنا اليك يا تواب عمدًا خطا نسيانى

روحى فداك سيدى عبد ذليل خز سيدى — عدو مبين شيطان لعن شهوت والفانى

ارجو دعاء خيرك تحرك لنا شفتيك — احسن كما احسن لى من جود واحسانى

يا رب بحق انبيا والاوليا والاتقياء — ورزق رضاء وحبك والمعرفة سبحانى

لا غيرك معبودنا لا ملجاء مقصودنا — ليلًا نهارًا شغلنا فى السر والاعلانى

يا رب اذا اجابنا عونا معينا زنبينا — والنصر على عدونا النفس والشيطانى

يا رب بحق ليل القدر حتى مطلع الفجر — خير من الف شهر تنزل ملائك روحانى

يا رب بحق باب السلام بلغنا فى دار السلام — ورزق طواف بيت الحرام بالصدق والاتقانى

اقبل الهى دلنا الا ومن اعما لنا — شاهت الوجوه فى الكفر والطغيانى

سنه وسنين وثنتين الف بعد هجرة النبى ١٢٧٢ — هذا شهر رمضان شريف اسماء دعائى

سبع وعشرين فى رجب ليل جمعه معراج رب — افتح لنا باب الكرم بالامن والايمانى

يا رب بحق نقشبند خواجه بهاء الدين شيخ — اطهرنا من باب الفضل الروح والجمالى

محمود عبدك الذى عبد قديم سيدى — لله فلك رقبتى فى جودك لاثانى

محمود مسكين الذى محتاج الى باب الغنى

وسع لنا باب الغنى نجنا من عصيانى

ايا حبيبى دعاك حسبى قبول الى وانت ساقى — حضور قلبى بنفس روحى شفاء عمرى وكل بقائى

رفع بليات جميع آفات وقول فضل الفقير كرامات — وانت عاشق حب محمد وانت شارب شراب امانى

من سیف قاطع لا الٰہ ذبح نفس کافر لعین شد — مددیا شیخ عبد القادر جیلانی وانت شیخی ویا امامی
نزول رحمت عند ذکر المشایخ والاولیا والعلما — من اصحاب قلوب العارف مظہر علی الارض بستانی
الٰہی ارحم وانت اکرم ضیف مسکین ابن آدم — عدو آفاق وانفس النفس انجالت من الامثالی
قریب بعید بالحق واحد کلام عجمی کلام عربی — لاحاجت من لسان ناطق سکوت عاشق بالفاظ معانی
الٰہی نجاتا من کید ابلیس دجال وفتنہ شر — جماعت مسکین امت احمد دعا مقبول یا رحمانی
قدوم یدیک والعین علی الراس جہان بشاکر وہ ضیف — خرج من نا ندیر جمیع ظلمت من نورانیات والکفر طاغی
فاین آدم فاین نوح فاین موسیٰ فاین عیسیٰ — فاین احمد محمد شافع حی نبی قل اللہ باقی
خفی واخفی حجاب نفس ومن حبل الورید لا در باب — لطیفہ لا نفی تقول الی الا کنتم حی من الاجبالی

کرامت اولیاء حق و معجزات انبیاء حق
عقاید سنت جماعت حق سواد اعظم طریق مکی

قطعہ تاریخ وصال حضرت پیر و مرشد مسکین شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ

متفق صوفیان ہیں اس پر سب — نزع کے وقت دیکھے ہلتے لب
ہوا الہام شاہ مسکین کو یہ — مجلس واعظ ختم کرنا اب ہے
۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ رحلت حضرت مولوی احمد خیر الدین صاحب قبلہ

زیرا قدام پیر جو ہو دفین ہے — اس کو ملتا مقام علیین ہے
پہونچے اپنی مراد کو خیر الدین — آج کرنا ختم دسب واعظین
۱۳۱۵ھ

بیت

حال دنیا کا دیکھ محمودا ہے — کیا تھا اور کیا ہے اور کیا ہوگا

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مقصود اصلی از تالیف و تشریح فائدہ خلق اللہ اور بیان اظہار علت غامض ہے
تو بندہ مولف خاکسار بے مقدار عاصی پر معاصی فقیر حقیر بعید الوطن سید نفیفہ
ساکن گندف ملک پنجاب ضلع پشاور حال مقیم پانڈر کوڑہ۔ ناظرین باتمکین
خدمت مین عرض رسا ہے کہ اگر کسی جا خطا سرزد ہو تو بفحوائے والانسان
مرکب من الخطاء والنسیان پردہ عفو سے چھپائین۔

جب تلک طے نہ ولایت ہوئے صغرا کبرا
کہان قالب نے بھلا فیض نبوت دیکھا

ہے کہ اس شعر مین رمزیات
اے جان من و اے جانان من جاننا چاہئے
بسیار اور منافع کثیر واسطے خریداران اعمال کے ہین مگر بسبب عوارض مخفی
اور مہمومات غیر متناہی کہ دائم الحال اس احقر کے ہین بیان نہین ہو سکتے
لیکن بحکم ضرورت انجام سخن بدینجا کشید کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ بر بیان ضروری
چند نکات کہ عبارت از ولایت صغرا و کبرا و درو قول ملحدین است لاجرم صورت
بستان بخاطر ریخت از رابطہ نجاسہ و از خامہ بیانہ سپردہ می آید۔ لہذا نشستے
نمونہ از خروارے برائے ناظرین بضاعت تا دیدہ ظاہر کردہ مے آید۔
اے عزیز باتمیز سالک صاحب حال رہبر راہ اہل کمال گوہر درج شریعت

وحضرت طریقت آگاہ برج معرفت وحقیقت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا پیر ومرشد محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیری نے شعر مذکورہ بالا کو کس طرح مطالب عجائب ونکات غرائب کے ساتھہ مزین کیا ہے گویا بحر عمیق متلاطم حقیقت اور دریائے زخار منظم طریقت مین غوطہ زن ہو کے دُرج وحدانیت برائے تصدیق قلوب عوام الناس خارج کیا اور بازار شریعت مین ظہور کا تجلّے جیکا کر خریداران اعمال کو بتلایا ہے یعنی فاش اور ظاہر ہونا نبوت کا ممکن نہین ہے جب تک ولایت صغرا اور ولایت کبرا سے عبور نہو جائے مطلب اصلی اور مقصد دلی اس شعر سے تردید قول مخالفین کا ہے اور جن لوگون نے مفہوم مخالف سمجھا ہے وہ لوگ بارہا اغوائے نفسانیت اور ہوائے جاہلیت مین گرفتار اور صحرائے گمراہی مین تیز رفتار ہین جیسا کہ بعض صوفیون اور کرامیون کا اعتقاد ہے کہ ولایت فوق ہے نبوت سے لہذا المحقق عارف باللہ نے فرمایا کہ جب تلک سطے الخ اور مصرعہ ثانی کے جزاخر واسطے استفہام انکاری کا ہے۔ فافہم ولا تسئل۔

بیان قالب

اے عزیز باتمیز جاننا چاہیئے کہ لفظ قالب جو مصرعہ ثانی مین مکتوب ہے اس سے مراد کالبد اور جسم آدمی ہے جسپر ہیولا اور شکل انسان کا اطلاق ہوتا ہے اور لفظ قالب اور مابعد اس کے لفظ نبوت سے مراد یہہ ہے کہ انسان مظہر خداوندی ہے اور اس قالب انسان مین ظہور اس ذات پاک کا ہے کیونکہ فرمایا رسول مقبول صلعم۔ ان اللہ تعالے خلق آدم علے صورتہ یعنے خدا نے

پاک نے اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیساکہ اس مین تحقیق ہے ایک عارف مقام فرماتے ہین ؎ گر تجلّےٰ خاص خواہی صورت انسان بین ؏ ذات خورشد آشکارا اندراں خنداں بین ؏ یعنے حق سبحانہ نے اپنی ذات کو جسم انسان مین ظاہر کیا اگر تو چاہے کہ تجلّیٰ خاص کو دیکھے تو قالب انسان مین دیکھ۔ کیونکہ قالب انسان کامل مجموعہ غیب اور شہادت ظاہر باطن کا ہے۔ اور انسان سر اللہ ہے بیچ زمین کے۔ کاظہرت فی شئے کظہوری فے الانسان یعنے نہین ہے ظہور میرا کسی شئے مین جیساکہ ظہور میرا انسان مین ہے۔ کیونکہ انسان مجموعہ غیب شہادت ظاہر و باطن کا ہے اسلیئے انسان کو مراۃ حضرتین کہتے ہیں اور قابل صفتین بھی تمام رکھتے مین یعنے ایک حضرت وجود۔ دوم حضرت امکان یا ایک حضرت جمال دوسرا صفت جلال قال رسول صلعم اَلاِنسان سِرُ اللہِ فے الارض۔ ؎

عشق چون بنیاد در صحرا نہاد ؏ شور و شر اندر نہاد ما نہاد ؏ ؏
چون صنوبر قلب انسان راست کرد ؏ منزل انجا کرخت اینجا نہاد ؏ ؏

اور سوائے اس کے انسان موصوف ہے ساتھ صفات سبع حق سبحانہ کے یعنی سمیع ہے بصیر ہے اور علیم ہے کلیم ہے اور حی ہے اور قادر ہے اور مرید ہے۔ چنانچہ کسی شاعر نے اس صفات سبع کو شعر عربی مین جمع کیا ہے۔ ؎ حیاتٌ وعلمٌ وقدرۃ وارادۃ ؏ کلامہ حی البصار سمع مع البقار بلکہ انسان موصوف ہے تمام صفتون سے اسکے جیسا فرمایا حضرت نے کہ جو

شخص موصوف ہو دے ساتھ ایک صفت حق سبحانہ کے وہ بہشتی ہے
حضرت صدیق رض نے عرض کی۔ ہل فی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہا نیک
پس معلوم ہوا کہ انسان موصوف ہو تمام صفتیں حق سبحانہ سے اور یہہ مظہر
خاص حق کا ہے اور کیونکر مظہر خاص حق سبحانہ کا ہو گا کہ اس ہی قالب کے
مواخذ سے جل سلطانہ نے فرشتوں کو پیدا کیا اور علاوہ اس کے خلقت انسان
ذات نور الٰہی سے ہے اگر ظہور قالب اس ذات پاک کا نہوتا تو وجود کسی شئے
اشیاے ممکنہ سے ظاہر نہوتا۔ قال غوث الاعظم سئلت من ای شئے خلقت
الملائکۃ۔ قال عز و جل خلقت الملائکۃ من نور الانسان و خلقت الانسان من نور
ذاتی۔ سوال کیا غوث نے اے پروردگار عالم کس چیز سے پیدا کیا تو نے
فرشتوں کو ارشاد ہوا کہ پیدا کیا میں نے فرشتوں کو نور انسان سے اور
پیدا کیا انسان کو نور ذات اپنے سے۔ پس یہہ الہام مطابق حدیث
شریف کے ہے اول ما خلق اللہ نوری و روحی و عقلی و انا من نور اللہ
و المؤمنون من نوری و کل شئے من نوری۔ اول قطرہ دریاے محیط سے
سچا نور محمد صلعم کا تہا۔ اول وہ چیز کہ بطون سے ظہور میں آئی روح نبوی
تھی اور یہہ نور اور روح مصدر تمام موجودات کے ہیں۔ لولاک لما
خلقت الکونین بلکہ ظہور خدائی کا ظہور سے قالب حیات رسالت مآب صلعم
کے ہی لولاک لما اظہرت الربوبیۃ۔ یعنے کل موجودات وجود سے تیرے
ظہور میں آئے اگر تو نہوتا کون خدا کہتا اور کبریہ خدائی ظاہر ہوئی نہوتا وہ تو
گنج عالم نہوتا۔ کبھی تخم ظہور اللہ نہوتا۔ فافہم۔

رباعی

مظہر خاص بود انسان — نیک دریاب گر تو ئی عاقل
غیر او نیست ہر چہ می بینی — ہست انسان جملگی فاضل

بے شک کہ انسان مظہر خاص حق کا ہے کیونکہ خداوند عالم نے اس قالب خاکی کو مطیہ اپنا بنایا اور تمام خلق مطیہ انسان کا اور انسان خلیفہ حق کا ہے جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم کہ مین نے انسان کو مطیہ اپنا اور تمام خلائق کو مطیہ انسان کا یعنے مظہر خاص میرا انسان ہے اور ظہور میرا انسان مین ہے اور انسان مظہر تمام خلق کا ہے رباعی

چون ذات خود را د آسما نہاد — سر خود با آدم و حوا نہاد
ہر چہ باطن بود آخر شد پدید — ظاہر اندر انکہ اسما نہاد

اے عزیز قالب انسان امیر ہے اور باقی اسیر اور قالب انسان حاکم اور باقے محکوم اور قالب انسان خلیفہ حق کا ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ

ز مسجود ملائکہ آدم آمد — کہ نور پاک در وے بود مدغم
اگر این نکتہ دانستی عزازیل — ہزاران سجدہ آوردی دمادم

الانسان سری وانا سرہ - لو عرف الانسان منزلتہ عندی لقال فی کل نفس من الانفاس لمن الملک الیوم - یعنے انسان بھید میرا ہے اور مین بھید انسان کا اگر پہچانتا انسان مرتبہ کو اپنے جو نزدیک میرے ہے البتہ کہتا ہر دم ہر دم سے اپنے کہ مین مالک ہون اور مجھ ہی کو بادشاہی ہے۔ آج کے دن اور نہین ہے واسطے کسی کے سوا میرے - یعنی انسان سر اللہ ہے کہ ظہور ذات کا اسی صفت مین کامل ہے اور جب ذات

اسی مظہر مین ظاہر ہے پس یہ مظہر سر ذات ہوا البتہ ضرور کہے گا کہ آج کے روز بغیر میرے دوسرا کوئی صاحب اور مالک ملک کا نہین - پس اسیواسطے حق سبحانہ نے فرمایا کہ انسان سر میرا اور ہم ساز وہمدم اور ہم راز میرا ہے علاوہ اس کے قالب یعنے جسم وتن انسان کا روح اور زبان اس کے ہاتھہ اور پاؤن اور تمام وجود اس کا ظاہر کیا اللہ پاک نے واسطے اپنی ذات کے جسم الانسان ونفسہ وروحہ وسمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ رجلہ کل ذالک اظہرت نفسی لنفسی لاہو انا ولا انا غیرہ - یعنے تن انسان کا نفس اور روح اس کی اور سننا اور دیکھنا اوسکا - زبان اور ہاتھہ اور پاؤن اوس کے بلکہ تمام وجود کو اوس کے ظاہر کیا مین نے از روئے ذات کے واسطے اپنی ذات کے نہ وہ انسان مین ہون اور نہ مین غیر ان کا اسلئے عزیز فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ انسان ظہور تام میرا ہے اور مین ساتھہ ذات اور صفات اور اسمار اور افعال اس مین ظاہر ہون یعنے انسان نہ عین مین ہون نہ وہ غیر مجہہ سے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ - مصرعہ

مردان خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند

پس مطلق نہ مقید ہے اور نہ مقید مطلق - اگرچہ از روے حقیقت کے مقید عین مطلق ہے مصرعہ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی جس نے تمام مراتب کو طے کیا وہی انسان کامل ہے اور مقید سے مطلق ہو جاتا ہے قطرہ دریا سے ملتا ہے اور نور مطلق ہو جاتا ہے - ای جان من وی جانان من لیکن قالب پتلہ خاکی کو عرف عام مین انسان کہتے ہین اور ناطق بھی - مگر منطق والون

کی اصطلاح میں اِن دونوں لفظوں کو کلیان متساویان کہتے ہیں کیونکہ ہر ایک
کلی کے افراد دوسرے کلی پر صادق آتے ہیں یعنے انسان اور ناطق ہر دو
لفظوں کے مال لطرف دو قضیہ کلیہ موجبہ ہے کل انسانٌ ناطقٌ و کلُّ
ناطقٌ انسانٌ۔ یعنی ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان۔ اگر کوئی سوال
کرے کہ اِن دونوں لفظوں کا مفہوم واحد ہے۔ اور اس مفہوم کا اطلاق
ہر فرد بشر پر صادق آتا ہے خواہ کافر و مشرک و مرتد و مجوسی وغیرہ وغیرہ کیوں
نہوں۔ حال آنکہ یہہ دشمنان ایزدی اس نعمت غیر مترقبہ سے مایوس و محروم
ہیں کس طرح مظہر خاص ہو سکتے ہیں۔
جواب۔ لفظ قالب جو عبارت کالبد اور جسم آدم سے ہے یہ ہی مظہر
خاص ہے لیکن حرمان اس نعمت عظمےٰ سے عارضی ہے اور عوارض معتبر
نہیں۔ کیونکہ اسلام اصلی اور کفر و شرک وغیرہ عارضی ہے جیسا کہ فرمایا حضرت نے
کُلُّ مَولُودٍ یُولَدُ علے فطرت الاسلام الخ۔ جائے غور ہے فافہم
جواب دیگر اے عزیز باتمیز حضرات بزرگواران صوفیہ کے نزدیک
نام گوشت و پوست و نطق و صورت کا نہیں ہے بلکہ نام سیرت اور معنی
انسان کا ہے کیونکہ انسان موصوف ہے تین صفتوں پر۔ اول صفت ناقص
ہے دوم صفت کامل ہے۔ سوم اکمل۔ ناقص وہ کہ جو صفت حیوانی رکھتے
ہیں۔ کامل وہ ہیں جن میں صفت ملکی ہو۔ اکمل وہ ہیں کہ جن میں صفت رحمانی
حاصل ہو چنانچہ فرمایا ہے عارفوں نے اَلنَّاسُ علے ثلثۃ اَقسَامٍ۔ اَوَّلُھا یُشبِھُونَ البَھائِمَ
اُولٰئِکَ کَالاَنعَامِ بَل ھُم اَضَلُّ سَبِیلاً۔ کہ ہمیشہ ہمت ان کی اوپر کھانے پینے اور

جامع کے ہے۔ وثانیہا لیشبہون الانبیاء کہ ہمت ان کی سوا ے شوق
اور ذوق اور محبت ذکر و فکر حق نہین ہے۔ اور ہمیشہ غرق دریائے مراقبہ
اور مکاشفہ و مشہود اور عبادت کے رہتے ہین۔ ثالثہا لیشبہون الملائکہ
کہ ہمت ان کی بجز طاعت اور عبادت کے نہین ہوتی اور دائما مستغرق
اور صفات سے اپنے فانی اور صفات حق سے باقی۔ اسلئے آنحضرت
صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالے لخلق آدم علےٰ صورتہ و
علےٰ صورت الرحمن۔ مراد حضرت کی اس مثال سے یہہ ہے کہ ظہور خلق کا
اور جاری ہونا حکم الٰہی کا عالم خاص ہین کہ وہ وجود انسان کا ہے مانند
جاری ہونے اسرار روح انسانی کے ہے کیونکہ آدم مظہر تمام صفات حق
کا ہے اور غیر آدمی کو یہ مرتبہ میسر نہین۔ اور انسان متصف ساتھہ صفات ذات
کے ہین اور مظہر اتم حضرت حق کا انسان کامل ہے نہ انسان ناقص۔
ہو المراد۔ چنانچہ روزبہان شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب کشف الاسرار
مین یون تحریر فرمایا ہے۔ یک روز حالت غلبۂ سکر مین حق سبحانہ تعالی
نے ترکی قبا بستہ کلاہ کج سر پر مجھپر تجلی کیا مین نے دست اپنا دامن جلال
پر اُس کے مارکر کہا کہ قسم ہے حق وحدانیت تیری ذات کی مجھکو ایسا پہچانتا ہون
کہ اگر ہزار صورت سے آئے اور ہزار لباس عزت مین جلوہ کرے تو ازہر
مو تیری معرفت سے تغیر نہوگا اور ہاتھہ اپنا تیرے دامن سے نہ اٹھاؤنگا
جب تک کہ تجلی آجل اور کشف اعظم مجھپر منجلی اور منکشف نہ ہو تو اُس حالت
مین روزبہان علیہ الرحمتہ نے رہا اور تغیر نہ آتا بود ہو الکیونکہ حق سبحانہ بی نیاز

اور بے مثل اور بے چون بے چگون اور بے مانند اور لامکان اور قدیم ہے
اور بندہ حادث اور مکانی اور مقید ساتھہ جہت کے ہے اس سبب سے کہتے
ہین کہ دیدار دنیا مین چشم ظاہر سے ممکن نہین ہے اور نہایت محال ہے لیکن
چشم دل سے اوسوقت ممکن ہے کہ دل اوس کا اوصاف ذمیمہ سے باہر آوے
اور مقام موتوا قبل ان تموتوا کو پہونچے اور ساتھہ حیات قرب کے زندہ ہو تو
بیشک وہی قالب جو عبارت کالبد اور جسم انسان کامل سے ہے وہی مظہر
خاص الہی ہے۔

بمیر اے دوست پیش از مرگ اگر خود زندگی خواہی
کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش از ما ؎

ھُوَ المقصُود

مردان خدا خدا نباشد ؎ لیکن ز خدا جدا نباشد فہم

بیان ولایت

اے عزیز با تمیز شعر مذکورہ کے مصرعہ اوّل مین لفظ ولایت باعتبار
ذات قالب کے صفت واقع ہوئی ہے اور اس صفت کی راہ حاصل ہونا
اسطرح ممکن ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی باطناً ایسی نظر مین رکھے
کہ جسوقت آنکھہ بند کرے وہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے رفتہ رفتہ
وہی صورت بولے اوٹھے اور جو مطلب چاہے اوس سے پوچھے جواب
باصواب حاصل ہووے بعد از ان خود صورت مرشد بن جاوے اور دوئی

شیخ کی بھاگ جاوے اور یکتا ہوجاوے اوسکو فنا فی الشیخ کہتے ہین بعد ازان ببرکت صحبت مرشد صورت آنحضرت صلعم کی خواب وبیداری مین دیکھے گا اوس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین کھپ جاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کرے گا لیکن اوسوقت کمال عاجزی اور غریبی ظاہر کرے کیونکہ اوس مین رضا اللہ کی اون کی ہے بعد ازان اوس ذات رسول خدا صلعم کو بقا سمجھکر اپنے تئین فنا کرے تو اوسی کو فنا فی الرسول کہتے ہین بعد اس کے صورت اسم اللہ کا تصور کرکے اسکو حاصل کرے کہ اسیکو فنا فی اللہ کہتے ہین اور مصرعہ مذکور مین لفظ صغرا بفتح اول وسکون ثانی والف مقصورہ خردتر دکبرا بروزن صغرا بزرگ ترا گویند اور منطق والونکے نزدیک یہ ہے کہ ان موضوع النتیجۃ فی الاقترانی لیسمی صغراً ومحمولہا یسمی کبراً یعنی بدرستی کہ موضوع نتیجہ در قیاس اقترانی نام کردہ میشود اصغر از انکہ در غالب اخص ہست پس افراد او کمتر می باشند از بہر آنکہ وجود خاص نسبت بعام قلیل ہست ونام کردہ می شود۔ محمول نتیجہ را اکبر۔ از بہر انکہ اعم ہست پس افراد او بیشتر می باشند اور حضرات صوفیون کے نزدیک صغرا اور کبرا سے یہان مراد مقامات ہے آگے اس کا بیان کیا جاوے گا۔

اے جان سن واے جانان سن محقق عارف باللہ حضرت محمود شاہ صاحب ممدوح نے شعر مذکورہ کے مصرعہ اول مین لفظ ولایت سے بیان غیر کافی کو فرمایا اور بیان صغرا کبرا سے اظہار وافی کو واضح کیا اور بعد ازان مصرعہ ثانی مین بیان شافی فرماکر شعر مجموعہ مرکب مین جواب باصواب دندان شکن

مخالفین کو عطا کیا یعنے جب تلک ولایت صغرا اور ولایت کبرا کو طے نکرے
تب تک مرتبہ نبوت کو نہ پہونچے گا اور مرتبہ نبوت اعلیٰ اور اہم ہے مرتبہ
ولایت سے کیونکہ ولایت عبارت عرفان باللہ اور صفات اوسکے سے ہے
اور نبوت عبارت سفارت سے ہے درمیان عبد اور ذات اوس کے
وما قال بعض الصوفیة بدایت الاولیاء نہایت الانبیاء معنیٰ لہ
اور وہ جو کچھ کہ بعض صوفیون نے کہا ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے
یہہ بات غلط ہے بلکہ معاملہ برعکس ہے اور کیون نہو گا کہ معارف انبیاء علیہم
السلام کتاب اور سنت ہے اور معارف اولیاء کا فصوص اور فتوحات مکی
ہے مصرعہ۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اور ولایت اولیا اللہ کا
ڈھونڈھنے والا قربیت کا ہے اور ولایت انبیا علیہم الصلوات والسلام کا
نشانہ اقربیت کا بتلاتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا دلالت ساتھ شہود
کے دکھلاتا ہے اور ولایت انبیا علیہم الصلوات والسلام کا نسبت مجہول
الکیفیت کا اثبات فرماتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا قربیت کا شناخت
نہیں کر سکتا اور جہالت کو نہیں پہچانتا کہ کیا شئے ہے اور ولایت انبیا علیہم
الصلوات والسلام باوجود اقربیت عین کو بعد جانتا ہے اور شہود النفس کو
غیب کا تصور کرتا ہے اور اگر ولایت اولیاء اللہ کا ہے البتہ بداغ ظلیت
منسوب ہوتا ہے اور ولایت انبیاء علیہم الصلوات والسلام کا ہرچند از داغ
ظلیت برآمدہ ہے۔ پس بالضرور نبوت از ولایت افضل ہوئی۔ اور کیونکر
نہوگی کہ قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہے اور مقام اولیا اللہ دائرہ ظلی ہے

ومن لم یطلع علی حقیقت ہما حکم بالعکس وجزم بالتقلب پس وصول در مرتبہ نبوت باشد وحصول در مقام ولایت زیرا کہ حصول بلاحظ ظلیت صورت نہ پذیرد۔ بخلاف وصول و انچہ بعض از مشایخ در وقت سکر گفتہ اند کہ ولایت افضل از نبوت ہست این قول فضول ہست بلکہ معتقدش مضل میگردد تا فی الحقیقت کار برعکس ہست۔ زیرا کہ نبوت نبی از ولایت ولی افضل است۔ مصرعہ گر بگویم شرح این بیحد شود۔ معارف و مذاہب بر اصحاب بصیرت مخفی مباد۔

اے دوست جانی اے محب لاثانی ولایت تین قسم پر منقسم ہوتی ہے ایک ولایت صغرا دوم کبرا سوم علیا ہے لیکن عامل شریعت اور رہبر طریقت حضرت محمود شاہ صاحب ممدوح نے شعر مذکور میں قسم ثالث کی طرف توجہ نہین فرمائی اسلئے کہ مراد آپکی ذکر ناسوتی ہے واسطے تردید قول مخالفین کے نہ ذکر ملکوتی اور ولایت صغرا و کبرا خاصۂ عالم صغیر کا ہے جسکو عالم ناسوت اور عالم محسوس اور عالم بہایم اور عالم خلق اور عالم شہادت اور عالم صورت اور عالم جوارح کہتے ہین کہ اور ولایت علیا خاصۂ عالم کبیر کا ہے جسکو عالم ملکوت اور عالم امر و عالم معقول عالم غیب و عالم معنی اور عالم باطن کہتے ہین۔ ولایت صغرا ولایت اولیاؤن کا ہے ولایت کبرا ولایت انبیاؤن کا ہے ولایت علیا ولایت اعلیٰؤن کا ہے مگر اصول عالم صغیر کا مقام کبرا سے مقام علیا تک ممکن ہے اور وہان قدم رکھ سکتا ہے کیونکہ اس قالب انسان ضعیف البنیان مین دس لطیفے ہین از انجملہ پانچ عالم امر سے ہین یعنے قلب و روح اور سر اور خفی اور اخفی کہ اجزا ہر عالم صغیر

انسان کا ہے اور تتمہ دیگر عالم خلق سے یعنے نفس اور عناصر اربعہ اور ان للیفون کے اصول عالم کبیر کے بیچ مین ہین جیسا عناصر اربعہ کے اجزا انسانی ہین لیکن اصول ان کے فوق العرش ظہور کا تجلی کھلاتا ہے اور اس مقام کو مقام لامکانی کہتے ہین ازین جاہست۔ کہ عالم امر را لامکانی گویند دائرہ امکان عالم خلق اور عالم امر اور عالم صغیر اور عالم کبیر وغیرہ یہانتک تمام ہوئے۔ جبکہ سالک واصل محمدی المشرب ہوکے بہ بلند فطرتی بلکہ یہ محض فضل ایزدی جل سلطانہ اس پنجگانہ عالم امر کو بترتیب سطے کرکے نقطۂ آخری دائرہ امکان کو پہونچتا ہے۔ اور اسی جا سیر الی اللہ تمام ہوتا ہے اور اطلاق اسم فنا اپنے پر حاصل کرے شروع در ولایت صغرا کہ ولایت عام اولیاؤن کا ہے دکھلا ہے۔ اور بعد از ان سیر در ظلال اسمار وجوبی جل سلطانہ کے فی الحقیقت آن ظلال کہ اصول اس پنجگانہ عالم کبیر کا ہے اور سایہ عدم آنجا راہ نہ یافت واقع ہوتا ہے۔ و آن ہمہ را بفضل خداوند جل سلطانہ بطریق سیر فی اللہ طے کردہ سد۔ نہایت آن بر سد۔ دائرظلال اسمار وجوبی را نیز تمام کردہ باشد واصول بمرتبہ اسما وصفات واجبی جل سلطانہ نمودہ بود نہایت عروج ولایت صغرا کا یہان تک تمام ہوا۔ اور اس موطن مین شروع حقیقت فنا کا متحقق ہوتا ہے۔ اور قدم در بدایت ولایت کبرا کہ ولایت انبیارون کا ہے قدم رکھہ سکتا ہے بعد از ان ولایت کبرا شروع ہوتی ہے اور اسطرح مقامات مذکورہ دوائر یعنے دائرہ وجوبی اور دائرہ واجبی وغیرہ اس ولایت کبرا مین طے کرنے کے بعد ولایت علیا شروع ہوتی ہے۔ اور اس ولایت علیا

ہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام قدم رکھہ سکتے ہین بخلاف اولیاؤن کے
بلکہ قدم رکھنا انکا ولایت کبریٰ ہین مشکل ہے لہذا محقق عارف باللہ حضرت
محمود شاہ صاحب قبلہ نے فرمایا جب تک سطے نہ ولایت ہوے صغرا کبرا۔

کہان قالب سے نے بھلا فیض نبوت دیکھا۔

تفہم سطے یعنے لپیٹ لینا ولایت یعنے عرفان صغرا یعنے خرد کبرا یعنی بزرگ
قالب یعنے کالبد جسم آدم۔ فیض یعنے فاش اور ظاہر کرنا تیر کا۔ نبوت۔ یعنی
سفارت درمیان عبد اور ذات سے اوس کے ہے۔ شعر مذکورہ مجموعہ کب
سے تردید قول مخالفین کا ثابت ہوا۔ اور نیز اقوال حضرات صوفیان کرام
اس امر کے ثبوت پر شاہد ہین جیسا کہ اس تقریر کے فحوا سے صراحتاً معلوم
ہوتا ہے کہ درجہ نبوت کا فوق ہے درجۂ ولایت سے اور نیز اقوال علمائے
دین عاملان شرع متین اس امر کے ثبوت پر موجود ہین اور یہی مذہب ہے
اہل سنت جماعت کا کہ درجہ نبوت فوق ہے درجہ ولایت سے اور ولی نہین
پہونچ سکتا درجہ نبی کو۔ جیسا کہ فرمایا ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین۔ ان الولی
لا یبلغ درجۃ النبی لان الانبیاء علیہم السلام معصومون مامونون عن خوف الخاتمۃ مکرمون بالوحی حتی فی المنام وبمشاهدۃ
الملئکۃ الکرام مامورون بتبلیغ الاحکام وارشاد الانام بعد
الاتصاف بکمالات الاولیاء العظام۔ فما نقل عن بعض الکرامیۃ
من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالۃ والحاد وجہالۃ
نعم قد یقع تردد فی ان مرتبۃ النبوۃ افضل ام مرتبۃ الولایۃ

لبد القطع بان النبي متصف بالمرتبتين وانه افضل من الولي
الذي ليس بنبي فمنهم من قال بالاول بناء على ان النبوة تكميل
الغير وهو بعد الكمال وفوقه في الجمال ويؤيده حديث فضل العالم
على العابد كفضلي على ادناكم ومنهم من قال بالثاني زعما بان الولاية
عبارة عن العرفان بالله وصفاته وقربه منه وكرامته عنده
والنبوة عبارة عن سفارة بينه وبين عبده وتبليغ احكامه اليه
والقيام بخدمة متعلقة بمصلحة العبد وقاسوا الغائب على الشاهد
الخلق على المخلوق بانهم شبهوا الولي بمجالس الملك والنبي بالوزير
في قيام امر الملك ولم يعرفوا بان مقام جميع الولي حاصل لانبياء
وبكل اتباعهم من الاصفياء وهو ان لا يحجبهم الكثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الكثرة وهو فوق مرتبة التوحيد الصرف الذي
مقام عموم الاولياء فقول بعض الصوفية ان الولاية افضل من
النبوة معناه ان ولاية النبي افضل من النبوة واما قول بعض
الصوفية ان بداية الولاية نهاية النبوة فمعناه ان الولاية ما
يتحقق لا بعد قيام صاحبها بجميع ما تقرر من عند صاحب النبوة
فان الولي من واظب على الطاعات ولم يرتكب شيئا من المحرمات فما
دام عليه امتثال امر واجتناب زجر فلا يطلق عليه اسم الولي العرفي
وان كان يقال لكل مومن انه الولي اللغوي والله اعلم بالصواب واليه
يرجع المآب =

قصیدہ در بیان وصال پیر دستگیر حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ ناندیڑی نور اللہ مرقدہ

آئی ہے کیسی غم کی خزان وامصیبتا
مرجھا گیا ہے باغ جہان وامصیبتا

غنچون سے بے کلی ہے عیان وامصیبتا
ہر گل ہے سینہ چاک یہان وامصیبتا

نرگس بھی آج چونک پڑی اپنے خواب سے
سنبل بتنگ آ ہی گیا پیچ وتاب سے

حالت یہہ عندلیب کی ہے اضطراب سے
نغمہ کے بدلہ نوحہ کنان وامصیبتا ہے

سوسن کو جوشِ غم نے کیا بینوا ہے آج
رو رو کے خون سرخ رخ ارغوان ہے آج

نخل علم کا سرو سہی پر گمان ہے آج
بے ثمر بون کے ورد زبان وامصیبتا

ناندیڑ مین تھا یہی جو ایک شیخ نامدار
چہرہ سے اوسکے شان ولایت تھی آشکار

محمود شاہ تھا عارف موسوم ذی وقار
دنیا سے ہو گیا وہ روان وامصیبتا

علم وکمال مین تھا وہ علامۂ شہیر
تھا زہد واتقا مین وہ ایک فرد بے نظیر

کسطرح فیض یاب تھے اس سے جوان وپیر
ہے اب کہان وہ فیض رسان وامصیبتا

ماہر فقط نہ علم شریعت سے ہی وہ تھا
تھا بلکہ سارے اہل عرفان کا مقتدا

سینہ تھا اوسکا مخزن اسرار کبریا
کیا پر اثر تھا اوس کا بیان وامصیبتا

ہر دم کھلا تھا ذکر نصیحت کا اوسکے باب
اعمال بد سے سبکو دلاتا تھا اجتناب

صد حیف ایسے اوج ہدایت کا آفتاب
زیر زمین ہوا ہے نہان وامصیبتا

تھا وہ خلیفہ حضرت مسکین شاہ کا
شہ رکن دین اوسیکا ہے تلمیذ باصفا

غم اوسکے انتقال کا کسکو نہین ہوا
مضطر ہین سارے خرد وکلان وامصیبتا

پابند ذکر تھا عجب اوسکا حال و قال
مصروف تھا اوسی مین وہی اوسکو تھا خیال
نفرت ہر ایک تکلف دنیا سے تھی کمال
تھا کیا متقئ زمان وامصیبتا
چرچا تھا اوسکے زہد کا ہر ملک مین مزید
آتے تھے دور دور سے عالم بشوق دید
شبلی کہون مین اوسکو وہ یا مثل بایزید
تھا فخر عابدان جہان وامصیبتا
تھا وہ مسافرون کا خبر گیر صبح و شام
ہر وقت اونکو آپ ہی پہنچاتا تھا طعام
بیمار ہو تو اوسکو دوا کا بھی اہتمام
کرتا تھا خود وہ بادل و جان وامصیبتا
مرغوب اوسکی طبع کو اچھی غذا نہ تھی
پہنا نہ تھا کبھی کوئی عمدہ لباس بھی
سچ بات یہ ہے ... سکو نہ منظور تھی کبھی
دنیا کی کوئی عزت و شان وامصیبتا
آتا تھا مالدار اگر کوئی اوسکے پاس
ہر عیب اوسکا اوسکو جتاتا تھا حق شناس
حق بات کہنے مین تھا کسی سے نکچہ ہراس
حق گو پھر ایسا ہوگا کہان وامصیبتا
وہ بے ریائی نفس کی وہ عجز و انکسار
رو دیتا خوف حق سے وہ ہر وقت زار زار
وہ علم وہ وقار وہ اخلاق بے شمار
کس کس صفت کو کیجیے بیان وامصیبتا
دیکھین کہان پھر ایسے ولئ خدا کو ہم
پائین کب ایسے فاضل دین ہدا کو ہم
لائین کہان سے ڈہونڈہ کے اس پارسا کو ہم
کیون کر کرین نہ آہ و فغان وامصیبتا
بے نفس بے ریا کوئی ایسا بشر کہان
یون خوف حق کا دلمین کسی کے اثر کہان
ناصح کہان پھر ایسا ہمین راہبر کہان
پائین کہان ہم اوسکا نشان وامصیبتا
افسوس ہمنے نعمت عظمیٰ کو کہو دیا
افسوس ہمنے قدر نہ کی اوسکی کچہہ ذرا
افسوس کیا عالم غفلت تھا جو گیا
خجلت زدہ یہہ دل ہے تپان وامصیبتا
ہمسے ہوئی نہ اوسکی خصائل کی پیروی
ہمکو ہوئی نہ اوسکے تفضل سے آگہی

ہم منہمک ہین حیف بلذات دنیوی
برکت سے اس بزرگ کے ای رب دوسرا

جھنجی ہین ہمکو کیون ہوا مان وامصیبتا
تو بخشدے گناہ ہمارے بصد عطا

کیا لکھے **احمد** ایہہ پردرد ماجرا
خامہ ہے خود بھی اشک فشان وامصیبتا

اعلان

الحمد اللہ علی احسانہ کہ دریں آوان فرخندہ زمان

دیوان محمود از طبعزاد قطب الاقطاب مولانا

ومقتدانا حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیڑی قدس سرہٗ

مولفہ جناب عبدالرشید خانصاحب خلف حضرت ایشان

زیور طبع سے آراستہ ہو چکا شایقین کی خدمت مین

عرض ہے کہ اس گوہر نایاب کو جلد خریدین فقط۔

المعلن

محمد غفور الدین عفی عنہ سررشتہ دار محکمۂ خفیہ پولیس اضلاع سرکار عالی